ہجرِ یاراں از ہانیہ مومن

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہجرِ یاراں

از

ہانیہ مومن

www.novelsclubb.com

شدید ترین طوفانی بارشوں کا سلسلہ چل رہا تھا، ہر روز صبح شام بارشوں نے ہر طرف جل تھل کر کے رکھ دیا ہوا تھا، زمینی راستے منقطع ہو گئے ہوئے تھے، وہ لوگ دانے دانے کے محتاج ہو چکے تھے، یہ ہری پور ہزار کے قریب ہی نواحی علاقہ تھا جو شدید ترین بارشوں کی زد میں آ چکا تھا، اس گاؤں کے لوگ بھی قریباً چھ سو سے سات سو تک گھر تھے، سب کا ہمیشہ کھیتی باڑی یا ڈھور ڈ۔ نگر سے منسلک تھا۔۔۔

اتنے چھوٹے چھوٹے گھروں پہ مشتمل گاؤں ہر سال سیلابی پانی کی نظر ہو جاتا تھا، وہ کچھ وقت کے لیے جگہ چھوڑ دیتے مگر جیسے ہی حالات قابو ہوتے وہ اپنا بوریا بستر اٹھائے واپس آ جاتے، شاید اپنی مٹی سے محبت اسی کا نام ہے، کہ اتنے نقصانات ک باوجود وہ لوگ اپنا گھر اور گاؤں نہ۔ چھوڑتے، ہر سال کوئی نہ۔ کوئی پلی ٹوٹ جاتی اور رات ورات پاک فوج انہیں وہاں سے ڈھور ڈ نگر سمیت نکال لیتی کچھ دن تو وہ

www.novelsclubb.com

گورنمنٹ کے خیموں میں رہتے پھر واپسی کی راہ لیتے۔۔۔کچے مکان سیلابی پانی کی نظر ہو جاتے مگر اگلے سال تک پھر چار فٹ کی دیواریں اور جھگیاں پڑ جاتیں،

آج کل بھی سیلاب کا خطرہ تھا، یہ چھ سو لوگوں کے سرپنچ کا گھر تھا، جہاں موسم کا اثر قدرے کم تھا گھر پکی اینٹوں سے ٹی۔ آر۔ کی چھتوں کا بنا ہوا تھا، چار کمرے سامنے برآمدہ اور برآمدے مے گیلریاں بنائی گئی تھیں جو سات فٹ اونچی تھیں، جہاں بیٹیوں کا جہیز سنبھال کرر کھا ہوا تھا، ان گیلریوں کی وجہ سے سامان سیلاب میں بہنے سے بچ جاتا تھا،

آج بھی بارش ہو رہی تھی، جانے کب جگہ چھوڑنی پڑ جائے، منصور شاہ چارپائی پر بیٹھے پیالی ہاتھ میں لیے گرم گرم چائے کی چسکیاں لے رہے تھے، ساتھ ہی ساتھ برآمدے کے باہر چھاجوں چھاجھ برستے مینہ کو دیکھ رہے تھے، اپنی بیوی رابعہ سے بات کرتے ہوئے بولے، صامن کی ماں، قیمتی چیزیں پڑ چھتی پہ چڑھا دیے، انہوں

نے رابعہ بیگم کو دیکھا جو صامن کے ساتھ مل کر چولہے کی صفائی ستھرائی میں مشغول تھیں،

۔منصور شاہ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں،دو بیٹے ارقم شاہ،ارحم شاہ، بڑے تھے اور جڑواں بھی تھے، پھر بیٹی صامن شاہ اور پھر ایک بیٹا ارصم شاہ پھر بیٹی آمن شاہ تھیں، پھر سب سے چھوٹا بیٹا ارغم شاہ تھے،دونوں بڑے بیٹے پولیس کے اعلی عہدوں پر تعینات تھے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پنجاب کے بڑے شہروں میں رہ رہے تھے،ارحم شاہ کے دو بچے تھے،ایک بیٹی فاطمہ شاہ اور ایک بیٹا احمد شاہ اور ارقم شاہ کا ایک بیٹا روحان شاہ تھا جو تیرہ سال کا تھا، منصور شاہ کا بھرا پورا کنبہ تھا مگر وہ اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے، حالانکہ کئی باران کے بیٹوں نے اصرار کیا مگر منصور شاہ ان کے نا دیئے تھک ہار کر وہ لوگ سال میں گرمیوں سردیوں کی چھٹیوں میں چکر لگا لیتے اور جیسے ہی سیلاب کا خطرہ بڑھتا وہ ترنت ہی امدادی ٹیمیں بھیج دیتے،یوں ہی وقت کا پہیہ چلتا رہتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

-صا من شاہ ایک انتہائی خوبصورت اور پرکشش لڑکی تھی، ہلکی براؤن آنکھیں جن پہ لمبی خمدار پلکوں کا سایہ ہر وقت رہتا وہ بہت کم نظر اٹھا کر بات کرتی، آواز اتنی میٹھی اور دھیمی کہ لگتا کوئل ہولے ہولے بول رہی ہو، تعلیم کا سلسلہ بہت پہلے ہی چھوٹ گیا تھا تو اب گھر میں ماں کے ساتھ کام کاج کرواتی یا گاؤں کے بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی تھی اس کے برعکس آمن شاہ انتہائی خوبصورت اور تیز رفتار لڑکی تھی جس نے ضد کر کے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا یوں وہ بی ایس سی کر رہی تھی، اسے ڈاکٹر بننا تھا وہ ارحم شاہ کے ساتھ لاہور میں رہتی تھی، اور سب سے چھوٹا بیٹا ارغم شاہ ایف ایس سی پری انجنیر نگ کا سٹوڈنٹ تھا۔۔۔ وہ ارقم شاہ کے ساتھ اوکاڑہ میں رہ رہا تھا جہاں ساہیوال کا انجنیر نگ کالج نزدیک پڑتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

-یوں گھر میں صرف منصور شاہ، آمن شاہ، ارصم شاہ اور رابعہ شاہ تھیں، ارصم رابعہ شاہ کے بناء نہیں رہتا تھا سو وہ ایگری کلچر میں ماسٹرز کی ڈگری لے کر گاؤں میں کھیتی باڑی کرتا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

-سب بھائیوں میں سے ارصم شاہ کا قد اور ڈیل ڈول اونچا اور منفرد تھا، باقی سب بھی خوبصورتی اور مردانہ وجاہت سے مالا مال تھے مگر ارصم شاہ ان سب سے دو ہاتھ آگے ہی تھا۔۔۔کانچ جیسی چمکتی آنکھیں، گندم کے پکے ہوئے خوشے جیسی چمکتی رنگت، بازوؤں کی ابھری ہوئی مچھلیاں، اور گھنی مونچھوں تلے گلابی ہونٹ جن پر ہمہ وقت مسکراہٹ رینگتی، کردار کھرا سونا، لگتا تھا کہ انسان کے روپ میں کوئی فرشتہ جس کی امان میں اپنی بہن بیٹی تو باتحفظ تھی ہی، گاؤں کی لڑکیاں بھی ارصم شاہ کے ساتھ شہر امتحانات دینے جانے کو ترجیح دیتی چلتا تو لگتا زمین کو بھی ایسے بیٹے پہ فخر ہو۔۔۔تھا ہی اتنا سجیلا اور نیک

-آمن شاہ سب کی لاڈلی تھی، سب بھائیوں کی جان، جب کہ ارصم شاہ کا تو دن بھی آمن شاہ پہ شروع اسی پہ ختم ہوتا۔۔۔۔سارا دن نوک جھونک میں گزر جاتا

-جب ایک رات انکا دروازہ زور زور سے بج رہا تھا بارش کی وجہ سے پورا صحن جل تھل تھا

www.novelsclubb.com

-بارش کی وجہ سے پورا صحن جل تھل ہو رہا تھا، تبھی سب لوگ کمروں سے نکل آئے، منصور شاہ اور ارصم شاہ ایک کمرے میں اور رابعہ شاہ کے ساتھ آمن شاہ سوتی تھی، طوفانی بارش میں اس وقت کون ہو سکتا؟

رابعہ شاہ نے چادر کی بکل مارتے ہوئے ارصم شاہ کی جانب دیکھا، میں دیکھتا ہوں۔۔۔وہ کھونٹی پر ٹنگا تولیہ کندھوں پر رکھتا ہوا دروازے کی جانب بڑھا، رکو منصور شاہ نے اسے جاتے دیکھا تو روک لیا، دروازہ اب آہستہ کھٹک رہا تھا، انہوں نے چارپائی کے سرہانے سے پستول نکال کر اسکی جانب بڑھایا، گاؤں میں اکثر ڈاکوؤں کی بربریت کا عام لوگ شکار ہوتے تھے، مال پیسے کی فکر انہیں نہیں تھی مگر گھر میں جوان بیٹی تو تھی، چور صرف سامان نہیں چراتے اس گھر کی عزت بھی چرا کر لے جاتے ہیں، لوگ سال ہا سال اس گھر کو ایک آنکھ میچ کر بات کرتے تھے، منصور شاہ کو یہ بلکل منظور نہ تھا، اس لئے انہوں نے احتیاطا پستول ہمراہ کر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارصم شاہ نے جیسے ہی دروازہ کھولا کوئی وجود دھڑام سے آکے گرا، وہ کوئی لڑکا تھا اور بری طرح زخمی تھا، ارصم شاہ نے اسے بازؤں پہ سنبھالا تو منصور شاہ بھی لپک کر اس تک پہنچے اور اس زخمی کو اپنے کندھوں پر ڈالے ارصم شاہ نے برآمدے میں بچھی چارپائی پر ڈال دیا،

وہ چھ فٹ سے نکلتا قد، ستائیس اٹھائیس سال کا جوان تھا، اور آرمی کا تھا جس کے کندھوں پر ستارے چمک رہے تھے، اور نام کی پٹی پر کیپٹن سلیمان شاہ لکھا ہوا تھا، ارصم شاہ نے رابعہ شاہ کی جانب دیکھا تو انہوں نے اس جوان کو جب غور سے دیکھا جس کے چہرے پر مٹی لگی ہوئی تھی، وہ کیچڑ میں لت پت تھا،

انہوں نے جیسے ہی مٹی سے چہرہ صاف کیا تو منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی وہ انکی بہن سائرہ شاہ کا بیٹا تھا، جو شاید ان سے ملنے آیا اور کسی حادثے کا شکار ہو گیا تھا، سائرہ شاہ انکی سب سے چھوٹی بہن تھیں، جن کے ساتھ انکا برسوں سے کوئی تعلق نہیں تھا، مگر انہیں اپنے بھانجوں کی پہچان ضرور تھی، سائرہ شاہ کے چھ بیٹے تھے اور ایک

بیٹی قرا تعلین شاہ تھیں، سائرہ شاہ کی شادی انکے سگے چچا کے گھر ہوئی اور رابعہ شاہ کی ماموں کے گھر، انکا ایک ہی بھائی تھا جو کئی سالوں سے پردیس کاٹ رہا تھا، جسکی کوئی خیر خبر کبھی نہیں آئی تھی۔۔۔

اور اب کئی سالوں بعد سائرہ شاہ کا بڑا بیٹا ان کے گھر آیا تھا جو بری طرح زخمی اور بہت سا خون بہہ جانے کی وجہ سے نڈھال تھا

ارصم ڈاکٹر کو لے کر آ، جلدی جا۔۔۔

وہ اپنا دوپٹہ اسے زخم پر رکھے دبا رہی تھیں، جو تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا

ارصم جلدی سے باہر نکل گیا جبکہ رابعہ شاہ۔ بے آواز رو رہی تھیں، منصور شاہ کھڑے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے، جبکہ آمن شاہ جو چھوٹے سے دل کی مالک تھی اتنا بہتا خون دیکھ کر ہی ٹھنڈی پڑ گئی تھی، جب منصور شاہ نے اسکی جانب دیکھا تو وہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہولے ہولے کانپ رہی تھی، منصور شاہ نے اپنی نازک سی بیٹی کو اپنے بازو کے حصار میں لیا اور اسکا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔۔۔

ہمارا بیٹا ڈر گیا۔۔۔ وہ اسے لیے کمرے میں آ گئے، اور اسے چار پائی پر بیٹھا دیا۔۔۔۔ وہ ہولے سے سر تھپک کر باہر نکل گئے۔۔۔

جبکہ آمن شاہ اتنے جوان مرد کو ایسے نڈھال دیکھ کر ہی حوصلہ ہار بیٹھی تھی کہ زندہ بھی تھا کہ نہیں۔۔۔۔

ارصم شاہ نے ڈسپنسری سے ڈاکٹر کو لے آیا تھا جو کہ اسے چیک کرنے کے بعد ارصم شاہ کے ساتھ سلیمان شاہ کو بھی لے گیا،

اب پو پھوٹ رہی تھی آزانیں شروع ہو چکی تھیں مگر بارش کا تسلسل ویسا ہی تھا رابعہ شاہ لحاف لپیٹے پڑی تھیں آمن شاہ وضو کرنے چل دی، جب اس نے منصور شاہ کے ساتھ ارصم شاہ کو آتے دیکھا، جو کپڑے بدل کر ماں کی پائینتی کی جانب آ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھا تھا، اماں وہ بلکل ٹھیک ہے پریشان نہ ہو، اسے وہاں روک لیا ہے کہ زخمی حالت میں واپس نہیں آسکتا تھا،

وہ رابعہ شاہ کے پاؤں دبا رہا تھا ساتھ ساتھ تسلی دے رہا تھا

رابعہ شاہ نے ایک لمبی سانس خارج کی

اور کروٹ پر لی طرف موڑ لی، ارصم شاہ ماں کے ساتھ لیپٹ گیا،

میری بہادر اماں پریشان ہو گئ، جبکہ وڈیروں کی بیویاں تو ان سے بھی زیادہ دل گردے والی ہوتی۔۔۔

چل ہٹ پرے۔۔۔ رابعہ شاہ نے اپنا کندھا جھٹکا جس پر وہ تھوڑی ٹکاءے ہوا تھا

www.novelsclubb.com

جا کر نماز پڑھ۔۔۔ انہوں نے خفگی سے کہا وقت نکلا جا رہا

تب تک آمن شاہ نماز پڑھ کر قرآن کھول کر بیٹھ گئ۔۔۔

ناشتے کے برتن سمیٹتی آمن شاہ نے کچھ آوازیں سنی جیسے کوئی بین کررہا ہو۔۔۔۔

چینی کی پیالی گری تو چھن سے ٹوٹی وہ باہر کو بھاگی، جہاں اسکی ماں رابعہ شاہ اونچی

اونچی رو رہی تھیں۔۔۔۔اماں کیا ہوا اماں۔۔۔۔ بابا کیوں رو رہی ہیں یہ

اس نے منصور شاہ کو جنھجوڑا۔۔۔۔

ارصم کیا ہوا ہے۔۔۔جو سر پکڑے بیٹھا تھا، کیا ہوا ہے بولتے کیوں نہیں ہو۔۔۔وہ

پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

قراۃ العین گھر سے بھاگ گئ ہے۔۔۔

آمن شاہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اگے وہ لوگ کیا کہہ رہے تھے اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا، اسکا دماغ بند ہو

رہا تھا، اور ہر طرف سائیں سائیں کی آواز تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک ساتھ بہت سی

آندھیاں آرہی ہوں۔۔۔

وہ پیچھے کو اپنے باپ کے قدموں کے پاس گری تھی۔۔۔

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 2

وہ کالی چادر کو خود پہ مزید کس رہی تھی جو پہلے سے ہی اسکی گردن کے گرد ایسے لپیٹی ہوئی تھی جیسے ابھی سانس بند ہو جائے گا،

بب۔۔بھائی۔۔۔بھائی صاحب۔۔۔اس نے پاس سے گزرتے ایک آدمی کو روکا،

www.novelsclubb.com

مم مم۔۔۔مجھے اس پتے پر جانا ہے، کیا بتا سکتے کس طرف ہے؟؟ بہن جی۔۔۔۔

پہلے تو وہ لال لال آنکھیں دیکھ کر ڈر گئی اور پھر اس بندے کی ایسی آواز جیسے ویرانے میں الو رو رہے ہوں۔۔۔

وہ سامنے محلہ جاؤ وہاں۔۔۔

اس نے سڑک کی دوسری جانب اشارہ کیا درمیان میں بہت بڑی باؤنڈری لائن تھی، جس پر لمبے لمبے سریے لگائے گئے تھے۔۔۔اس نے کراسنگ برج کی جانب دیکھا جو وہاں سے ایک میل کے فاصلے پر تھا وہ پہلے ہی ڈری ہوئی اور بھوکی تھی۔۔۔ چل چل کہ مہنگی سی چپل نے بھی پاؤں میں آبلے بنا دیئے تھے، جن پر شدید قسم کی جلن تھی،

اب اتنا فاصلہ شیطان کی آنت جیسا لگا۔۔۔ مگر قدم بڑھا دیئے کہ جانا تو ہے ہی ادھر، وہ پاؤں رکھتی کہیں اور پڑتا کہیں اور تھا، بھوک نے تمام اعضا کو ایک نقطے پر مرکوز کر دیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جس نے کبھی بھوک نا دیکھی ہو جس کے آس پاس نعمتوں کے انبار لگے ہوں اس انسان کے لیے بھوک جیسی بلا کو سہنا مشکل ہو جاتا ہے، اب اسکی حالت ایسی تھی کہ

سوائے اس ایک کے کسی شئے کی طلب نہ تھی، سوائے ایک بار کھانے کو مل جاتا، وہ سڑک پر ڈولتی سیڑھیاں چڑھنے لگی مگر سارا وزن ریلینگ پر تھا، کہ اسے ایک قدم آگے بڑھانے کی سکت نہیں تھی،

آس پاس سے گزرتے لوگ اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی نمونہ ہو، چڑھ تو گئی اب اترنا اس سے بھی مشکل تھا، مگر پھر سے وہی مجبوری، بھوک کا شکنجہ کستا چلا جا رہا تھا اسے یاد آرہا تھا کہ وہ کتنے دن سے اناج کا ایک دانہ اندر نہیں گیا۔۔۔شاید تین دن گزر گئے تھے کہ وہ پانی پہ گزارا کر رہی تھی،

جونہی وہ برج سے نیچے اتری، زور کے چکر نے اسے زمین پر پٹخ دیا، مگر وہ حواس باقی تھے کسی کی بھی مدد لئے بناء وہ پھر سے اٹھی اور سامنے ایک بڑی سی گلی میں داخل ہوئی جس کے دونوں طرف دوکانیں تھیں جانے کیا تھا اندر وہ بند تھیں، پورا بازار بند تھا، اس نے ادھر ادھر دیکھا اور چلتی چلی گئی، آگے کا تمام راستہ اسے یاد تھا

\----

اور بھی بہت کچھ تھا جو یاد آ رہا تھا، مگر پیٹ کی آنتڑیاں سوکھ رہی تھیں، سو وہ ایک دروازے پر دستک دینے لگی، یہ ایک کچا مکان تھا جو جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا، اس نے زور سے دستک دی، تو اندر سے نکلنے والی عورت نے پہلے تو اسے غور سے دیکھا اور خود سے لپٹا لیا۔۔۔۔

ارصم صبح کا ہی گھر سے نکلا ہوا تھا، اسکا رخ ساتھ والے گاؤں کے چوہدری ہاشم کے گھر کا تھا۔ بارش کی وجہ سے کچی زمین نرم پڑ گئی تھی، جو بھی گاڑی، گزرتی بڑے بڑے شگاف ڈالتی جاتی، وہ آج ٹریکٹر پر تھا تبھی زمین کی اس آفت سے محفوظ تھا کہ کیچڑ میں گاڑی بند نہیں پڑی تھی۔۔۔

اللہ اللہ کر وہ مطلوبہ مقام پر پہنچ گیا تھا،اماں اس نے گیٹ پر کھڑی سر پہ سبزیوں کے ٹوکرے کو رکھتی اماں کو آواز دی جس نے اسے اپنا کام روک کر دیکھا،اماں وہ کچھ قدم اور آگے آ گیا،

شیر دل یا شیر باز ہیں گھر پہ؟؟۔

میکوں کے پتہ پت،اساں حویلی اندر جانے دی اجازت نہ اے۔۔۔۔تساں اندر ونجو۔۔۔۔اساں کمی لوک آں۔۔۔

ارصم نے بڑی سی سرخ حویلی پر نظر دوڑائی، مگر اندر سے باہر آتا جاتا کوئی بھی نہیں نظر آرہا تھا,وہ سمجھ نہیں سکا کہ اسے واپس جانا چاہیئے یا پھر اندر جا کہ پتہ کرنا چاہیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

شیر باز اسکا بیسٹ فرینڈ تھا، زندگی کے کئی سال وہ ایک ساتھ تھے، سکول کالج یونیورسٹی تک وہ ایک ساتھ تھے، یہاں تک کہ ہر شوق ایک ساتھ پالا تھا، ایک دوسرے میں ان کی جان تھی، وہ کہاں گیا ہوگا، جو نظر ہی نہیں آرہا۔۔۔

گاؤں کے دوست جتنے بھی گہرے کیوں نہ ہوں اگر دوست گھر نا ہو تو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی، سوائے ڈیرے پر جانے کے۔۔۔

وہ واپس ٹریکٹر کی جانب آیا اور سٹارٹ کر واپس موڑ دیا، آدھا گھنٹہ وہ کھڑا رہا تھا۔۔۔

ارصم کو اسکے ساتھ شہر جانا تھا پر وہ اب گھر پہ ہی نہیں تھا۔۔۔

شیر دل، شیر باز سے بڑا تھا، پورے آٹھ سال بیٹوں کی طرح پالا تھا شیر باز کو اس نے، چوہدری ہشمت خان زمینوں کے ایک جھگڑے میں قتل ہوئے تھے ساتھ والے گاؤں میں انکی دشمنی چلی آرہی تھی، ایک بار زمینوں کے مقدمے میں پیشی

پر یہ لوگ مقدمہ جیت گئے مگر جس زمین کا مقدمہ کئی سال لڑا اور کئی جانوں کا نذرانہ دیا وہی اب بنجر اور بیابان پڑی تھی، شیر دل شہر میں رہتا تھا بہت بڑے کاروبار کو چلا رہا تھا، اگر پانچ دس ایکڑ زمین بنجر بھی ہوتی تو اس جیسے کاروباری ٹائیکون کو زرا برابر فرق نہیں پڑتا تھا، اس لئے چوہدری ہشمت کے مرنے کے بعد وہ کبھی کبھار ہی گاؤں آتا۔۔۔

زیادہ تر شیر باز ہی گاؤں میں رہتا۔۔۔ان کے اپنے موج مستی تھی، ارصم کے ساتھ وہ سارا دن گزار کر بھی اسے واپسی پر۔۔

تکلیف ہی ہوتی تھی کہ وہ ارصم شاہ کو اپنی جان سمجھتا تھا، ارصم شاہ نے اسکے بناہ بھی نہیں رہنا سیکھا تھا، وقت نے انہیں دو جسم اور ایک قالب بنا رکھا تھا۔۔اب جب وہ وہاں نہیں تھا تو وہ اسے ڈھونڈنے ڈیرے پر پہنچ چکا تھا۔

۔۔۔جہاں وہ ٹیوب ویل کھلا چھوڑ جانے خود کہاں تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سلیمان شاہ اسی دن واپس جا چکا تھا اصل میں وہ قراۃ لعین کو ڈھونڈنے یہاں تک پہنچا تھا، مگر راستے میں ڈاکوؤں کے ہتھے چڑھ گیا تھا جن سے مزاہمت کی وجہ سے اسے گولی کا نشانہ بننا پڑا۔۔۔وہ تو شکر تھا کہ وہ گھر سے کچھ ہی دور تھا، جو اگر دور ہوتا تو بھاگ کر جان کیسے بچاتا۔۔۔

\-

-قراۃ العین کو یہاں آئے ہوئے دو دن گزر چکے تھے، مگر وہ جس کمرے میں لا کر بٹھا دیا گیا تھا وہاں سے ہلی بھی نہیں سوائے باتھ روم جانے کہ وہ واپس ادھر ہی پہنچ جاتی یہ دو کمروں پر مشتمل گھر تھا جس میں اسکی دوست اور شوہر اور دوسرے کمرے میں قراۃ العین تھی، وہ گھر سے نکل کر اپنی ایک سکول کی دوست کے گھر میں پناہ لیئے ہوئے تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

-چاروں طرف اسکے بابا اور بھائیوں کے پالتو کتے اسے سونگھتے پھر رہے تھے مگر وہ جانتی تھی کہ وہ ادھر کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔۔۔

-اسکی دوست ساجدہ کا کسی کو نہیں پتہ تھا۔۔۔ کیونکہ وہ خود آٹھویں پاس تھی کہ انکے خاندان میں لڑکیوں کو پڑھانے کا رواج نہیں تھا۔۔ ساجدہ کی شادی پہ وہ اسے اس گھر کا پتہ دے کے آئی تھی۔۔

-آخر اسکی اکلوتی سہیلی تھی۔۔۔

-اس نے ابھی تک ساجدہ کا شوہر نہیں دیکھا تھا نہ ہی وہ سامنے آیا تھا۔۔۔ یہ سندھ کا کوئی گوٹھ تھا جہاں پردے کی بہت باقاعدگی کی جاتی تھی، وہ خود بھی بہت ڈری سہمی ہوئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

-اس کے ڈرنے اسے حسین تر بنا دیا تھا۔۔۔ گہری نیلی آنکھوں میں حزن تیرتا، ہلکا سانولہ سونے جیسا رنگ جس پہ ہونٹوں کی کاٹ ایسی کے کمان کو

بھی مات دیتی ہو۔۔۔۔وہ ہر وقت سیاہ چادر میں خود کو لپیٹ کر رکھتی۔۔۔۔ہمہ وقت اسکا دل چڑیا کی طرح کانپتا تھا جس کے پیچھے بہت بڑا شکاری لگا ہو۔۔۔اور اب اسکے پیچھے بھی تو شکاری لگے تھے جن سے اسے خود کو بچانا تھا۔۔۔

ارصم شاہ صبح سے نکلا ہوا تھا شام ہو چکی تھی مگر ابھی تک اسکی واپسی نہیں ہوءی تھی، آمن شاہ جلے پیر کی بلی کی مانند یہاں سے وہاں پھر رہی تھی مگر دروازے پر نظریں ہمہ وقت جمی ہوئی تھیں، وہ شام کا کھانا تک کھا چکے تھے، اتنی دیر تو کبھی نہیں لگی اسے نا ہی اتنا لاپرواہ تھا وہ۔۔۔۔

آمن شاہ بیٹے آجائے گا۔۔۔۔منصور شاہ نے اسے تسلی دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں بابا۔۔۔۔

اتنی دیر کبھی کی نہیں نا۔۔۔۔تو پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔

ابھی اسکے منہ میں تھی یہ بات کہ باہر سے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا، بھگدڑ مچ گئی تھی۔۔۔۔ تبھی منصور شاہ باہر کو لپکے۔۔۔۔

رابعہ شاہ ہولتی ہوئی ان کے پیچھے گئیں، تبھی آرمی کی طرف سے انہیں جگہ خالی کرنے کا عندیہ دیا جا رہا تھا۔۔۔۔ کہ بارشوں کے پانی نے گاؤں کے نالے کا بند توڑ دیا تھا جسکی وجہ سے انہیں دس منٹ میں جگہ چھوڑ دینے کو بولا جا رہا تھا۔۔۔۔

آمن جلدی کرو،

منصور شاہ کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔۔۔۔

وہ آمن شاہ کو آوازیں دے رہے تھے جو خود تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رابعہ شاہ نے کافی چیزیں سنبھال لی تھیں پہلے ہی۔۔۔ اس لئے باقی ماندہ سامان ایک کمرے میں بند کر وہ وہاں سے نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ آمن شاہ کو اپنے بھائی کا انتظار تھا جو ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

بابا ارصم ابھی واپس نہیں آیا۔۔۔۔

ہم کیسے جا سکتے یہاں سے۔۔۔۔بیٹے ارصم جہاں کہیں بھی ہوا ہم تک پہنچ جائے گا

تم پریشان مت ہو چلو یہاں سے۔۔۔۔

منصور شاہ نے پلٹ ایک نظر گھر کو دیکھا اور وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔۔

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 3

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیلابی پانی نے ہر طرف تباہی مچادی تھی، کئی گھروں کے گھر پانی کی بے درد لہروں ساتھ بہہ گئے تھے، دس گاؤں پانی کی زد میں آگئے تھے۔ڈھور ڈنگر کے مردہ جسم پانی میں تیرتے پھر رہے تھے، فضامیں مردوں کی بساند تھی جو لوگ ڈوب گئے تھے انکی لاشیں۔بے گوروکفن کیمپ میں پڑی ہوئی تھیں۔بھوک اور پیاس سے بلکتے بچے سردی میں ٹھٹھرتے بوڑھے اور عورتیں سب کے سب اللہ کی اس آزمائش پر شکایتی نظروں سے آسمان کی ستم ظریفی کو دیکھ رہے تھے، مگر آسمان والے کو شاید انکی آزمائشیں مقصود تھیں تبھی تو خاموش تماشائی بنے اپنی کائنات کے حقیر زرے کی طرح انہیں یہاں سے وہاں لڑکھا رہا تھا،ہر سال،انہیں اس عذاب سے گزرنا پڑتا مگر یہ بے کس لوگ تب بھی شکر ہی کرتے، جن کو بنیادی سہولیات بھی ناپید تھیں،اپنے جیسے انسانوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے کہ کوئی تو مدد کو آئے،،

www.novelsclubb.com

گھر کھودینے کی، وہ جانور جو انکے خاندانوں کے مکین تھے جو انکی اولاد کا پیٹ پالنے والے تھے ایسی آفتوں میں ان کو چھوڑ کر ہی کیوں بھاگنا پڑتا جب وہ بے زبان کچھ بول کر نا سہی آنکھوں سے ہی شکوہ کرتے ہمیں ہی کیوں چھوڑ کر جارہے ہو۔۔ان کی آنکھوں میں سوالات تھے کہ ہر سال ہم ہی کیوں اجڑتے ہیں، اس قدرتی آفات کے ہم ہی کیوں حقدار ہیں ؟اور کب تک حکومت انہیں انسانوں سے الگ سوچے گی ایسے کئی سوالات تھے جن کا کوئی جواب نہیں تھا مگر سوال تھے، تکلیف تھی درد تھا سینوں میں گھٹن تھی۔۔ مگر سب قدرت کے سامنے بے بس تھے

، پاک فوج کے جوان طبّی امداد دے رہے تھے، سب کو وبا سے بچانے کے لیے انجیکشن لگائے جارہے تھے، آمنہ شاہ کی آنکھیں برستی جارہی تھیں، صامن شاہ نڈھال سی ایک طرف پڑی تھی، بھائی کی فکر میں مبتلا اور بے بس، وہ منصور شاہ کو بار بار عاصم شاہ کا پتہ کرنے کو بول چکی تھی مگر اسکا کہیں پتہ نہیں تھا، تبھی انہوں نے کیمپ سے باہر شور سا سنا پتہ نہیں کیا ہو رہا تھا،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عجیب سی ہلچل مچی ہوئی تھی، رابعہ شاہ چادر کو لپیٹتے باہر کو لپکی، کیمپ کا بیرونی پردہ ہٹاتے ہی انہوں نے دیکھا کیمپ خالی کیے جا رہے تھے، کہ سیلابی پانی کا سارا رخ اسی طرف موڑ دیا گیا تھا، اب اس تمام جگہ کو ایک بہت بڑے نالے میں تبدیل ہونا تھا،

منصور شاہ غصے سے سرخ ہو رہے تھے کہ ہمیشہ کے لیے جگہ چھوڑ کر جانا پڑتا، رابعہ شاہ انہیں بازو سے تھامے کیمپ میں لا رہی تھیں،

شاہ صاحب بات سنئے، اتنا غصہ آپکی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے،

آپ آرام سے رہیں ہو کیا گیا ہے آپکو، اللہ میں کیا کروں وہ انہیں چھوڑ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں اور منصور شاہ دوبارہ باہر نکل گئے، جہاں وہ آرمی کے لوگوں سے الجھ

www.novelsclubb.com

رہے تھے،

تبھی کیمپ میں ارقم شاہ ارحم شاہ منصور شاہ کے ساتھ اندر آئے تھے۔۔۔

ارقم وہ تیزی سے اٹھی تھیں، ارقم انکی طبیعت بگڑ جائے گی، ارصم کا کہیں کچھ پتہ نہیں ہے، انکو روکو۔۔۔۔

اماں ہمیں یہاں سے نکلنا ہے ابھی، صامن شاہ نے جب بھائیوں کو آتے دیکھا تو مردہ جسم میں جیسے کسی نے روح پھونک دی ہو، وہ بھاگ کر ارحم شاہ کے بازؤں میں چھپ گئی تھی

بھائی ارصم کہیں کچھ پتہ نہیں، وہ بناء پانی کے مچھلی جیسے مچلی تھی، وہ جانتی تھی کہ اسکے بھائی انہیں لینے ضرور آتے۔۔

بابا جان ہمیں یہاں سے نکلنا ہی ہو گا، ارحم شاہ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی نہیں۔۔ میں اپنی جگہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، ارے اپنا گھر بار کون چھوڑتا ہے، حکومت کو اپنا فیصلہ بدلنا ہی ہو گا

تم لوگوں کو اپنی جگہ اپنی مٹی کی کوئی قدر نہیں، کوئی لگاؤ نہیں، وہ رو ہانسے ہو رہے تھے، میرے ماں باؤجی دفن ہیں اس گاؤں میں، انہیں چھوڑ کر کیسے چلا جاؤں، تمہیں اتنے بڑے افسر لگا یا یہ دن دیکھنے کے لیے کہ اپنے باپ کو خوار کرو، دور ہو جاؤ میری نظروں سے ناہنجارو، جو اپنی مٹی کا سگا نہیں وہ کسی کا سگا نہیں ہوتا، دفع ہو جاؤ،

ارصم کو بلاؤ مجھے اس سے بات کرنی ہے، وہ میری ہر بات مانتا ہے وہ روک لیتا یہ سب، ارصم کو بلاؤ، ارصم کو بلاو وہ روک لیتا، تم لوگوں کو قدر نہیں ہے، ارصم ---ارصم

وہ اونچی اونچی آوازیں لگانا شروع ہو گئے تھے، وہ بار بار باہر کی جانب جا رہے تھے کہ انکا اعصابی تناؤ بڑھ رہا تھا انکا چہرے کے اعضاء کھینچ رہے تھے،

بابا۔۔۔ باباجان پلیز آپ غصہ مت کریں آپکی طبیعت خراب ہو رہی ہے بابا پلیز پلیز وہ انہیں کیمپ میں موجود بستر پر بٹھانے کی کوشش کر رہے تھے وہ ان کے ہاتھوں سے نکلے جا رہے تھے

ارصم کو بلاو۔۔۔۔

ارصم سمجھتا ہے میری بات سمجھتا ہے وہ بلاوا سے

ارحم شاہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگے کہ ڈاکٹر کو بلایا جائے کیونکہ منصور شاہ کا بایاں بازو درد کی شدت سے مڑ رہا تھا انہیں ہارٹ اٹیک کا خدشہ تھا

ارصم۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارصم۔۔۔۔ منصور شاہ درد کی شدت سے نڈھال ہوتے جا رہے تھے، صامن شاہ زور زور سے چلا رہی تھی، کیونکہ کہ صرف ارصم ہی بابا کو سنبھال سکتا تھا جسکا کہیں کوئی اتا پتہ نہیں تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارصم کہاں چلے گئے ہو۔۔۔۔رابعہ شاہ کا حوصلہ بھی جواب دے رہا تھا،

بابا سنبھالیں خود ارصم آجاتا ہے

صامن شاہ سر سے پاؤں تک کانپ رہی تھی، تبھی تیزی سے ڈاکٹرز کی ٹیم اندر آئیں اور انہوں نے منصور شاہ کو سیدھا لیٹا کر ان کے سینے میں انجیکشن لگایا، جس سے کچھ وقت کے لیے درد رکا تھا مگر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انکی حالت بگڑ رہی تھی

ارحم شاہ سر انہیں ہاسپٹل لے جائیں، اگر آپ نے مزید دیر کی تو بہت دیر ہو جائے گی، پلیز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارحم شاہ نے تیزی سے ہیلی کاپٹر منگوایا اور انہیں لیے سیدھا اسلام آباد پہنچا، جہاں منصور شاہ کو آئی۔سی۔یو میں داخل کروا کر اس نے رابعہ شاہ اور صامن شاہ کو گھر بھجوایا اور خود ہسپتال میں رک گیا،

جب کہ ارقم شاہ وہیں گاؤں میں ارصم شاہ کا پتہ لگوانے کے لیے رک گیا تھا۔۔۔

آمن شاہ بہن کے گلے لگے کتنی ہی دیر تک روتی رہی تھی۔۔۔

آپی بھائی مل تو جائیں گے نا

ہاں مل جائے گا، وہ ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتا، وہ کہیں نہیں جا سکتا، وہ دونوں ایک دوسرے کو کم اور خود کو تسلی زیادہ دے رہی تھیں، ارغم شاہ ماں اور باپ کو ہر وقت تسلیاں دیتا کہ ارصم شاہ مل جائے گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صامن شاہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی، اسے تیز بخار نے آن لیا تھا، جو دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا، وہ تیزی سے ڈھانچے میں تبدیل ہو رہی تھی، بھائی کا غم اندر

ہی اندر گھن کی طرح چاٹ رہا تھا، بھابیاں، ارغم شاہ بچے سب اسکی ہمت بنا رہے تھے جبکہ ایک طرف منصور شاہ اور رابعہ شاہ کی گرتی ہوئی صحت اور دوسری جانب ارصم شاہ کی گمشدگی اس کے حوصلے پست کر رہی تھی۔۔۔

اسکی دنیا ہی اندھیر ہوئی جا رہی تھی

۔۔۔۔

قراۃ العین یہاں آئے ہوئے دس دن گزر چکے تھے، اندر باہر آندھیاں چل رہی تھیں، نا کچھ کھا پی رہی تھی نا ہی کسی سے بات کر پا رہی تھی، کہیں کوئی آسرا کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ پچھتا رہی تھی۔۔۔ اس نے جو کچھ کیا بلکل ٹھیک کیا وہ حق بجانب تھی،

www.novelsclubb.com

مگر سر پر چھت کا نا ہونا اور ہر طرف سے بے یار و مددگار ہونے سے وہ ڈر رہی تھی،

آخر مزید کتنے دن یہاں رہ پاتی، کبھی نا کبھی تو یہاں سے جانا ہی پڑتا مگر کہاں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے آگے سوائے اندھیروں کے کچھ نا تھا، اسے اپنے رشتے داروں تک کا پتہ تھا اسکے کسی کام نہیں آ سکتے تھے، اسکی دوست بھی کتنی دیر تک اسکی مدد کر پاتی یہاں رہ کر وہ انکی زندگی کے لیے خطرہ بنتی جا رہی تھی، اسکا شوہر جو ابھی تک بے ضرر تھا تو کتنی دیر تک تھا، ایسے کئی سوال منہ پھاڑے سامنے تھے، باہر کی دنیا گدھوں سے بھری پڑی تھی، جو اسے بے آسرا جان کر نوچ نوچ کر کھا جاتی۔۔۔

یا اللہ تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔۔۔ میرے مالک مجھے بے سائبان مت کرنا میری مدد کر۔۔۔۔

وہ گھٹنوں پر سر رکھے محو مناجات تھی، وہ ایک سید زادی تھی، مگر حالات نے کہاں لے آئے تھے۔۔۔ کہ وہ ایک غیر محرم کے گھر میں تھی۔۔۔

اللہ اگر اسکے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو اسکے آگے اسے جسم کے لوں کھڑے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

کہاں جاؤں۔۔۔۔

پڑھائی کے نام پر اسکے پاس صرف بی اے کی ڈگری تھی آگے پڑھ رہی تھی مگر اس مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔

کہاں جاؤں

کون مدد کرے گا میری۔۔۔

اسکی خالہ۔۔۔۔

رابعہ شاہ۔۔۔۔ہری پور

www.novelsclubb.com

بجلی کی طرح خیال آیا تھا

اور پھر ہمت بھی اپنا گریبان چاک کر کے کہیں سے آگئی تھی۔۔۔اور چہرے پر مسکراہٹ بھی دل کو اتنے دن سے قرار نہ تھا کہیں سے آگیا تھا

مگر اسکی بد قسمتی تھی کہ اس سے پہلے وہاں اسکی بدنامی پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنا بیگ تیار کیا،اور اپنی دوست کا شکریہ ادا کیا اور رہری پور کی بس میں سوار ہو گئی جہاں مزید نئی مشکلات منہ کھولے کھڑی تھیں۔۔۔

ارصم شاہ کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل سکا تھا، منصور شاہ کی حالت خطرے سے باہر تھی مگر وہ بار بار ارصم کا پوچھ رہے تھے نیم غنودگی میں بھی انہیں ارصم کے سوا کوئی دوسرا نام یاد نہیں تھا وہ گھر آچکے تھے مگر رابعہ شاہ اور منصور شاہ اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گئے تھے

www.novelsclubb.com

صامن شاہ بھائی کی جدائی سے تڑپ رہی تھی، تو وہاں بھائیوں نے زمین آسمان ایک کر دیا تھا بھائی کو ڈھونڈنے میں

مگر ارصم شاہ نا کسی کو ملنا تھا نا ہی ملا۔۔۔۔

گورنمنٹ کی جانب سے دی ئے گئے اس کی کنال کے گھر میں صامن شاہ یہاں سے وہاں بدروحوں کی طرح چکراتی پھرتی کہ قرار نہیں تھا

بچے سارا دن اسکا دھیان بٹانے کو اس سے باتیں کرتے بھابھیاں کاموں میں شامل ہونے کو کہتیں مگر وہ باغیچے میں ایک کونے سے دوسرا کونہ ماپتی اور تھک کر بستر پر ڈھے جاتی۔۔۔آمن شاہ اور ارغم شاہ کو واپس جانا پڑا کہ انکی پیپر ہونے والے تھے

دو ماہ ہو چکے تھے انہیں یہاں آئے ہوئے وقت کب کسی کے لیے رکتا ہے، اسکا بے رحم پہیہ کسی کے درد کا مرحم تو کسی کے لیے سزا بن جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زندگی اپنی ڈگر پر چل پڑتی مگر انکا وقت ٹھہر گیا تھا، وہ کہتے ہیں نا کہ مرے کو صبر آتا مگر زندہ اپنا بچھڑ جائے تو صبر تو دور کی بات انسان خود زندہ لاش بن جاتا، دو ماہ کا عرصہ بیت گیا تھا، مگر صامن شاہ کی نظریں دہلیز نہیں چھوڑتی تھیں۔۔۔۔

قراۃ العین ہری پور پہنچی تو اس کے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی تھی کہ جن کے لیے اتنی دور سے آئی وہ یہاں سے جا چکے تھے، سیلابی پانی انکے پیروں کے نشان بھی ساتھ ہی بہا کر لے گیا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا تھا،

وہ یہاں سے وہاں چکراتی سڑکیں ناپتی ایک چھوٹے سے مقامی پارک میں جا کر بینچ پر بیٹھ گئی، تو آنسوؤں کی جھڑی سی لگ گئی، اتنا روئی، اتنا روئی کے غم ہلکا سا ہو گیا،

اسے لگا اب ساری زندگی دھکے ہی کھانے ہیں، اب کہاں جانا تھا اسے،

کوئی منزل

کوئی راستہ

کہیں کوئی نشان نہیں تھا

سب راستے سب منزلیں وقت کی آندھی کی نظر ہو گئے، ہر طرف گھرے اندھیرے کی کالی گہری کھائیاں منہ کھولے اسے نگلنے کے لیے تیار کھڑی تھیں، اور نگل بھی گئی تھیں۔۔۔

وہ ایک گناہ سے خود کو بچانے نکلی تھی اور گناہوں کی گہری اندھی کھائی میں گری تھی جہاں سے باہر کا کوئی راستہ نہیں تھا سوائے اس کے وہ اپنی موت کو گلے لگا لیتی، مگر جہاں وہ تھی وہاں موت کا بھی بناء اجازت آنا منع تھا تبھی تو وہ کئی بار ناکام ہو چکی تھی

www.novelsclubb.com

کھدر کا سوٹ پہنے جسکی اصل رنگت بھی اب بد وضح ہو چکی تھی، وہ ایک کوٹھری میں بند تھی، باہر کی دنیا دیکھے اسے دو مہینے گزر چکے تھے، دو وقت کا کھانا اور بے تحاشہ مارنے اسکی خوبصورتی کو گہنا دیا تھا

جب ایک دن اسے سر سے پاؤں تک سجا کر ایک خوبصورت سجی سجائی سیج پر بٹھا دیا گیا کہ اب اس میں مار کھانے کی ہمت نہ بچی تھی

اسکا کوئی دولہا نہیں آیا تھا، اسکا نکاح نہیں پڑھایا گیا، اسکی قیمت لگائی گئی تھی، اسکی راتوں کی قیمت مقرر کی گئی تھی

وہ کوستی تھی دن رات خود کو کہ بربادی ہی مقدر تھی تو وہاں ہی ہو جاتی جہاں سے بھاگی تھی، تباہی ہی قسمت میں تھی تو اپنا گھر کیا برا تھا

سیاہی ہی مقدر تھی تو کیوں بری تھی وہ جگہ جہاں پردے میں عزتوں کے سودے ہوتے تھے،

آہ۔۔۔۔وہ چلانا چاہتی تھی۔۔۔

رونا چاہتی تھی

مگر آنکھوں کے سوتے خشک ہو گئے تھے، ہلک سے آواز بھی چھین لی گئی،

اور وہ عزت بھی جس کی خاطر وہ اس۔۔بے رحم دنیا کے ہتھے چڑھ گئی تھی۔۔۔

تبھی اس نے دروازے پر دستک سنی

کوئی اندر آیا تھا

کوئی سیدھا چلتا ہوا آ رہا تھا

موت؟؟؟

نہیں۔۔۔۔

موت۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

موت

ہاں موت۔۔۔۔۔

موت عزت کی

موت اسکے وقار کی

موت اسکے کردار کی

اسکے عزت نفس کی

وہ کانپ رہی تھی

قدموں کی آواز اپنے قریب آتی جارہی تھی

موت کی آواز

www.novelsclubb.com

اندھیرا

اندھیرا

اندھیرا

بتیاں اچانک گل ہو گئیں

سب آوازیں بند ہو گئیں

سکون تھا

نہیں

سکوت تھا

راحت تھی

نہیں

www.novelsclubb.com

ازیت۔۔۔۔اذیت۔۔۔۔۔

درد۔۔۔۔۔۔۔بے تحاشہ اندھیرا۔۔۔۔۔

اسکا دل رک رہا تھا۔۔۔۔۔

دور کہیں کوئی بلا رہا تھا

کوئی آواز تھی۔۔۔۔۔

دماغ کی

نہیں دل میں کوئی آواز تھی

محبت سے بھری۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔بابا نہیں۔۔۔۔۔

نہیں کوئی دور تھا بہت دور وہ پہچان نہیں پا رہی تھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی رو رہا تھا

تاریکی گہری، ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نا دے

مگر آواز تھی

جو اسے بلا رہی تھی

نہیں مجھے جانا ہے

وہ بولی

جانے دو

پچھلے دو مہینوں کے چوبیس گھنٹوں کے ساٹھ منٹ اور ایک ایک منٹ کے ساٹھ سیکنڈ میں ہر سیکنڈ کے ہر لمحے میں یہ ہی تو بولی تھی کہ

www.novelsclubb.com

جانے دو

مجھے جانے دو

جانے دو

اب جب جا رہی تھی

تو یہ اپنی سی آواز کون دے رہا تھا

اسکے جسم میں سویاں چبھ رہی تھیں

مگر ذہن نے دل کو بند کیا اور گہرے اندھیرے میں ڈوب گیا

آواز اور اندھیرے کی کشمکش میں جیت اندھیرے کی ہوئی اسے آوازوں کی نہیں سننی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چلی گئی۔۔۔۔ گہرے اندھیروں میں

سکوت تھا

نہیں

سکون تھا

اذیت تھی

نہیں آرام تھا

درد تھا

نہیں

اماں کی گود تھی۔۔۔گود جیسی نرم نرم پیروں میں دھنستی گھاس تھی،

وہ بھاگ رہی تھی، پیروں میں نرم نرم گھاس اسکا ننھا سا پاؤں ادھر ادھر ڈول رہا تھا ، بابا اسکے پیچھے تھے، دس سال۔کی وہ پریوں جیسی گلابی فراک میں وہ تتلیوں کو پکڑ رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط4

وہ بھاگ رہی تھی جب ہر طرف سے گرد اڑنے لگی، بابا اسکے پیچھے نہیں تھے اب،

وہ چھ سال کی بچی رونے لگی۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں رو رہی تھی

اسکی تتلیاں کھو گئیں تھیں

www.novelsclubb.com

جو ایک اس نے تتلی پکڑی ہوئی تھی جیسے ہی اس نے مٹھی کھولی اسکی ہتھیلی پر خون تھا،

وہ زور سے چیخی

بابا۔۔۔۔۔۔

باباجان۔۔۔۔

مگر ہر طرف اڑتی ہوئی مٹی میں سب کچھ کھو رہا تھا

اب وہ گہرے کالے اندھیرے میں تھی، یہ کوئی کنواں تھا جہاں وہ قید تھی ہر طرف بچھو رینگ رہے تھے اسکے اوپر چڑھ رہے وہ جتنا جھٹکتی وہ اتنے ہی زیادہ تر ہوتے جا رہے تھے،

بچاؤ

بچاؤ

www.novelsclubb.com

مجھے نکالو یہاں سے

بابا

بابا

مجھے بچاؤ۔۔۔۔

اسکے سارے جسم پہ کالے بچھو بڑھتے آرہے تھے۔۔۔۔

تبھی ایک زوردار آواز سے وہ اٹھی تھی، سفید دودھیا دیواریں، بازو میں لگی ڈرپ اور ناک میں لگی مصنوعی سانس کی نالیاں، اس نے نرس کو اپنی طرف آتے دیکھا، سارے بچھو اچانک سے غائب ہو گئے تھے۔۔۔۔ وہ نیلے رنگ کے گاؤن میں تھی اور بری طرح ہانپ رہی تھی، زندگی نے اسے موت کے حوالے نہیں کیا تھا، اس ایک چیخ کے بعد وہ ساکن تھی،

نرس نے اسے واپس لٹایا اب دو ڈاکٹرز اسے ہر طرف سے چیک کر رہے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ اتنے دن سے جس اندھیرے میں تھی وہ موت کا اندھیرا نہیں تھا، اسکی گہری نیند تھی، وہ پچھلے تین ہفتوں سے کومہ میں تھی، اسکا جسم اتنا کمزور تھا کہ وہ اپنا بازو تک ہلا نہیں پا رہی تھی،

اس دن جب اسے تیار کروا کر سیج پر بٹھایا گیا تھا تب اسے اپنی طرف کوئی آتا ہوا نظر آیا تھا اور وہ اس چہرے کو دیکھ کر دنیا سے اپنا ناطہ توڑنا چاہتی۔ تھی کہ اس رات کوئی بھی ہوتا مگر وہ نا ہوتا۔۔۔

وہ۔۔۔

وہی تھا جس کے سامنے سر اٹھا کر جیتی آئی تھی اور اب ایک کوٹھے پر اسے ملی۔۔۔

اس کے آگے کچھ نظر نہیں آیا اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا تو وہ تین ہفتے اندھیرے میں بھٹکتی رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسے نیند کے انجیکشن دیئے جا رہے تھے اسکا ذہین بند ہو رہا تھا

وہ سو رہی۔ تھی مگر دماغ جیسے اٹک گیا ہو۔۔۔

امیر شاہ۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

امیر شاہ

میرا امیر شاہ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے دو ماہ سے وہ اس تاریک کوٹھڑی میں بند تھا، ہر طرف اندھیرا اور سیلن کی بساند تھی، وہ روز ایک نئی آزمائش سے گزر رہا تھا

اور وہ اس میں قید کاٹ رہا تھا اسے علم تھا کہ جو وہ جلد از جلد نا نکلا وہ اپنے پیچھے بہت کچھ کھو دے گا

، دو ماہ اس نے اس کالی کوٹھڑی میں کاٹ دی ئے کہ اسکی بے گناہی کا یقین کر لیا جاتا، مگر ایسا نا ہونا تھا نا ہی ہوا، وہ اس کوٹھڑی کو دیکھ رہا تھا، جو اتنی چھوٹی تھی کہ وہ سیدھا کھڑا تک نہیں ہو سکتا تھا اور نا ہی اپنے پاؤں سیدھے کر پاتا تھا

www.novelsclubb.com

یااللہ تجھ تیرے حبیب کا واسطہ میری اس آزمائش کو ختم کر، میں مزید سہہ نہیں سکتا، اسے کھانا اتنا ہی دیا جاتا کہ وہ زندہ رہ سکتا، رفاے حاجت کے لیے بھی وہ کئی کئی دن تک انتظار کرتا، اسکی حالت دن بدن بگڑ رہی تھی، سوکھ کر کانٹا ہوتا جا رہا تھا، اسے اس اندھیرے سے نکلنا ہی تھا، پاکی ناپاکی ہر شے کا احساس ختم ہو گیا تھا، زندگی کی ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتی جا رہی تھی، وہ خود کو مزید اس حالت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

اماں، آپ دعا کیجیے میرے لیے، ماؤں کی دعائیں بہت جلدی لگتی ہیں، اپنی دعاؤں سے میری آزمائش کے کم ہونے کی دعا کریں کیوں نہیں کرتی آپ دعا

اماں۔۔۔ وہ اونچا پورا مرد پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے، وہ دو زانو بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کب تک ؟اللہ پاک جی میری مدد کریں جیسے یوسف علیہ السلام کی مدد کی تھی،اپنی بے گناہی ثابت کرنے کو،آپ جانتے ہیں کہ میں بے قصور ہوں، جیسے انکی مدد کی اس پاک پیغمبر اسلام کے صدقے میری بے گناہی ثابت کردے میرے مالک،وہ رو رو کر اللہ کے حضور اپنا مقدمہ پیش کر رہا تھا

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا،اور دونوں ہتھیلیوں سے گال رگڑ ڈالے،وہ روز ایسی عرضیاں عرش معلیٰ پر بھیجتا اور روز ایک تسلی اسے ملتی تھی،اسکی ہر سانس ایک دعا تھی،

اور ہر ساعت ایک آزمائش،

اور وہ اپنے رب کی طرف سے اس آزمائش کے لیے چنا گیا تھا،اپنی تو چاہے اسکی جان بھی قربان ہو جاتی،مگر اسے اپنے پیچھے رہ جانے والے رشتوں کی فکر ستاتی تھی،کہ وہ جو اسکے بناء کبھی جی نہیں پاتے تھے وہ زندہ بھی تھے کہ نہیں۔۔۔۔

اسے کئی سارے وسوسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھے، مگر ابھی تک وہ ان کو خود سے جھٹک رہا تھا مگر اب کئی دنوں سے وہ قید ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

صامن شاہ ولد منصور شاہ آپکا نکاح شیر دل خان ولد ہشمت خان سے کروایا جاتا آپکو قبول ہے؟؟؟

اس نے منہ سے اقرار نہیں کیا مگر سر ہلا کر اپنے راضی ہونے کی تصدیق کی

کہ وہ منہ سے بولنے کی سکت نہیں رکھتی تھی، نکاح خواں دستخط کے بعد رجسٹر لے کر نکل گیا تھا،

www.novelsclubb.com

ارحم، اور ارقم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کوئی دعا نہیں دی تھی

باپ کا شفقت بھرا نہیں رکھا تھا

مولوی کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ اسکی سماعتوں پہ پگھلے ہوئے سیسے کی مانند لگ رہے تھے کہ وہ انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتی تھی کہ اسے اپنے بھائی پہ یونہی قربان ہونا تھا، اپنی جان سے بڑھ کر چاہنے والا بھائی اسکی اس قربانی سے رہائی پاسکتا تھا آپی آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔

آپکو ارصم بھائی کا خیال کیوں نہیں آیا آپکو کس بات کی جلدی تھی، کہ ان کے لوٹ آنے کا بھی انتظام نہیں ہوا آپ سے

بولیں آپی

یہ کیا بولے گی یہ بول چکی جو کچھ بولنا تھا، ہماری ناک کے نیچے یہ رنگ بازیاں کھیلتی رہی ہمیں کانوں کان خبر نہ ہونے دی، ارے خصم ہی چاہیے تھا تو ہم سے کہتی ہم ڈھونڈ ہی لیتے مگر تجھے سیج پر چڑھنے کی جلدی تھی، اتنی ہی جوانی سنبھالی جاتی تھی تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ کھا کر مر جاتی، تیرے باپ کی اس عمر میں ناک تو نا کٹتی صا من تیرا ستیاناس ہو، تو کبھی خوش نہیں رہے گی میری آہ لگے گی تجھے،

کو کھ کو تو نے جو ڈنگ مارا ہے نا تو ارے ماں جائے کی کوئی خبر آ لینے دیتی، کہ زندہ ہے کہ مر گیا۔۔۔اماں نے اسے دونوں ہاتھوں سے پیٹ ڈالا تھا، اور اور نچی آواز میں بین ڈالنے لگی تھیں،

دونوں بھابھیاں جو اسے نیک اور شریف سمجھتی تھیں، دونوں نے ہی اسکو بے نقط سنائی تھیں، وہ اسکی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ تھیں دونوں بھائی جنھوں نے اسکے چاہ لاڈ کے تھے آج منہ موڑے کھڑے تھے ایک بار وہ عزت سے اس گھر سے نکل جائے تو پھر زندگی بھر اسکی شکل نہیں دیکھیں گے

وہ بے بس لاچار بنی بیٹھی تھی آمن اسکے قدموں کے پاس زمین پر زو دانو بیٹھی ہوئی سراپہ سوال تھی کہ اسکی حیادار بہن ایسی عزتوں کی دشمن نکلی تھی،

وہ برف کی طرح ٹھنڈی اور سرد تھی رنگت میں زردیاں گھلی ہوئی تھیں، اسکے سہاگ کا سرخ جوڑا اسکے کنوارے ارمانوں، تمناؤں کا خون تھا، مگر وہ لبوں پہ چپ کے قفل ڈالے ساکت پتھر کی مانند تھی، کئی تولے سونے کے زیورات اور بھاری لہنگے پر اسکا روپ دو آتشہ تھا ماہر بیوٹیشن کے ہاتھوں نے اسکا انگ انگ سنوار دیا تھا، مگر اسکی خالی سرد آنکھوں پر کسی نے دھیان نہیں دیا، کسی نے نہیں دیکھا کہ محبت پا لینے والی دلہن اتنی ویران تو نہیں ہوتیں، اسکی دل کی وحشت آنکھوں میں آن سمائی تھی، دل ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوا تھا کہ کسی کو سنائی نہیں دیا تھا،

آپی۔۔۔آپ نے ایسا کیوں کیا صرف ایک بار بول دیں، کس نے مجبور کیا، بولیں آپی، پلیز آمن پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی، بولیں نا آپ ایسی نہیں تھیں، میری آپی ایسا کر ہی نہیں سکتی،

کوئی مجبوری نہیں تھی،

صامن شاہ نے آمن کے ہاتھوں کو زور سے جھٹکا، کتنی بار بولوں

محبت کرتی ہوں ان سے، پتہ نہیں کب سے مگر ارصم کو پتہ نا چلے اسلئے یہ شادی

اسکی غیر موجودگی میں کروانا چاہتی تھی،

بہتر ہے کہ میری خوشی میں خوش نہیں ہو سکتی تو اماں کی طرح بین مت ڈالو، اتنی

مشکلوں سے تو وہ مجھے مل رہے ہیں، میرا روم روم انکی محبت سے لبریز ہے، وہ اپنی نتھ

کو ٹھیک کرتے ہوئے بول رہی تھی، میرے تو ہاتھ خوشی سے ٹھنڈے ہوئے جا

رہے ہیں،

ایک بار مجھے ساتھ لے جائیں تو پلٹ کر نہیں دیکھوں گی

تم لوگوں کو میری خوشی سے کوئی مطلب نہیں، اسلئے تو رونا دھونا مچا کر رکھا ہوا ہے،

www.novelsclubb.com

وہ کبھی چوڑیاں چھیڑتی تو کبھی جھمکے سہی کرنے لگتی، وہ سنگھار میز کے سامنے پڑے ہوئے سٹول پر بیٹھ گئ، سامنے پڑا ہوا پرفیوم اٹھا کر ڈھیروں ڈھیر خود پر چھڑک لیا، وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی،

ہم سے دس گناہ ذیادہ امیر ہے، وجاہت دیکھی ہے، اُفف میرے ساتھ کھڑے کتنے جچیں گے، وہ اپنے مومی پیروں کو گولڈن نازک سے سینڈلز کی سٹریپس بند کرتے ہوئے بول رہی تھی،

اف اللہ خوشی سے جان نکل رہی ہے اور تم نحوست پھیلا رہی ہو، اگر تمہیں میری خوشی سے کوئی مطلب نہیں تو دفع ہو جاؤ اس کمرے سے باہر، آمن شاہ جو اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی اس کی آخری بات پر منہ پہ ہاتھ رکھے روتی ہوئی باہر نکل گئ

صامن شاہ جو سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی اپنے پور پور سجے روپ کو دیکھ کر سسک اٹھی اور سر سامنے پڑے میز پر ٹکا دیا، ارصم۔۔۔

میر ابھائی،

ارصم تم تو میرا یقین کرو گے نا، تمہاری بہن ایسی نہیں ہے، ارصم۔۔۔۔وہ سسک سسک جارہی تھی

بہنوں کو تو صدیوں سے اپنے باپ بھائیوں پر قربان ہونا پڑا تھا، مگر انکی قدر کرتے ہوئے مگر یہاں سے وہ جیسے جارہی تھی اتنی بے قدری اور بے عزتی کے ساتھ، مگر ارصم جیسے بھائی کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی، سو وہ قربان گاہ جارہی تھی، اتنی سج دھج کے ساتھ کہ اسکے بھائی کی رہائی کی یہ ہی قیمت تھی صامن شاہ کی زندگی۔۔۔

آپی، چلیے، نیچے بلا رہے آپکو،

صامن شاہ کو اپنے پیروں میں سے جان نکلتی محسوس ہوئی یوں کہ وہ کسی معجزے کے انتظار میں تھی، مگر اسکا بلاوہ آچکا تھا

صامن شاہ نے سر سے پیر تک اپنی بہن کو دیکھا جو اس سے پانچ سال چھوٹی تھی، جیسے وہ روز رات کو پریوں کی کہانیاں سناتی تھی، جس کی ہر ضد کو صامن شاہ نے پورا کیا اور کروایا تھا، سرخ سفید بلی جیسی آنکھوں والی شہد رنگی بالوں کی چٹیا ایک طرف ڈالے مونگیا انگر کھے میں نازک سی بالیاں پہنے ہوئے وہ نازک سی موم کی گڑیا لگ رہی تھی، ایک لمحے کو تو آمن شاہ کو سب کچھ بتا دینے کو دل کیا۔۔۔ مگر ارصم کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی، تو صامن شاہ نے لبوں کے قفل اور مظبوط کر لئے، اور دونوں بانہیں پھیلائے ہوئے اسکی طرف دیکھا، آمن شاہ بھاگ کر بہن کی بانہوں میں سمائی تھی،

آپی مجھے چھوڑ کر نا جائیں،

www.novelsclubb.com

یہ سب مجھے آپ سے کبھی ملنے نہیں دیں گے، تم ارغم کا اماں کا بابا کا خیال رکھنا،

انہیں کبھی اکیلا مت چھوڑنا

میرے بعد بابا کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا، صبح نماز کے فورا بعد ہی وہ چائے پیتے ہیں، پھر انکی دوائی دینا اور سردیاں ہیں تو ان کے روم کا ہیٹر چیک کرتی رہنا، اماں کو تلی ہوئی چیزیں کھانے مت دینا، کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے نا انکا روزانہ شام کو واک کروانا، اور گھٹنوں کی مالش بھی اسکا تیل وہاں الماری میں پڑا ہے، ویسے تو ارصم اب آ جائے گا مگر جب تک وہ نہیں آتا یہاں ہی رہنا، سمجھ گئی نا

وہ آمن شاہ کا چہرہ ہاتھوں میں لیے سسک پڑی تھی،

ارصم سے کہنا بہت پیار کرتی ہوں اس سے وہ تیزی سے باہر کی جانب لپکی کہ اس کے منہ سے کچھ نکل نا جائے کہ اسکے بھائی کی رہائی ممکن نا ہوتی۔۔۔

جیسے ہی وہ باہر نکلی منصور شاہ نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا، رابعہ شاہ مارے باندھے اسے ساتھ لیے دروازے تک آئیں تھیں کسی نے اسکے سر پر ہاتھ نہیں

رکھا تھا، ناہی کوئی دعا اسکی مشعل راہ بنی تھی وہ آہوں اور بددعاؤں میں اپنی دہلیز پر قدم رکھے کھڑی تھی

اسلیے لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے وہ سہی کرتے تھے کہ تم جیسی بیٹیاں انہیں جیتے جی مار نادیں، اس نے منصور شاہ کو کہتے سنا،

چھن سے اسکے اندر کچھ ٹوٹا تھا، جس نے ہر طرف سناٹا بکھیر دیا تھا،

اس نے ایک نظر ان سب کو دیکھا اور سسرالی رشتوں کے ساتھ لینڈ کروزر میں بیٹھ گئی تھی، وہ دوبارہ یہاں کبھی نا آسکے گی وہ جانتی تھی، اس لئے تو اسکا سجا سجایا جسم ہی رخصت ہوا تھا، روح نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امیر شاہ تم۔۔ہاں میں کیسی ہو عینی، قراۃ العین کو تپتے صحرا میں چھاؤں مل گئی تھی، وہ امیر شاہ کے طرف بھیگی نگاہوں سے دیکھا تھا

تمہیں پتہ ہے میرے ساتھ کیا ہوا۔۔

امیر شاہ تمہاری عینی اجڑ گئی، اجڑ گئی

وہ بلک رہی تھی دونوں ہاتھوں میں امیر شاہ کے ہاتھ تھامے،

میرے عزت کے رکھوالے عزت کے دشمن بن گئے، میں خود کو بچا نہیں سکی، امیر شاہ میں لٹ چکی ہوں،

بس کرو عینی۔۔۔

مت رو اتنا، تمہاری طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک، اگر اتنا رو گی تو مر جاؤ گی۔۔۔ اگر اس رونے سے میری موت کی خواہش پوری ہوتی تو اپنا وجود آنسوؤں میں بدل دیتی

www.novelsclubb.com

امیر شاہ میں

مر ہی تو جانا چاہتی ہوں، مگر مر نہیں سکی کہ میری لاش تک وہ نہیں چھوڑتے امیر شاہ

تم مجھے مار ڈالو

کہیں دفنا دینا، مگر کسی کو بتانا مت ورنہ وہ میری ہڈیوں کو بھی نہیں چھوڑے گا امیر شاہ تم اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لو

وہ بیڈ پر بیٹھی اسکی کمر سے لپیٹی رو رہی تھی،

امیر شاہ یہ وجود، یہ خوبصورتی میری دشمن بن گئی ہے،

مجھے اس قید سے چھڑا دو، اس خوبصورت مجسمے کی قید سے، امیر شاہ تم تو اتنے لوگوں کی جان لیتے ہو مجھے بھی مار ڈالو

کیسے مار دوں تمہیں، تم مر گئیں تو امیر شاہ کیسے جئے گا

www.novelsclubb.com

بتاؤ کیسے جئے گا؟؟؟!

ایک سندھی وڈیرا جس کے سینے میں تمہاری محبت نے دل کی جگہ پتھر رکھ دیا، جسکی جان تم میں تب سے بسی ہے جب سے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا کیسے مار دوں تمہیں، وہ اسے اپنے سینے میں چھپائے آبدیدہ تھا،

اٹھو ہمیں نکلنا ہے یہاں اس سے پہلے کہ بابا کو تمہاری خبر ہو، جلدی کرو

وہ اسکے سر پر چادر پھیلا رہا تھا، نیچے جھک کر اسکے نازک پیروں میں سینڈل ڈالے، اور چھوٹا سا بیگ جو اسکے سامنے پڑا تھا فوراً اٹھایا اور وہ تیزی سے اسلام آباد کے اس ہسپتال سے باہر نکلے تھے، بلیک لینڈ کروزر میں کوئی نہیں تھا سوائے ان دونوں کے،

جو اب ایک انجانی منزل کی طرف رواں دواں تھے، ٹرنکولائیزرز کے اثر کی وجہ سے قراۃالعین بار بار نیم غنودگی میں جا رہی تھی، وہ امیر شاہ کے چوڑے سینے پر پرسکون نیند سو رہی تھی، امیر شاہ کی گرم چادر میں لپیٹی وہ قریباً چھپ ہی گئی تھی،

امیر شاہ ایک ہاتھ سے اسے سنبھالے ایک ہاتھ سے سٹیرنگ سنبھالے ہوئے تھا،

امیر شاہ کو وہ دن بہت شدت سے یاد آیا تھا جس دن اس نے قراۃ العین کو ہمیشہ کے لیے خود سے الگ کیا تھا،

جب تیمور شاہ نے اسے موت کا پروانہ تھمایا تھا

جب وہ رو رو کر اپنی محبت کی دہائی دے رہا تھا

بابا پلیز آپ ایک بار صرف ایک بار اپنے بیٹے کے بارے میں سوچیں، آپکی نسل کا امین ہوں میں۔۔۔۔

اگر میں ہی نا رہا تو آپ کیا کرو گے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باباجان پلیز۔۔۔مجھ سے میری خوشی مت چھینیں میں مردوں کی طرح نہیں جی سکوں گا۔۔۔۔۔

وہ اونچا بڑا مرد ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔باباجان ساری زندگی آپکی ہر بات مانی ہے۔۔۔۔مجھے میری محبت سے جدا نا کریں۔۔۔۔

پلیز بابا، میں عینی کے بناء ادھورا ہوں۔۔۔۔

کالے رنگ کے سلوار سوٹ میں اسکی رنگت چاندی کی طرح چمک رہی تھی، لمبی گھنی پلکوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ رہی تھیں

وہ دونوں ہاتھ باندھے اپنے باپ کے پیروں میں فریادی بنا بیٹھا تھا۔۔۔۔صاف شفاف ہاتھ ان کے سامنے جوڑے وہ پتھر کی مورت کو رام کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

باباوہ میری زندگی ہے۔۔۔۔

اسے کچھ مت کریں۔۔۔ بابا اسے کچھ مت کہیں قصور تو میرا ہے مجھے جو چاہے سزا دے دیں بابا۔۔۔۔

وہ انکا ہاتھ تھامے خود کو تھپڑ مارنے لگا تھا تبھی تیمور شاہ نے اپنے ہاتھ اس سے چھڑواتے ہوئے

اسکے ہاتھ میں چاندی کا کڑا اور گلے میں شہ رگ کے حفاظت کا تعویز باندھا ہوا دیکھا تھا۔ مگر وہ تعویز بھی اسکو بچا نہیں پائے گا جو اسکی محبت اس سے روٹھ گئی۔۔۔۔ابھی اگر وہ نرم پڑ گئے تو ساری زندگی سر جھکا کر جینا پڑ جاتا انہوں نے خود کو اور زیادہ مظبوط کیا۔ وہ لڑکی جب تک ان کے قبضے میں تھی وہ امیر شاہ سے ہر بات منوا سکتے تھے ایک بار وہ لڑکی امیر شاہ کے پاس چلی جاتی وہ باغی بن جاتا جو وہ نہیں چاہتے تھے، ابھی بازی انہیں کے ہاتھوں میں تھی وہ حالات کا رخ موڑ سکتے تھے۔۔۔۔

انکے لہجے میں رعونت اور غصہ دونوں آ گئے تھے

امیر شاہ ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمارے خون میں ملاوٹ کبھی مت کرنا۔۔۔

مگر تم نے ہماری نہیں مانی۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی تباہی کو آواز دی ہے، ہر روز وہ بکے گی ہر روز اسکی عزت کی چادر اتاری جائے تب۔۔۔۔تب ہمارا بدلہ پورا ہو گا امیر شاہ

انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے اکلوتی اولاد کے کندھے پر زوردار ٹھوکر ماری تھی۔۔۔تم نے غداری کی ہم سے۔۔۔اور غداری کی سزا موت ہے۔۔۔

صرف موت

www.novelsclubb.com

امیر شاہ اگر تمہیں وہ لڑکی صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو تمہیں اسے چھوڑنا ہو گا ورنہ ہم اسکی بوٹیاں تک نوچ لیں گے نا وہ جی سکے گی نا مر سکے گی۔۔۔۔

سمجھے

اتنے بڑے ہال کی درودیواران کی آواز سے لرز اٹھے تھے۔۔۔۔

بابا آپ جو کہیں گے کروں گا۔۔۔۔اسے چھوڑ دیں بابا۔۔۔۔

اسے جانے دیں وہ امیر شاہ کی عزت ہے، میں کبھی اسکی شکل تک نہیں دیکھوں گا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے، جیسا آپ چاہیں گے وہی ہو گا۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ وہ کمزور تھا۔۔۔۔ مگر وہ بے بس تھا اپنے باپ کی طاقت کے سامنے بے بس اور مجبور تھا محبت کے ہاتھوں۔۔۔۔۔

تیمور شاہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جو زار و قطار فریادیں کر رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم امیر شاہ ہمیں زبان دو کہ ہم جو چاہیں گے وہی ہو گا۔۔۔۔

وہ یکدم سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

میں امیر شاہ بن تیمور شاہ اپنی آن۔ بان شان کی قسم کھا کر زبان دیتا ہوں کہ جیسا آپ چاہیں ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔

قراۃ العین کو جانے دیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے بچے۔۔۔۔

انہوں نے اپنی کندھوں پر رکھی چادر کو زور سے جھٹکا اور مونچھوں کو تاؤ دیتے وہاں پڑے بڑے سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔

انکے چہرے کی مسکراہٹ کچھ اور شاطرانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

تیمور شاہ وہ سانپ تھا جو اپنے بچے تک نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنی بڑی حویلی کا چھوٹا شاہ ٹوٹے شکستہ دل کے ٹکڑے لیے وہاں سے نکل آیا تھا

وہ مر چکا تھا اب صرف ایک زندہ چلتے پھرتے لاشے کو سانس چلنے تک اسے ڈھونا تھا۔۔۔۔

صحیح کہتے لوگ محبت انسان کو روگی بنا دیتی ہے۔۔۔۔پھر چاہے وہ امیر شاہ کی طرح بڑی حویلی کا شاہ ہو یا کسی کچے مکان کا کوئی رہنے والا۔۔۔۔۔جسے محبت کی ٹھوکر لگے وہ ساری زندگی نہیں آٹھ پاتا آج امیر شاہ کو لگی ٹھوکر نے اس سے اسکی زات کا غرور چھین لیا تھا،وہ تہی دامن تھا مگر اسکے ہاتھوں میں ان دیکھی زنجیریں پڑ گئی تھیں۔۔۔۔اسکے قدموں کی مظبوطی ختم ہو گئی،

اپنے بڑے سے کمرے میں آتے ہی وہ بلک بلک کر گھٹنوں پر سر رکھ کے رویا تھا

بار بار وہ آسمان کی جانب شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

باہر بجتے اسکی شادی کے شادیانے اسکے کانوں پر ضرب پہ ضرب لگاتے جا رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر منگدا میں تیری ربا سے یارا

مہر منگدا میں تیری۔۔۔۔۔

یار بناء جینا سکھا دے او ہ ربا میرے

پیار بناء جینا سکھا او ہ ربا مجھے

؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی کہ قراۃ العین اسکے سینے سے پھسل کر گود میں گری کہ وہ گہری نیند میں تھی

عینی۔۔۔

عینی ہوش کرو، گھر پہنچ گئے ہیں، اٹھو، وہ اسے سیٹ کی پشت سے لگائے چہرہ تھپتھپا رہا تھا

www.novelsclubb.com

، ہمم۔۔۔ ہمم۔۔۔ م۔۔۔ وہ ہولے ہولے نیند کی وادیوں میں سے باہر آ رہی تھی،

گھر آ گیا امیر شاہ نے اپنی

طرف کا دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل کر اسکی جانب آیا جو گہرے گہرے سانس لے رہی تھی

وہ اسے آٹھویں منزل پر موجود پینٹ ہاؤس میں لایا تھا

وہ اسے ایک بار کھو چکا تھا مگر اب وہ ایسا ہونے نہیں دے گا اب وہ تیمور شاہ کے سامنے کمزور نہیں پڑے گا پھر چاہے کچھ بھی ہوتا

عینی کو وہ اپنی جان سے بڑھ کر تحفظ دے گا

ساتھ ہی اس نے فون کو آن کیا جو صبح سے بند تھا، آن کرتے ہی فون بجنے لگا تھا

www.novelsclubb.com

دوسری طرف سائرہ شاہ تھیں قراۃ العین کی ماں، مامی عینی میرے پاس ہی ہے اور وہ محفوظ ہے، آپ اسکے لیے اب پریشان نا ہوں، اب میں ہوں اسکے صبح اس سے

نکاح کروں گا،آپ دعا کیجیے گا ہمارے لیے، کہہ کر وہ فون دکھ کر عینی جی جانب متوجہ ہوا جو اسکے سامنے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی، عینی۔۔۔۔

میری زندگی

میری جان،

امیر شاہ نے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھاما تھا، تم فریش ہو کر آؤ کھانا منگواتا ہوں تب تک

اوکے وہ اسے تسلی دیتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 5

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس محل کے دروازے پر کھڑی تھی جس کے دونوں اطراف بڑے بڑے ستون تھے، پورا محل سفید ماربل کا تھا جس پہ گولڈن لائٹس کے فانوس جگمگا رہے تھے، رات کی خنکی میں بے تحاشہ اضافہ ہو گیا تھا، اس محل کے اور آس پاس کہ گھروں میں سے آنیوالی کتوں کی آوازیں اسکا دل دہلا رہی تھیں، اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس مرض کے جیسی تھی جیسے بڑھاپے میں تاری ہوتی ہے، اسے اپنے ناک کی بھاری سی نتھ چبھ رہی تھی کانوں کے بھاری آویزوں سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا،

مگر وہ برداشت کر رہی تھی اسکو یہاں تک لانے والے لوگ اسے وہیں چھوڑ اندر جا چکے تھے، وہ سمجھی شاید کوئی استقبال کے انتظامات کے لیے اندر گئے ہوں گے مگر کافی دیر انتظار کرتے رہنے کے بعد بھی کوئی نہیں آیا تھا اسکے پاؤں بھی سن ہوتے جا رہے تھے تبھی اس نے ایک باوردی ملازم کو لکڑی کا بڑا سا دروازہ کھول کر اپنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرف آتے دیکھا، ایک گھنٹہ۔۔۔دو پھر تین۔۔۔۔پھر چار۔۔۔پیچھلے چار گھنٹوں سے وہ بت کی طرح اس محل کے بند دروازے کے سامنے ایستادہ تھی، اب جا کر کسی کو خیال آیا تھا۔۔۔

مادام۔۔۔مائے نیم از رچرڈ ایم ہیڈ آف سٹاف ہیر۔۔۔ول یو پلیز کم ودمی وہ سیڑھیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے آگے کو جھکا،

اس نے سفید گلوز پہنے ہوا تھا اسکے آگے کیا آسکے سامنے چار سٹیپس تھے، صامن شاہ کی آنکھوں کا پانی یک لخت بند توڑ کر نکلا تھا۔۔۔

بھاری لہنگے کو وہ ہولے سے سنبھالے اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔۔۔۔

یہ لمبی سی راہداری تھی جس کے دونوں اطراف بڑی تعداد میں پینٹنگز لگی ہوئی تھیں، تمام راہداری میں فانوس کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ سوئی بھی گرتی تو نظر آتی یا چیونٹی کی ٹانگیں گنی جاسکتیں، راہداری کے اختتام پر بڑا سا ہال تھا جس میں

لکڑی کا قیمتی فرنیچر پڑا تھا اور بڑی شاہی کرسی جس کے بلکل سامنے ایک چھوٹی سی میز تھی جس پہ پاؤں رکھا جاتا ہوگا، قد آور کھڑکیوں پر بے تحاشہ خوبصورت پردے پڑے ہوئے تھے جن پر ریشم کی گرہ لگا کر انہیں باندھا گیا تھا، وہ بنا پلک جھپکاۓ محل کو دیکھ رہی تھی،

دس وے مادام وہ اسے لیے ہوئے اوپن کچن کے سامنے سے گزر رہا تھا جہاں بلیک اینڈ کنٹراسٹ کا بنا ہوا تھا، ہلکی سرخ روشنیاں کالے ماربل پر پڑنے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھٹی میں سونا پگھلا رہا ہو۔۔۔۔

وہ اسے لیے ہوئے ایک بڑی گول سیڑھی کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا،

مادام۔۔۔ پلیز کم وہ جو کچن کو دیکھنے میں مگن تھی چونک کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

شاید وہ اسکی حیرانی بھانپ گیا تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی، اتنا بھاری بھرکم لہنگا اور اس پر بے تحاشہ زیورات سے وہ ہولے سے ہی چل سکتی تھی، وہ تھوڑی سی ہی سیڑھیاں تھیں آس پاس کمرے ہی کمرے بنے ہوئے تھے، جن میں سے آخری کو اسنے کھولا اور اندر جانے کا اشارہ کر وہ خود سائیڈ پر ہو گیا، صامن شاہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی، کمرہ ہیٹر کی وجہ سے پر حدت تھا اسے کپکپی محسوس ہوئی، سامنے ہی بہت بڑا سا بیڈ تھا اس نے اطراف میں دیکھا یہ کمرہ میرون اور وائٹ امتزاج کا تھا، روم کے بیچوں بیچ صوفے اور سینٹر ٹیبل پڑا ہوا تھا، وہ چلتے ہوئے بیڈ کی جانب آئی اور ہلکا سا اس پر ٹک گئی رات کے گیارہ بج رہے تھے، اسکے بلکل سامنے ہی دروازہ تھا جیسے کچھ بھی ہوا تو بھاگ سکے۔۔۔۔۔۔۔۔ تبھی اسے بیٹھے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے جب دروازے کی ناب ہلتی ہوئی محسوس ہوئی، کوئی اندر آ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ وہی تھا جس نے اسے اس رات فون کیا تھا

اسلام و علیکم

ویلکم ٹو مائے لائف مسز شیر دل خان کیسی ہیں آپ، امید کرتا ہوں کہ آپ ٹھیک ہی ہوں گی،

وہ آواز سن جھٹکے سے بیڈ پر سے اٹھی تھی، ہاتھوں میں پڑے کنگن چھنک سے گئے تھے وہ تحیر زدہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی شیر دل خان کڈنیپر اور اب اسکا شوہر گھنی مونچھیں جنہیں سلیقے سے سنوارا گیا تھا کہ ہونٹ ان سے ڈھکے ہوئے تھے وہ بلیک سلوار سوٹ پہ ہلکی سی مسکراہٹ سجائے ہوئے کھڑا تھا وہ دھیرے سے چلتا ہوا کمرے میں پڑے موتیے رنگ کے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا تھا،

مم۔۔۔ میرا بھائی کہاں ہے، آپ نے جو کہا جیسا کہا ویسا ہی کیا ہے، وہ ایک سانس میں بولی تھی مگر کافی دیر چپ رہنے کی وجہ سے حلق سوکھ گیا تھا کہ آواز دھیمی ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نکلی اب تو ارصم کو چھوڑ دیں، وہ منمنائی۔۔۔صامن نے اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو معافی کے انداز میں جوڑا،

سرخ اور گولڈن کنڑاسٹ لہنگے میں سر سے پیر تک سونے میں لدی ہوئی مومی گڑیا لگ رہی تھی

اسکے دل میں یک گونہ سکون اترا

ہاں، ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔

بلکل ابھی چھوڑ دیتے ہیں،

مگر ایک وعدے پر۔۔۔۔یا یوں سمجھ لیں کہ اس شرط پر کہ آپکو ساری زندگی میری غلامی کرنی پڑے گی،

www.novelsclubb.com

نہیں تو آپکے بھائی کی گردن مجھ سے دور نہیں ہوگی ابھی جو چوٹ اسے دی ہے وہ میری تکلیف کا ایک پرسنٹ بھی نہیں ہے، باقی کا غمیازہ آپ بھگتیں گی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب جب وہ آپکو دیکھ کر تڑپے گا تب مجھے سکون ملے گا اب اسے سمجھ آئے گی کسی کی عزت سے کھیلنے کا کیا مطلب ہوتا

میرا بھائی ایسا نہیں ہے

اچھا۔۔۔۔بہت یقین ہے وہ استہزایہ مسکرایا

غیر مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا، فرق اب اسے پڑے گا جس نے میری عزت سے کھیلنے کی جرات کی وہ اپنے لیے موت مانگے گا جب وہ تمہیں جیتے جی دوزخ میں جلتے ہوئے دیکھے گا اس نے غصے سے صامن شاہ کو گھورا۔۔۔۔

وہ سگار کے کش لے کر دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا مگر چہرے کے پتھریلے تاثرات سے صامن شاہ کا پورا وجود پتھر میں تبدیل ہو رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور دل کی دھڑکن مدھم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا،اس نے اندھیرے کو ہٹانے کے لیے ہوا میں ہاتھ مارا مگر لگتا تھا ساری روشنیاں بند ہو گئی ہوں، یا اسکی بینائی چلی گئی تھی، تبھی اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکل سکا۔۔۔

وہ بہت مطمئن سا صوفے پر بیٹھا تھا ارصم شاہ کو ایسی چوٹ لگا چکا تھا کہ جسکا کوئی مرہم نہی تھا۔۔۔اس کے دل پر ٹھنڈی پھوار سی پڑی اسکی بہن کو ہاتھ باندھے دیکھ کر تبھی وہ لہرا کر زمین پر گری،اسکی پہلی رات کی دلہن زمین پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی،اسکی شب زفاف ایسی ہو گی کبھی سوچا بھی نہیں تھا

قراۃ العین جیسے ہی منہ ہاتھ دھونے کو واش روم میں آئی یہ اٹالین طرز کا باتھ روم تھا، جس پہ ایمپورٹڈ ایکسیسریز لگی ہوئی تھیں،اسکا گھر بھی تو ایسا ہی تھا،اور اسکا روم جہاں وہ شہزادیوں کی طرح رہتی تھی،وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی شیشے کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سامنے آئی اسکے سامنے کھڑے ہوئے اپنے خوبصورت چہرے کو دیکھا جو سوکھے پتے کی طرح زرد اور بے رونق تھا،اسکا روپ گہنا گیا تھا،اور پرانا گھسا پٹا ہوا بے رنگ کپڑے اسے مزید ہیبت زدہ بنا رہے تھے اور خود کو جیسے دیکھ اس کے اندر اطمینان سا اترا تھا وہ منہ پہ چھپاکے مار رہی تھی مگر آگ بجھ ہی نہیں رہی تھی،اسے اپنا منہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا تھا اور منہ رگڑ کر دھونے کے بعد بھی اسکا دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کا کر رہا تھا، مگر اب وہ رونا نہیں چاہتی تھی، کہ وہ جس کے ساتھ تھی وہ اس کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی کہ وہ اب تو خوش ہو رہا تھا

عینی آ بھی جاؤ یار

منہ دھو کر سیدھی ہوئی

اسے شاہ میر کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی وہ بات ہے بات ہنس رہا تھا، وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر باہر آئی،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آ گئی۔۔۔اس نے ٹاول سٹینڈ سے ٹاول پکڑا اور منہ تھپتھپانے لگی، کھانا لے آیا ہوں، ٹھنڈا ہو جائے گا، اسے چھوڑ بھی دو، شاہ میر نے اسکے ہاتھ سے تولیہ کھینچ کر سیٹنڈ پر پھینکا اور اسکا نازک سا ہاتھ تھامے وہ ٹیبل کی طرف آیا، دیکھو کیا لایا ہوں ہم دونوں کا فیورٹ چاؤ من۔۔۔چائنیز۔وہ ڈسپوزبل برتنوں سے چیزیں نکال نکال کر سامنے رکھ رہا تھا۔۔۔واو مجھے یہ کھائے ہوئے بھی کتنا عرصہ ہو گیا، چلو جلدی کرو پھر کافی پیئیں گے۔۔۔۔تمہارے ہاتھ کی بناؤ گی نا۔۔۔

ہاں وہ بمشکل مسکرائی تھی وہ اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ بجھتی جا رہی تھی، اسے اپنی آنکھیں جلتی ہوئی سی لگی مگر وہ کھارا پانی اندر اتار گئی کہ وہ اس پیارے انسان کی مسکراہٹ نہیں چھین سکتی تھی

اس کے بعد میرے پاس تمہارے لئے سرپرائز ہے مجھے پورا یقین ہے کہ تمہیں بہت پسند آئے گا وہ چمچ میں نوڈلز لپیٹ رہا تھا، تم اتنا سارا کھانا لے آئے ہو تو کھائے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گا کون، میں اور تم سونے سے پہلے پھر سے کھائیں گے پتہ ہے آج کتنے دن بعد میں خوشی سے کھا رہا ہوں پہلے تو صرف زندہ رہنے کو ہی کھاتا تھا مگر آج دل کر تا زور زور سے ہنسوں کبھی دل کر رہا رونے کو مگر طے نہیں کر پا رہا کہ میں خوش زیادہ ہوں کہ دکھی اسکی آنکھوں کے جھلملاتے پانی کو دیکھ اسکا بھی دل بھر آیا وہ رو بھی رہا تھا اور مسکرا بھی۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ چمچ پلیٹ میں پھینک اسکے پاس ہی بیٹھی عینی کے گلے لگ زور زور سے رونے لگا وہ اسے کیا تسلی دیتی اپنی بربادیوں پہ وہ دونوں ہی غم ہلکا کرنے لگے تھے اس پانی کے ساتھ ان کے غم بھی بہتے جا رہے تھے

www.novelsclubb.com

اماں۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

ہاں میرے بچے، تو کہاں چلا گیا تھا ارصم، کہاں چلا گیا تھا ہمیں چھوڑ کر بچے، تجھے زرا خیال نہیں آیا اپنے بوڑھے ماں باپ کا، وہ رو رو کر اسکے چوم رہی تھیں میرے بچے

اماں۔۔۔ اس نے دونوں بازؤں سے رابعہ شاہ کو تھاما تھا

اماں میں یہاں کیسے آیا۔۔۔

پرسوں شام کو کوئی گاڑی تجھے ارقم کے دروازے پر پھینک گئی تھی تب سے تو بے ہوش تھا۔۔۔

اس نے ایک لمحے کو سوچا شاید شیر دل خان کو اسکی بے گناہی کا یقین آگیا ہے، وہ بہت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا، تبھی اس نے تکیے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی۔۔۔

اماں ہم ارسم بھا کو آپی کا کیا بتائیں گے

آمن شاہ نے بھائی کے کمزور سے چہرے پہ نظر ڈالی

کچھ نہیں، بول دیں گے کہ سیلاب میں بہہ گی بھول کر بھی کوئی اس منحوس کا ذکر نہیں کرے گا وہ ہمارے لیے مر گئی ہے، سنا تم نے رابعہ شاہ نے منصور شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

میرے بیٹے پر اسکا سایہ بھی پڑنے دونگی کہ وہ اس کے گندے وجود سے اپنے ہاتھ رنگے مجھے بہت مشکل سے اپنا بیٹا ملا ہے میں اسے کھو نہیں سکتی۔۔۔

آج سے اسکی ایک ہی بہن ہے۔۔۔

تم بس۔۔۔۔صامن شاہ مر چکی۔۔۔۔

وہ ارصم کے سوئے ہوئے وجود پر نظر ڈال کر وارڈ سے باہر آئیں اور باقی سب کو بھی اپنے فیصلے میں شامل کیا وہ سب اسی بات پہ متفق تھے سوائے ارغم شاہ کہ اسکی نظر میں پسند کی شادی اتنا بڑا جرم نہیں تھی جبکہ وہ خود بھی اسی بیماری کا شکار تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے اس نے آنکھیں کھولی خود پر ڈاکٹر کو جھکا ہوا دیکھا، جو اسکا چہرہ تھپتھپا رہا تھا مسز شیر دل آر یو آل رائٹ ؟؟؟

واٹ آر یو فیلنگ ناؤ؟؟؟وہ شششستہ انگریزی میں پوچھ رہا تھا

مم۔۔۔میں ٹھیک ہوں، اس نے ڈاکٹر کے پیچھے کھڑے شیر دل خان کو دیکھتے ہوئے بولا،

جسکی آآنکھوں کی لالی اسکا دل دہلا رہی تھی،

تبھی ڈاکٹر نے اس کے بازو پر سوئی چبھائی

سی۔۔۔کی آواز اسکے منہ سے نکلتے نکلتے دب گئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اسے ٹریٹ کر شیر دل خان کے سامنے ہلکا سا جھک کر سلام کر باہر نکل گیا

ہمم۔۔۔وہ اس پر ایک قہر آلود ڈال کر روم میں ہی موجود ایک دروازے کے پیچھے گم ہو گیا، وہ خود کو سنبھالتی ہوئی اٹھی اور چینجنگ روم میں آئی تھی جہاں اسکا

چھوٹا سا بیگ ایک کونے میں دھرا ہوا تھا چاروں طرف دیوار گیر آئینے لگے ہوئے تھے اسکا سجا سجایا روپ ابھی بھی تازہ تھا، اسکی آنکھوں کا کھارا پانی بند توڑ کر بہہ نکلا تھا

کافی دیر تک وہ آنسو بہاتی رہی جب دل کچھ ہلکا ہوا تو اپنا بیگ کھولا ایک سادہ سا سوٹ نکال وہ باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

آج کتنے دن بعد وہ واپس کلاس میں آیا تھا جہاں سے وہ اس سے تیسری رو میں بیٹھی ہوئی تھی کالی چادر میں صرف نیلی آنکھیں ہی نظر آتی تھیں، وہ ان آنکھوں کا کئی سال سے اسیر تھا

www.novelsclubb.com

ہائے ارغم کیسے ہو یار اسمران اسکی طرف ہاتھ بڑھایا یار اور گھر میں سب کیسے ہیں ارصم بھاء اب کیسے ہیں ٹھیک ہیں؟؟

ہاں سب ٹھیک ہے، اس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں نظر کا رخ بدلہ تھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی نظروں کی چوری کوئی پکڑے کہ اس پری پیکر کی عزت و احترام میں کوئی کمی آئے، ہاں سب ٹھیک ہے وہاں رہا نہیں گیا تو یہاں چلا آیا، شکر ہے کہ وہ صحیح سلامت واپس آگ ئے

ہاں بلکل، سمران نے سر جھٹکا

اور باسکٹ بال کی تیاری کیسی ہے وہ دھم سے بینچ پر گرا۔۔۔

کچھ تیاری کی بھی کہ کوئی نہیں ؟؟؟ دیکھ یارا گر تو یہ میچ جیت گیا تو تجھے آسٹریلیا کی سکالر شپ مل سکتی تو میرا امان اور جی جان لگ دے کہ تو وہاں ہوا تو میرا بھی کچھ چانس بن جائے گا کہ میرا باپ تیری طرح امیر نہیں اور نا ہی تیرے بھائیوں کی طرح اعلی عہدوں پر ہیں میں اکیلا ہوں تو سارا بوجھ مجھ ناتواں کے کندھوں پر ہے

ویسے بھی اس ملک میں رکھا کیا ہے وہ گھوم پھر کر واپس اپنے ٹاپک پہ آ گیا تھا، کہ پاکستان اسے بہت برا لگتا تھا، اور لگتا بھی کیوں نہیں کہ حالات کی چکی نے اسے پیس کر رکھ دیا تھا،

فرسٹ ٹائم کالاسسز لیتا اور شام کو کال سینٹر پر جاب کرتا تین بہنوں کا بوجھ سینہ بھاری کیے ہوئے تھا، وہ پیچھلے دو سال سے اسکے ساتھ تھا اب پراجیکٹ ٹیم کا بھی حصہ تھا، سو وہ ایک ہی ڈیسک شئیر کرتے تھے

ارغم۔ نے نظر بچا کر اس جانب دیکھا جہاں اب کوئی بھی نہیں تھا، شاید وہ پریڈ کے ناہونے کا سن۔ کر نکل۔ گئی تھی وہ۔ بلاضرورت کلاس میں یا یونیورسٹی میں وقت ضائع کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔

چل کنٹین چلتے ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یار تیرے بناء تو یونیورسٹی ہی سونی ہو گئی تھی وہ۔اپنی بولے جا رہا تھا جبکہ وہ حسب معمول اسے سننے پہ اکتفا کیا ہوے تھا،

وہ بہت۔کم۔گو اور ریزرو سا تھا پہلے دن۔جب ار غم۔نے سمران کے ساتھ ڈیسک شئیر کیا تھا اب دو سال بعد بھی وہ اسی کے ساتھ تھا

اسکا ذہن۔بھٹک رہا تھا

وہ بے شک گھر میں زیادہ نہیں رہا تھا کہ بھائی نے بہت چھوٹی عمر میں ہی۔بورڈنگ بھیج دیا ہوا تھا،اور اب وہ یہاں ہاسٹل۔میں تھا مگر اسے یاد تھا،صامن اسکی آپی اسکا کتنا۔خیال رکھتی تھی جب بھی وہ گھر میں ہوتا وہی اسکا خیال رکھتی تھی،اور بے تحاشہ محبت نے اسے مغموم کر دیا تھا کہ وہ یہ زخم کسی کو دیکھا بھی نہیں سکتا تھا اسکی جان سے پیاری آپی اسکے علاوہ سب کے۔لئے مر گئی ہے،اسکی آنکھوں میں مرچیاں سی بھر گئیں مگر وہ کمال سے ضبط کر گیا تھا اس عہد کے ساتھ کہ وہ آپی سے

ضرور ملے گا اور وجہ پوچھے گا وہ کولڈ ڈرنک کے سپ لیے ہوئے غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا جب سمران نے اسکی توجہ اپنی جانب کی

آج اسے یہاں آئے ہوئے تیسرا دن تھا اس دن کے۔بعد شیر دل خان۔کبھی۔کمرے۔میں۔نہیں آیا اسکا کھانا پینا روم۔میں ہی مل۔جاتا اس لئے وتہ بھی کمرے سے نہیں نکلی کہ کتنے۔دن کی شادی تھی یہ۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے پڑے صوفے پر۔سمٹی ہوئی تھی اگر یہ نکال دیں گے تو کہاں جاؤں گی وہ رو۔پڑی سکی بہت یاد آتی تھی کہ وہ۔کبھی ان سے دور بھی نہیں ہوئی تھی مگر اب اسکا کوئی پرسان حال نہیں تھا کہ وہ تنہا تو کبھی رہی ہی۔نہیں تھی گڈ ایوننگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مادام وہ ہیڈ سرونٹ ہاتھ باندھے اسکے سامنے ہینگر میں ڈیزائنر لہنگا اور ڈھیر ساری جیولری کے باکسز لیے کھڑا تھا جبکہ اسکے پیچھے ایک مادام ٹو نائیٹ اِتس یور ریسپشن پلیز گٹ ریڈی فار دیٹ اینڈ شی ول ہلیپ یو ٹو گیٹ ریڈی مادام اس نے پیچھے کھڑی لڑکی کو تمام۔ چیزیں پکڑائی اور خود باہر نکل۔ گیا

لڑکی اسکی۔ طرف آئی اور اسے۔ شاور لینے کا بول اپنا۔ بیگ کھولنے لگی۔

وہ جیسے ہی باتھ روم میں داخل ہوئی رکے ہوئے آنسو بند توڑ کر بہہ نکلے تھے اسے ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کے بھائی کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ نہیں، اسکی قربانی کا کیا نیتجہ نکلا ہے، مگر وہ شیر دل خان سے دھوکے کی امید نہیں کرتی تھی، شاور لینے کے بعد بھی اسکی آنکھوں سے سوجھن کم نہیں ہوئی تھی، اور اس نے کوشش بھی نہیں کی، بار بار اسکی آنکھوں کے بھر آنے سے میک اپ خراب ہو رہا تھا، بیوٹیشن نے اپنی تمام مہارت اس پہ استعمال کی تھی کہ وہ شیر دل خان کی بیوی کی حیثیت سے فنکشن میں شریک ہونے والی تھی، ہلکے فیروزی اور گرین کلر کے

کمبی نیشن کی چھب ہی نرالی تھی، ہیڈ سٹاف ہی اسے کمرے سے لے کر گارڈن کی طرف گیا تھا جہاں ہر طرف برقی قمقمے سجائے ہوئے تھے، پودوں اور درختوں کی کٹی ہوئی ساخت کو لائٹس سے واضح کیا گیا تھا، نرم نرم سی گھاس پر وہ جیسے ہی پاؤں رکھا، پاؤں اندر تک دھنس گیا اور وہ لڑکھڑا گئی تبھی اس نے اپنا آپ بچانے کے لیے اس ساتھ چلتے راجر کو پکڑنا چاہا اس سے پہلے ہی ایک مضبوط ہاتھ نے اسے تھام لیا، صامن شاہ نے پلٹ کر اسے دیکھا شیر دل خان منہ پہ ہلکی مسکراہٹ لیے سامنے دیکھ کر سب کے ہیلو ہائے کا جواب سر ہلا کر دے رہا تھا

یہ کب آئے میرے ساتھ تو وہ۔۔۔۔

وہ اسے لیے ہوئے سامنے بنے پھولوں کے بنے ہوئے سٹیج کی جانب بڑھا تھا،

راستے میں ہر کسی نے ان کی جوڑی کہ خوبصورتی کو سراہا تھا،

تبھی سامنے سے ایک انتہائی خوبصورت عورت نے آکر پہلے شیر دل خان کو گلے لگایا اور پھر اسے اور بولی۔ تھیں بہت قسمت والا ہے جو اتنی پیاری وہٹی ملی تجھے، وہ ان دونوں کے ماتھے پر باری باری پیار کر دعائیں دے رہی تھیں، صامن شاہ نے خود کو بہت کنٹرول کیا کہ وہ اماں کی یاد اور لمس تازہ ہو گیا تھا، تبھی شیر دل خان اسے سٹیج پر بٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا جسے صامن شاہ نے ڈرتے ہوئے تھام لیا، وہ صوفے پر بیٹھا کر خود کوٹ کے نیچلے بٹن کھول اسکے بلکل ساتھ ٹک گیا اور صامن شاہ کی سانس بھی رک گئی کہ وہ بلکل ساتھ چپک کر بیٹھا تھا اور پوز بنا بنا کر تصاویر بنوا رہا تھا کبھی کندھے پر ہاتھ رکھتا تو کبھی خود اپنے ساتھ لگا کر کھڑا ہو جاتا جو کوئی بھی سٹیج پر انہیں ملنے آتا وہ دونوں کھڑے ہو کر ملتے تصاویر بنواتے، کھانا لگ چکا تھا اب وہاں اکا دکا ہی لوگ تھے باقی جہاں کھانے کا انتظام تھا وہاں جا چکے تھے،

میرا بھائی کہاں ہے؟؟؟

اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا

www.novelsclubb.com

شیر دل نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا کہ وہ نظر اسکی روح تک میں کھب گئی تھی،اور خاصی تنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

چھوڑ دیا

وہ سر جھکا کر سکون کا سانس لیا تھا

وہ آج گھر آیا تھا

اماں صامن کہاں ہے مجھے۔لگا۔گھر ہو گی۔ مگر وہ تو۔یہاں۔ بھی نہیں ہے، کہاں ہے صامن

www.novelsclubb.com

و۔۔۔وہ بیٹا جس دن تم غائب ہو گئے تھے اس دن گاؤں میں سیلاب آگیا تھا تو وہ پانی کے ساتھ بہہ گئی ہم اسے۔بچا نہیں۔سکے

رابعہ شاہ نے جھوٹ ہی پلو۔سے آنکھوں کے سوتے خشک کیے

جبکہ ارصم شاہ کے تو۔زمین۔آسمان۔گھوم گئے تھے نہیں۔یہ نہیں ہو سکتا۔

صامن مر نہیں سکتی وہ نہیں۔مر سکتی وہ اپنے ہوش کھو رہا تھا

گڈ مارننگ۔۔۔۔مائے لو

وہ ونڈوز کے پردے سر کا رہا تھا

جلدی اٹھو کتنا سوتی ہو

ابھی تک عادت نہیں گئی تمہای وہ اسکے ماتھے پر آئے بال ہٹا کر اسے نرمی سے سہلا رہا تھا

www.novelsclubb.com

ناشتہ آگیا ہے

اب پیٹ میں چوہے ناچنے لگے ہیں یار

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں تو بہت صبح ناشتہ کرنے کا عادی ہوں

وہ اٹھ کر اپنے کھلے بال سمیٹنے کے لیے کیچر اٹھا کر لگانے لگی تھی کہ امیر شاہ کی آنکھوں میں دھنک کے سب رنگ اتر آئے تھے،

اس نے لمبی سانس لی اور ناشتہ ڈبوں میں سے پلیٹس میں ڈال آسکا ویٹ کرنے لگا تھا

اوہ یار آج بھی تم اتنا ٹائم لگاتی ہو مانتا ہوں کہ باتھ روم تمہیں بہت پسند ہے کہ جنابہ کو تنہائی مل جاتی اپنے حسن کو مزید نکھارنے میں مگر میرے جیسے کمزور دل تو آپ کے پہلے سے ہی گھائیل ہیں اب کیا بچے کی جان لو گی

www.novelsclubb.com

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے کراہا تھا

اور قراۃ العین کی ہنسی چھوٹ گئی

تم بھی بس۔۔۔۔وہ بلش کر گئی تھی۔۔۔۔اب تم شرمانا شروع کر دو۔۔۔۔اُفف اس نازک سے دل پر اتنے تیر مت چلاؤ اور ناشتہ شروع کر لو کہ تمہارا عاشق مجنوں خالی پیٹ اوپر نہیں جانا چاہتا کہ فرشتے ٹائم سے کھانا دیتے بھی ہیں کہ نہیں، اس لئے جلدی کرو

وہ ناشتے پر جھپٹ پڑا تھا

جبکہ قراۃ العین اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی، تم کبھی نہیں سدھرو گے میر

اُفف میرا ایک بار پھر سے کہو نا

کیا میر۔۔۔۔تمہارے منہ سے اپنا نام سن کر لگتا ہے کہ جیسے میں کوئی شاعر ہوں، اُفف

اللہ بس کرو میر

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوکے جیسے تمہاری مرضی لیکن تمہارا سرپرائز تیار ہے،اچھا کیا ہے کدھر ہے،وہ بے صبری ہوئی تھی

ہاں۔۔۔ہاں دیکھاتا ہوں

وہ اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے لاؤنج میں لایا تھا جہاں میز پر پڑے جھلملاتے سرخ جوڑے کو دیکھ وہ۔دنگ رہ گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وہ منہ۔پہ ہاتھ رکھے باتھ روم کی جانب بھاگی۔ تھی

شاہ میر دنگ رہ گیا تھا اسے کیا ہوا

اور وہ ہی ہوا تھا جسکی۔وجہ سے وہ گھر سے بھاگی تھی

www.novelsclubb.com

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 6

تمہارے دائروں میں اک عمر سے محو گردش ہوں

میرا مرکز نہیں بدلا. میرا محور نہیں بدلا..........

ہر انسان دنیا میں اپنی اپنی قسمت لیکر پیدا ہوتا ہے کسی کو بچپن سے جوانی نہیں ملتی کسی کو جوانی سے بڑھاپا کسی کی موت ہوا کے جھونکے جیسی کسی کی موت اتنی درد ناک تکلیف دہ کہ روح بھی پناہ مانگ لے۔۔۔اسکی قسمت مےں جو بھی تھا اسے مل گیا تھا،اور مل رہا تھا،اسکی زندگی کو ہی چلتی سانسوں کے ساتھ قبر میں اتار دیا گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا، وہ چت لیٹی بے جان وجود کی طرح پنکھے کو گھور رہی تھی، شاہ میر دوبارہ کمرے میں نہیں آیا تھا زندگی نے ان دونوں کو ایک ایسی بند گلی میں لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ نا تو وہ باہر نکل سکتے نا ہی بھاگ سکتے تھے اپنی مشکلات کالے گھور اندھیرے کی طرح انہیں نگلنے کو تیار منہ کھولے کھڑی تھیں کہ وہ کب کوئی ایسا قدم اٹھائے کہ دنیا کہ ساتھ وہ خود بھی فنا ہو جائیں۔۔۔۔ کھارے پانی کا ایک بے مول قطرہ لڑھک کر تکیے میں جذب ہو گیا، اور پتھرائی ہوئی آنکھیں تھک کر بند ہو گئیں۔۔۔۔

وہ کب تک سوتی رہی اسے بلکل خبر نہیں ہو سکی تھی، پورا کمرہ گھور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، قبر جیسی ٹھنڈک اور اندھیرا اسکا جسم پڑا پڑا مردے کی طرح اکڑ گیا تھا، قراتلعین نے اٹھنے کی کوشش کی مگر جسم جسم کے بے تحاشہ اکڑاؤ نے منہ سے چیخ نکال دی تبھی دروازے کی ناب کھلنے کی آواز اس نے سنی مگر مڑ کر دیکھ نہیں سکی تھی شاہ میر اندر آیا تھا جیسے ہی اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو کمرے کا چپہ چپہ مرکری لائٹس کی روشنی مے ں نہا گیا،

www.novelsclubb.com

عینی۔۔۔وہ بھاری سی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی جو اسکی زندگی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی کہ آواز اتنی بھاری کیوں ہے وہ مسلسل روتا رہا تھا۔۔۔میر۔۔۔۔

اسکی خود کی آواز مسلسل رونے سے بیٹھ گئی تھی گلے میں خراشیں پڑ گئی ہوئی تھیں،اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر بے سود بخار نے اسکی کوششوں کو ناکام بنا دیا تھا،

شاہ میر نے جیسے ہی اسکی پیشانی کو چھوا لگا جیسے جلتے ہوئے تندور میں ہاتھ ڈال دیا ہو وہ دو انچ اوپر سے بھی بخار کا سینک محسوس کر سکتا تھا،

میر وہ اٹھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی، جبکہ بخار نے جسم سے تمام تر توانائیاں نچوڑ کر رکھ دی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔اور وہ بخار کی شدت سے بار بار سر پٹخ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ میر اسکی حالت دیکھ بے بسی کی انتہاء پر تھا، کہ وہ فون کر کے ڈاکٹر تک کو نہیں بلوا سکتا تھا، کہ سکندر حیات کے آدمی با آسانی ان تک پہنچ جاتے کہ اسکا فون

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹریس ہو رہا تھا، میر کی گمشدگی نے انہیں حرکت میں لا دیا ہوگا، فون آن ہوتے ہی وہ پکڑ لیے جاتے۔۔۔اور وہ عینی سے دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔پہلے ہی کومہ کی نقاہت اب یہ بخار کی شدت نے عینی کو نچوڑ دیا تھا، اسکی حالت بگڑتی جا رہی تھی، کافی دیر وہ اپنی کنپٹیوں کو مسلتا رہا تھا، پھر ٹھنڈے پانیوں کی پٹیوں کا سوچتے ہی وہ تیزی سے کچن کی جانب گیا جہاں سے چند گولیوں اور پٹیوں کو لیے واپس آیا اور اسکے ماتھے پر رکھنے لگا تھا جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اسے یہ سب کرتے ہوئے۔۔۔۔

صبح کے آثار ابھی نمودار بھی نہیں ہوئے تھے جب عینی کے بخار کا زور ٹوٹنا شروع ہوا تھا، بار بار وہ اسے پانی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ پلا رہا تھا، اسکا اپنا سر درد سے پھٹ رہا تھا، خون کی گردش اتنی تیز تھی کہ اسے بہتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، بنا کسی تکلیف کی پرواہ کیئے وہ اپنی زندگی کو آغوش میں لیئے ہوا تھا۔۔۔۔۔ کہ اسکی محبت تکلیف میں تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینی پر سکون سو چکی تھی۔۔۔اور میر سر بیڈ کی ٹیک پر رکھے سوچ رہا تھا کہ زندگی جب تک ماں کی آغوش میں ہوتی کتنی پر سکون ہوتی، جیسے ہی ماں کی آغوش دنیا داری میں بدلتی ہر قدم پہ امتحان دینا پڑتا، دنیا میں ہر انسان اپنی جگہ ایک جنگ لڑ رہا ہے، کوئی بقاء کی کوئی فنا کی، کوئی وفا کی کوئی جفاء کی کوئی ہوش کی تو کوئی مدہوشی کی۔۔۔۔

ہر وقت ہر پل کبھی کسی کے لیے لمحے سے کم اور کسی کا لمحہ بھی صدیوں پر پل صراط جیسا لمبا اور کٹھن۔۔۔اسکا پل بھی ازیت سے بھرا پل صراط جیسا کٹھن اور لمبا، صدیوں پر محیط کہ اسکی جان سلگھتے شعلوں میں گھری ہوئی تھی۔۔۔۔

عینی کے ساتھ اسکی دوستی کو پورا خاندان جان گیا تھا، کہ یہ رشتہ دوستی سے بڑھ کر تھا، مگر تب بھی انہوں نے اپنی حدود سے تجاوز نہیں کیا تھا، کہ ان کے لیے محبت جسم سے زیادہ روح کا رشتہ تھی، محبت بند کمرے کے چند بدبودار لمحوں کی محتاج نہیں ہوتی،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

محبت کسی کے اطمینان سے شروع ہو کر کسی کی ازیت کا سفر بن جاتی۔ محبت کا میٹھا میٹھا درد کب سلگھتے شعلوں میں تبدیل ہو جاتا کوئی نہیں جانتا، کچھ شعلے جلانے کے لیے ہوتے اور کچھ خود جل کر دوسروں کی اندھیری راتوں کو روشن کر دیتے ہیں، اس دنیا میں زندگی کی بقاء سے فنا تک سب محبت سے شروع اسی پہ ختم۔۔۔۔

اسکا اپنا دل انگارہ بنا ہوا تھا، اسکا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیسے اپنی پری کی تکلیف ختم کر دے جو اسے ازیت دیئے ہوئے تھی۔۔۔۔انہیں اونچے نیچے راستوں پر چلتی ہوئی سوچ کو عینی کی کراہ نے اس کمرے کی چار دیواری تک واپس لا پٹخا تھا، جہاں وہ صرف جسمانی لحاظ سے موجود تھا، ورنہ روح تو کئی صحرا چھان آئی تھی، میر ۔۔۔۔۔۔۔۔درد اور کرب کی تصویر بنی اسکی عینی جس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ کبھی جدا ہی نہیں ہوئی تھی اب جانے کتنے عرصے سے مسکرا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

عینی کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھو یہ لو پانی پیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گلاس اس کے منہ سے لگاتے ہوئے شاہ میر نے جیسے ہی اسکے سر کے نیچے رکھ کر اسے اٹھانا چاہا وہ

بلک کر اسکی گرم آغوش میں چھپ کر سسک پڑی تھی، آنسوؤں کو راستہ مل گیا تھا، مگر یہ شاہ میر کے سینے پر سل سے زیادہ بھاری تھے، کہ وہ کسی طور انکا مداوہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔تو اسے کھل کر رونے دیا۔۔۔

میر۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟؟میر۔۔۔میرا کیا قصور تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بتاؤ نا میر۔۔۔۔۔۔۔ کیوں میرے ہی خواب ٹوٹے۔۔۔۔ میں ہی کیوں میر۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے ان سوالوں کا جواب کون دے گا۔۔۔۔۔۔

میرے سگے رشتوں نے میرا یقین نہیں کیا۔۔۔۔میں نے کسی کے ساتھ منہ کالا نہیں کیا، میرے ساتھ زیادتی ہوئی، گلے کی درد بخار کی تپش اور توڑ پھوڑ کے باوجود وہ مسلسل بول رہی تھی،

www.novelsclubb.com

میر میرے سگے چچا نے میرے ساتھ زیادتی کی، کسی بھی رشتے کا خیال کیے بناء انہوں نے مجھے رگید ڈالا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بتاؤ میر میں کس کا گریبان پکڑوں، اس باپ کا جو اپنے شیطانی صفت سگے بھائی سے مجھے تحفظ نا دے سکا، ان بھائیوں کا جنہوں نے خود سر بازار مجھے ننگا کر دیا، بتاؤ میر میں کس کس کے ہاتھوں پہ اپنی تار تار عزت کا بے گور و کفن جنازہ دیکھوں، میرے سارے خواب ٹوٹ گئے، میں انکی بیٹی جیسی تھی، جیسی نہیں بیٹی ہی تھی، بھتیجی اور بیٹی میں کیا فرق ہوتا ہے بتاؤ نا۔۔۔ کوئی فرق نہیں ہوتا۔۔۔ میرا قصور کیا تھا۔۔۔ وہ رو رو کر دہائی دے رہی تھی، شاہ میر کا فولادی سینہ موم کی طرح قطرہ قطرہ پگھل رہا تھا، کہ وہ اس دنیا کہ بڑھتے ہوئے گناہوں کے نیچے آکر کب دب کر مر جایئں، کب اللہ پاک ستاروں کو حکم دیں ایک دوسرے سے ٹکرانے کا، کب قیامت آئے، اور کب وہ اس ظالم سفاک انسان کا گریبان پکڑ سکے، اور اپنی معصوم محبت کے قتل کا حساب مانگے، کہ وہ انسان صرف عینی کا چچا ہی نہیں اسکا پھوپھا بھی تھا، اسکی سگی پھوپھو کا مجازی خدا، جو اس سفاکیت کو دیکھنے سے پہلے ہی آنکھیں موند مٹی کی چادر اوڑھ چکی تھیں،

www.novelsclubb.com

کاش پھو پھو آپ نا مرتیں، کاش پھو پھو آپکے شیشے جیسے دل والا بیٹا آج آپکو اپنا دل کھول کر دیکھا پاتا کہ میر کا دل درد سے بھرا ہوا پھوڑا بن چکا ہے، جسکی آنکھوں کا ایک آنسو آپکی راتوں کی نیند حرام کر دیتا تھا اسکی اآنکھیں سمندر ہو گئیں، توڑ دیا سب نے ملکر اس شاہ میر کو اسکی محبت کو سر عام نیلام کر دیا گیا۔۔۔۔عینی رو رو کر تھک چکی تھی یا شاید بخار کی نقاہت میں وہ نیم غنودگی میں تھی، تبھی وہ اپنی متاع جان کو واپس تکیے پر لٹا کر سامنے پڑے صوفے پر ڈھے گیا۔۔۔۔۔دماغ اور جسم چور چور ہوئے پڑے تھے،

وقت کی لہریں ماضی میں جا رہی تھیں جہاں اسکو اپنی پھو پھو نور فاطمہ یاد آ رہی تھیں، جب انکی شادی ہوئی وہ پانچ سال کا تھا، پیدا ہوتے ہی ماں نے آنکھیں بند کر لی تھیں تو ان کے بعد پھو پھو کی آغوش ہی اسکا مسکن بنی تھی اور تب جب انکی شادی ہوئی وہ ہر وقت اس گرم آغوش کو ڈھونڈتا، ان کے بناء اس نے رہنا ہی کب سیکھا تھا، بابا کو بزنس اور سیاست سے کبھی فرصت ہی نہیں ملی اور انہوں نے کبھی پلٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر نہیں دیکھا کہ انکی اولاد بناء عورت کے وجود کے کیسے پل رہی ہے، سفید حویلی کی دیواروں اتنی اونچی اور مضبوط تھیں کہ ایک آواز پر آنے والی پھوپھو گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے پر بھی نہیں آتی تھیں، وقت کسی کے لیے بہت سا درد لاتا اور کسی کے لیے مرہم بن جاتا ہے اس کے لیے درد مرہم بن رہا تھا، تو دوسری طرف پھوپھو کے لیے درد بن گیا تھا جب جگر کے کینسر سے وہ تڑپ رہی تھیں، اور گرمیوں کی ایک شام اللہ نے ان کے ہر درد کی دوا موت کی صورت ختم کر دی تھی اس دن کے بعد کبھی کبھار ملنے والی ماں جیسی صورت وہ بھی چھین گئی، شاید اسکی قسمت ہی ایسی تھی کہ کوئی بھی عورت مکمل اسکا نصیب نا ہو سکی، انہی دنوں زندگی کے دن سیاہ سے سفید ہوتے رہے، وہ خود بھی عورت زات سے دور ہی رہتا تھا، تبھی قرا تلعین کی محبت اسکا مسکن بنی، اور وہ اسے لیے جوانی کی دہلیز پار کر رہا تھا، پھر یہ بھیانک واقعہ ہوا۔۔۔ جو نہیں ہونا چاہیے تھا، اسکی سوچوں پہ کب کنٹرول تھا اسکا کہ اچھا وقت برے وقتوں میں زیادہ یاد آتا ہے، عینی کا بخار کم تھا تبھی وہ پر سکون نیند کی وادیوں

www.novelsclubb.com

میں گم تھی، ہولے ہولے سانس لینے کی آواز اسے صوفے پہ بیٹھے ہوئے سنائی دے رہی تھی۔۔۔دبے پاؤں وہ اٹھ کر اس تک دوبارہ آیا تھا، آنکھوں پر بے تحاشہ سوجن اور چہرہ درد کی شدت سے نڈھال اور تھکن زدہ تھا، انسان بیرونی جنگوں سے جتنا بھی لڑ لے، ہارتا ہمیشہ اپنوں سے ہی ہے، اپنوں کی بے اعتنائی جگر و دل میں کتنے گہرے شگاف ڈالتی اگر کوئی دیکھ پائے تو کسی اپنے کو تکلیف نا دے۔۔۔یہ قدرت کا اصول ہے کہ روح کے رشتے تکلیف بھی روح کو ہی دیتے ہیں، عینی پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن اور ماں باپ کی سب سے بڑی اولاد یوں قسمت سے مار کھاتی کہاں کہاں کی خاک چھان رہی تھی، کڑکتی دھوپ میں جلی تھی۔۔۔ شاہ میر آنکھیں بے اختیار چھلک پڑی تھیں مگر دل میں ایک عہد تھا کہ جینا ہے تو اپنی محبت کے فخر کے ساتھ ورنہ دنیا میں ابھی اتنی بھی کشش باقی نہیں کہ وہ محبت کو چھوڑ جینا شروع کر دے۔۔۔اس دن جب اسکی مہندی تھی اس نے خود کو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا کہ بابا جان نے اسکی زندگی مٹھی میں قید کر رکھی تھی، مگر اب اور نہیں، اس عہد نے اس کے تھکن زدہ وجود کو نیا دوام دیا تھا۔۔۔

صامن شاہ کے زخم زخم وجود کو خود اٹھانا تھا، کہ جو تحائف اسے ابھی تک اس شادی سے مل چکے تھے وہ جتنا پچھتا سکتی تھی پچھتائی تھی، جتنا رو سکتی تھی روئی تھی، جتنی اللہ سے فریاد کر سکتی تھی کر چکی تھی، اب اسکی سزاوؤں کا وقت شروع ہوا تھا، کہ اسکا شوہر اسکا چہرہ تک دیکھنے کا روادار نہیں تھا، اسے اس جرم کی سزا مل رہی تھی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا، زندگی اسکی ہنستی مسکراتی صامن شاہ کو بہت بھاری پڑی تھی، جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ ولیمے کی رات اس نے جس لڑکی کو برہنا دیکھا تھا اسکی آبروریزی کرنے والا اسکا وہ بھائی تھا جس کی پاکیزگی کی قسم وہ خود اٹھا سکتی تھی،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سارا زمانہ اٹھا سکتا تھا، اسکا یقین کرچی کرچی ہوا تھا جب شیر دل نے اسکے منہ پر وہ چند تصاویر ماری تھیں، اللہ سے بے تحاشہ اپنے لیے موت مانگی تھی کہ کسی کے گناہ کی سزا اس نے خود اپنے لیے چن لی تھی،

امل اسکے شوہر کی اکلوتی بہن جو اس کے بھائی کی درندگی کا نشانہ بنی تھی، وہ شیر باز کے ہر رویئے کو آمنا صدقنا کہہ چکی تھی۔۔۔

سنگھار میز کے سامنے بیٹھے ہوئے اس اپنے چہرے پر پڑے ہوئے نیل اس درد سے کم لگ رہے تھے جو اس کے شوہر کے دل پر لگے تھے، اسے بے تحاشہ ہمدردی محسوس ہوئی تبھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ مڑی شیر دل اندر آرہا تھا، نیلے سوٹ پر موتیا رنگ کی شال کو خود پر لپیٹے ہوئے، اسکی گھنی مونچھوں تلے ہونٹ سختی سے بند تھے، اور آنکھوں میں اتنی جامد خاموشی جیسے کبھی مسکرائی ہی نا ہوں

صامن شاہ کا دل تھم کر دھڑکا تھا، اور دھڑکن کی آواز اتنی تھی کہ سامنے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا شاید وہ سن رہا تھا، تبھی اس پر نظریں پھیر کر بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ صامن شاہ نے اسکے دونوں ہاتھوں کو جوتوں تک جاتے دیکھا تو تیزی سے اسکے پاؤں کی جانب آئی تھی، لایئے مم۔۔۔ میں اتار دیتی ہوں۔۔۔۔ وہ جھکی تھی اور بالوں کی لمبی چوٹی گھوم کر شیر دل کے قدموں کی زینت بنی تھی، وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا سیدھا ہو گیا تھا، لب خاموش تھے، آنکھوں کی سرخی حد سے سواء تھی، صامن شاہ کے ہاتھ کپکپا گئے تھے، مگر وہ اپنا کام کر کہ ہٹی ہی تھی شیر دل نے اسکے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسے روک لیا تھا، صامن شاہ کا چہرہ بلکل اسکے سینے کے پاس تھا اتنا کہ وہ اسکی خوشبو اپنے اندر اترتی محسوس کر رہی تھی، صامن شاہ نے اسکا ہاتھ اٹھتا دیکھ کر آنکھیں بند کر لی تھیں، وہ آنکھ کے پاس پڑے ہوئے بڑے سے نیل کو چھو رہا تھا، کہ وہ وہ خود کو ایک اور ملنے والی ازیت کے لیے تیار کر چکی تھی تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ سب کرو گی تو تمہارے بھائی کے کیے گئے گناہ معاف ہو سکتے، ہاتھوں کا

www.novelsclubb.com

لمس پا کر اس نے آنکھیں کھول دی تھیں، وہ اسے گھما کر اپنے برابر بٹھا رہا تھا، ہاتھ ابھی تک اسکے بالوں میں تھا، اور چہرہ بلکل اسکی پر تپش نگاہوں میں، ایک مشورہ دوں تمہیں؟؟؟ صامن کو ایک جھٹکے سے اس نے اپنے قریب ترین کیا تھا، بھاگ جاؤ۔۔۔ کیونکہ میں تمہاری زندگی عزاب کر دونگا، نا جی سکو گی،،، نا مر سکو گی۔۔۔ تمہارا کوئی بھی رویہ مجھے موم نہیں بنا سکتا، کہ مردوں میں زندگی نہیں ہوتی صامن شاہ۔۔۔۔

جیسے ہی شیر دل نے اسے چھوڑا وہ بیڈ پر چت گری۔۔۔ شیر دل نے پلٹ کر اسے دیکھا تو جو دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے سسک پڑی تھی۔۔۔

ارصم شاہ سارا سارا دن گھر سے باہر رہنے لگا تھا، کہ اسکا دل ہی کہیں سکون نہیں لینے دیتا تھا، اسکا دل اور دماغ سلیٹ کی مانند صاف تھا، مگر اس دن قید میں ملنے والی وہ تصاویر اسکا چین اور قرار ختم کر چکی تھیں۔۔۔اسے اتنا یاد تھا کہ جس دن سیلاب آیا تھا، اس سے کچھ گھڑیوں پہلے شیر دل کے کہنے پر وہ امل کو لینے کے لیے ایئرپورٹ اسلام آباد پہنچا تھا، جیسے ہی اسے لیکر وہ ایئرپورٹ سے باہر آیا تو اسکی گاڑی غائب تھی، مجبوراً اسے ٹیکسی کو آواز دی تھی، جیسے ہی وہ ٹیکسی میں بیٹھا، کان کے نیچے سوئی چبھنے پر وہ مڑ کر دیکھنا چاہتا تھا مگر اسکی بند ہوتی آنکھوں نے اسے اتنی مہلت ہی نہیں دی تھی۔۔۔گھر میں اسکے یہاں آنے کا کسی کو علم نہیں تھا، اور پھر اسکے ساتھ کیا ہوا۔۔۔پھر وہ امل کے ساتھ اسکی تصاویر کیسی تھیں، ایسا کیا کیا گیا تھا اسکے ساتھ کہ اسے کچھ بھی یاد ہی نہیں تھا۔۔۔کہ امل اسکی چھوٹی بہنوں جیسی تھی، وہ اسے صامن شاہ یا آمن شاہ سے کہیں بھی ختلف نہیں لگتی تھی، پھر اتنی واہیات تصاویر کس نے کب اور کیسے بنائی تھیں اور کیوں۔۔۔اسی بات کا

www.novelsclubb.com

سراغ لگانے وہ کئی بار شیر دل سے ملنے کی کوشش کر چکا تھا مگر ہر بار اسکے گارڈز دھکے دیکر اسے وہاں سے جانے پر مجبور کر دیتے۔۔۔

ہر دن نئی مایوسی سے اسکا سامنا ہوتا تھا، جب سامنے سے بھاگتی آتی لڑکی پورے زور سے اس سے ٹکرائی تھی، اور وہ دونوں پورے قد سے زمین پر گرے تھے، وہ لڑکی تو بچ گئی تھی کہ وہ ارصم شاہ کے سینے پر ہی گری تھی جب کہ ارصم کا سر زمین سے زور سے ٹکرایا تھا، وہ کچھ دیر کے لیے تو ہوش وہواس سے بیگانہ ہو گیا تھا تبھی اس کے چہرے پر کوئی تھپڑ مار رہا تھا نیم بے ہوشی میں اسے ایسا محسوس ہوا تھا، جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولی تو اسکا سر کسی کی گود میں تھا، ارصم جی۔۔۔ آپ کو لگی تو نہیں نا۔۔۔ہاں۔۔۔۔وہ خود کو ہوش میں لا رہا تھا، تبھی وہ چمکتا ہوا چہرہ اس پر جھکا تھا، اور لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔ مم۔۔۔میں دیکھ رہی تھی آپکو چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔وہ کھڑا ہوا تو قدم بری طرح لڑکھڑا رہے تھے، مگر دماغ پر چوٹ لگنے سے دماغ کا سویا ہوا وہ حصہ جاگ گیا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا جو اتنے دن سے سن پڑا ہوا تھا، اسے وہ یاد آیا تھا جس کے لیے وہ امل سے ملنا چاہتا تھا، اسے یاد آیا کہ جب اسے ہوش آیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ان کے گنز کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے امل کے ہاتھ اور پاؤں سن پڑ گئے ہوئے تھے کافی دیر سے انہیں پنجوں کے بل بٹھا کر رکھا ہوا تھا، ارصم کے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے بندھے ہوئے تھے کہ گردن تک میں زوردار کھنچاؤ سے سامنے شہ رگ کی ہڈی واضح تھی۔۔۔۔

پیچھلے چھ گھنٹے چھ سال کی سزا جیسے تھے، امل کے دونوں بازوں کو کندھوں تک پیچھے لگے پائپ سے باندھا ہوا تھا وہ سانس بہت مشکل سے لے پا رہی تھی۔۔۔

زندگی کی ڈور اب ٹوٹی کہ تب والی فیلنگز تھیں

اب بتاؤ لڑکی وہ فلیش کہاں ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مم۔۔۔میرے پاس کوئی فلیش نہیں ہے۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ابھی الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے کہ

ایک زوردار تھپڑ سے اسکے منہ کا جبڑا تک ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔

خون نازک سے ہونٹ کا بند توڑ کر نکلا تھا۔۔۔

سس۔۔۔سر میرے پاس کوئی فلیش نہیں ہے میں سچ کہہ رہی ہوں وہ اپنے بہتے ہوئے خون کو تھوک بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کے لیے جھکنا پڑتا اور وہ بندھی ہوئی تھی۔۔۔

امل تمہیں پتہ ہے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔سامنے والے کی آنکھوں میں وحشت بربریت اور سفاکی خوبصورت خدوخال کے باوجود صاف نظر آرہی تھی۔۔وہ فلیش مجھے دے دو۔۔۔

سر میرا قصور کیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے پاس جو سامان تھا آپکے پاس ہے۔۔۔میں بے قصور ہوں۔۔۔۔

تو تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔۔اس نے ہلکا سا سر کو جھکایا۔۔۔۔وہ اپنے نوکیلے جوتوں سے کچی زمین پر لکیریں کھینچتا ہوا بول رہا تھا۔۔۔

اس سارے دورانیے میں ارصم پوری طرح بے ہوش نہیں تھا کہ اسے آس پاس کی کوئی خبر نہیں تھی اس کا سر بندھے ہونے کے باوجود ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا مگر وہ سن پا رہا تھا۔۔۔۔

یہ گالی دے کر ارصم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اسے کیسے جانتی ہو۔۔۔یہ مم۔۔۔مجھے لینے آیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں پتہ ہے کہ میں اب کیا کرونگا جو تم نے خواب میں بھی سوچا نہیں ہوگا۔۔۔۔

وہ ان کے پیچھے کھڑے اپنے سفید اوور آل میں ملبوس ڈاکٹر سے بولا ان کے ہاتھ پاؤں کھول دو لیکن اس سے پہلے انہیں انجیکشن دے دو اور انہیں تیار کرو۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ ہمارے لئے وہی کام کریں گے جنہیں یہ چھپانے کے لئے ہمارے لیے پھانسی کا پھندا لے

یہاں پاکستان بھاگ کر آئی ہے۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ پ۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ ہانپتے ہوئے وہ بول رہی تھی۔۔۔ وہ کیا کرنے والے تھے وہ جان گئی تھی

ارصم۔۔۔ ادا

ارصم اٹھیے نا۔۔۔۔ بھائی

ارصم بھائی۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ نو۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ظلم مت کریں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ یہ میرے بھائی ہیں۔۔۔۔

ظالمو۔۔۔ اللہ کے قہر سے ڈرو۔۔۔۔ وہ رو رو کر دہائی دیتی رہی تھی

آہ۔۔۔ ہا۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ چھوڑ دو مجھے

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ارصم کا دماغ سب کچھ سن رہا تھا مگر وہ حرکت کرنے سے پوری طرح قاصر تھا

میرے پاس کوئی فلیش نہیں ہے۔۔۔۔اللہ کی قسم۔۔۔۔

یہ میرا بھائی ہے۔۔۔۔۔پلیز مجھے اتنی بڑی سزا مت دیں میرے ادا کے ساتھ ہی۔۔۔۔اس کے آگے کے الفاظ وہ منہ میں ہی دبا گئی تھی۔۔۔۔

اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔۔

وہ اپنے آپ کو قینچی سے بچانے کے لیے پیچھے ہو رہی تھی مگر بندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہ بچ نہیں پا رہی تھی سر سے پاؤں تک تمام کپڑے نکال کر وہ افریکی عورت بھوکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی یہ ہی حال ارصم کا بھی کیا گیا تھا۔۔۔ جسے

شیر باز نے اسے لینے ائر پورٹ لینے بھیجا تھا ارصم شاہ شیر باز کا پرانا دوست تھا وہ کئی باران دونوں کے ساتھ لاہور سے گاؤں تک کا سفر کر چکی تھی اس لئے آج بھی شیر باز نے ارصم ادا کو اسے لینے بھیج دیا تھا کہ گاؤں کے حالات تیز بارشوں کی وجہ سے خراب تھے۔۔۔اور انہیں وہاں رکنا پڑا۔۔۔

بے ہوش ہونے کی وجہ سے بناء کسی زبردستی کہ وہ اپنا کام کرا نہیں چھوڑ کر باہر نکل گئے تھے۔۔۔وہ خود میں ہی سمٹ رہی تھی کہ آج تک ارصم شاہ کو اسکے بھائیوں کی طرح ہی مانتی رہی تھی وہ پانچ سال شیر باز سے چھوٹی تھی۔۔۔اور ارصم شاہ بھی شیر باز کا ہی ہم عمر ہونے کی وجہ سے ادا کی طرح ہی عزت کرتی تھی۔۔۔

جب ارصم ہوش میں آنا شروع ہوا تھا نیم بے ہوشی میں وہ اسے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور وہ زمین پھٹے اور اس میں سما جانے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔انجیکشن کا اثر ہونا شروع ہوا تھا اور ارصم دھیرے دھیرے آنکھیں کھول رہا تھا۔۔۔

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 7

پو پھوٹ چکی تھی، رات کا گہرا کالا اندھیرا صبح کی ایک لکیر نے نگل لیا تھا، مگر ان کی زندگی میں ابھی وہ رات باقی تھی ابھی صبح ہونا باقی تھا، شاہ میر دبے پاؤں بناء کوئی آہٹ کیئے کمرے سے نکل کر کچن میں آیا تھا، سر کا بھاری پن ہنوز تھا، جواب اسکی برداشت سے باہر ہو چکا تھا، کچن کے سنک میں کتنے ہی ٹھنڈے پانی کے چھپاکے اس نے منہ پر مارے تھے اور اندر کی آگ بجھانے کی ناکام کوشش کی مگر کئی دفعہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انسان بیرونی آگ کو پانی سے بجھا سکتے ہیں مگر اندر کی آگ کا حل پانی نہیں سکون ہوتا ہے،اور اسے اپنی زندگی میں سکون لانا تھا،اسے اپنی زندگی کو واپس اپنی ڈگر پر لانا تھا،اب اسے اپنے ساتھ ساتھ قرا تلعین کی لڑائی بھی لڑنی تھی،اور وہ لڑائی تھی اسکی اپنوں سے۔۔۔۔

وہ ابھی سے تھکنا نہیں چاہتا تھا کہ اس سے جڑے ہر رشتے کو اسکی ضرورت تھی۔۔۔۔چائے کا پانی کیٹل میں ڈال کر پلگ آن کرتے ہی وہ فریج سے بریڈ اور جام نکال کر سلائس بنانے لگا تھا،دس منٹ میں چائے کے ساتھ ناشتہ تیار کیے وہ ٹرے کے ساتھ واپس روم میں آیا،ٹرے کو میز پر رکھے وہ کھڑکی کی جانب آیا پردے ہٹاتے ہی صبح کی ٹھنڈی روشنی سے پورا کمرہ نہا گیا،اس نے سلائیڈز سائیڈ پر کی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اندر آتے ہی اپنے چہرے پہ محسوس کرنے لگا،جو اسکو کافی بھلے لگ رہے تھے،پرندوں کے اڑتے ہوئے غول چڑیوں کی چوں چوں سے ہر طرف مدھم سا شور تھا،سورج ہلکا نارنجی اپنی گرم گرم روشنی سے

ابھی ان کے ٹریس کے نیچے ہی تھا، بادلوں کی سفید سفید بدلیوں کو ہوا اپنے ساتھ اڑائے لیئے جارہی تھی،

شاہ میر مڑتے ہی عینی کی جانب آیا۔۔۔جو بے خبر اپنے ہر غم سے آزاد نیند کی وادیوں میں گم ہر پریشانی سے دور کہیں سکون میں تھی مگر یہ سکون شاہ میر کو اسے نیند میں ہی نہیں جاگتے ہوئے بھی اسکی زندگی میں واپس لانا تھا۔۔۔

عینی۔۔۔۔

چہرے پہ آئے ہوئے بالوں کی چند لٹوں کو شامیر نے ہٹایا تو بے ریا شفاف چہرہ اسکی نظروں کے حصار میں تھا،۔۔۔

بس آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے اور پپڑی زدہ سوکھے ہونٹ اسکی تکلیف کے غماز تھے، عینی اٹھو۔۔۔۔

شاہ میر نے ہولے سے پھر پکارا تو عینی نے آہستگی سے آنکھیں کھول دی۔۔۔

دیکھو۔۔۔کتنا پیاری صبح ہے۔۔۔۔

تمہیں تو جلدی اٹھنے کی عادت تھی ہمیشہ۔۔۔۔اب کیا دیر تک سونا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ہمم

وہ پیار اسے کا ماتھا سہلا رہا تھا،اور دیکھو میں نے ناشتہ بھی بنالیا۔۔۔یہ صرف آج کے لیے تھا شادی کے بعد مجھ سے بنوانے مت بیٹھ جانا کیونکہ مجھے تمہیں ایسی کوئی عادت نہیں ڈالنی۔۔۔۔۔

وہ اسے اٹھا کر بٹھا رہا تھا۔۔۔۔

میر۔۔۔۔۔عینی نے زیر لب اسکا نام لیا

www.novelsclubb.com

جی میر کی جان۔۔۔۔۔مجھے ناشتہ نہیں کرنا۔۔۔۔۔ے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارے بھئی کیوں نہیں کرنا۔۔۔ دیکھو ڈائٹ شائٹ کا سوچنا بھی نہیں کیونکہ مجھے دبلی پتلی لڑکیاں اچھی نہیں لگتیں، سوکھی تیلے جیسی لگتا ہی نہیں کہ کوئی انسانی مخلوق ہیں۔۔۔۔۔

عینی کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری دیکھ کر وہ ٹیبل کی جانب گیا۔۔۔ جلدی کرو بھئی اب انتظار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

اب یہ مکھڑا دھو کر آؤ۔۔۔۔۔۔ بھوک سے مارے ہوئے چوہے بیدار ہو چکے ناچ ناچ کے پاگل نا کر دیں۔۔۔۔اب آ بھی جاؤ۔۔۔۔این۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔آ

www.novelsclubb.com

آ رہی ہوں۔۔۔ دو منٹ۔۔۔۔۔

پورے پانچ منٹ ہو گئے تمہیں۔۔۔ وہ بسورا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ گیلے چہرے کے ساتھ میر کی بغل کی طرف آکر بیٹھ گئی،اور اپنا گیلا چہرا میر کی آستین سے رگڑ ڈالا۔۔۔۔میر نے اپنا بازو گھما کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔۔۔

اور الٹے ہاتھ سے اسکا چہرا اونچا کیا جہاں سرخ ڈورے دیکھ کر دماغ کی نسیں تن گئی مگر بولا وہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔لو۔۔۔۔ناشتہ کرو۔۔۔۔میر نے اسکے ہونٹوں سے سلائس کا پیس لگایا تو وہ منہ موڑ گئی۔۔۔۔دل نہیں چاہ رہا میر۔۔۔۔

دل نہیں کر رہا تب بھی۔۔۔۔میرے لیے تمہیں اپنا خیال رکھنا ہوگا۔۔۔۔نہیں کر سکتی میر یہ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔

مجھ سے نگلنے نہیں ہوتا اس نے سلائس سائڈ پر کیا

یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔وہ دکھی ہوا تھا

www.novelsclubb.com

ہے مشکل میر۔۔۔۔میں زندہ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔۔مجھ سے یہ آگ کا دریا پار نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔کہ اسکے شعلے میرے وجود کے ساتھ روح کو بھی کھا گئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی تو ساتھ ہی میر بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔۔عینی۔۔۔۔بازو سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا اسے

جب میں ہوں تمہارے پاس پھر کیوں نہیں کیا کوئی تسلی بھرا لفظ تمہارے زخموں کا مرہم نہیں بن سکتا؟؟؟؟

کیا تمہارے دکھ کا کوئی مداوہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔تمہارے دل میں میرے لیے اتنا بھی یقین باقی نہیں عینی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں کیا لگتا ہے کہ کہہ دینے سے زخم سل جاتے ہیں۔۔۔۔نہیں وقت لگتا ہے ان لمحوں سے نکلنے کے لیے جو آپکی پوری زندگی کھا جاتے ہیں وہ لمحے بہت مختصر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سہی مگر انکا اثر ہمیشہ دیرپا ہی ہوتا ہے،دل کی بات مت کرو میر کہ صرف زندہ رہنے کا محرک ہے یہ بس اس میں سے اب کوئی آواز کوئی صدا نہیں آتی ہے۔۔۔۔

بہت مشکل سے اپنے وجود میں کسی اور کی دھڑکنوں کو برداشت کر رہی ہوں ایسے وجود کی دھڑکنیں جوان چاہا ہے مگر میرے اندر پنپ رہا ہے۔۔۔۔

میں جی نہیں پاؤں گی میر۔۔۔۔میں سو نہیں پاتی اب کہ لگتا کوئی بہت بڑا سانپ ہے جو میرے اوپر ہے جو مجھے سانس نہیں لینے دیتا،ایسا لگتا

کہ وہ میرے ارد گرد کنڈلی مارے ہوئے ہے،میرا ہر راستہ بند کیئے ہوئے ہے،

مسلسل ازیت ہی ازیت ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میر مجھے اس ازیت سے آزادی دلا دو۔۔۔۔میں اسے دنیا میں نہیں لا سکتی۔۔۔۔

میں اسکا وجود اب نہیں سہہ پا رہی جب میری آنکھوں کے سامنے اسکا زندہ جیتا جاگتا وجود ہو گا میں کیسے برداشت کر پاؤں گی؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میر۔۔۔میر مجھے ماردو۔۔۔مجھے کوئی زہر لادو کہ یہ گناہ گناہ وجود مٹی کے ساتھ مٹی ہو جائے کہ اب جینے کی ہر آرزو ختم ہوگئی ہے ناتم اسے اپنا سکو گے ناہی میں، تم مجھے بھی اسکے ساتھ ماردو گلا گھونٹ دو میرا۔۔۔میر۔۔۔مار ڈالو مجھے۔۔۔میں تمہاری عزت کی حفاظت نا کر سکی۔۔۔تمہاری محبت سے بنائے ہوئے پندار کو توڑ دیا انہوں نے میر۔۔۔میں تم سے شرمندہ ہوں۔۔۔۔خود سے شرمندہ ہوں۔۔۔وہ میر کے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔۔نہیں جینا مجھے ایسی زندگی جس میں عزت نا ہو۔۔۔۔

وہ زمین پر دوزانو میر کے قدموں میں بیٹھ گئی ہاتھ اب بھی میر کے ہاتھوں میں تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس کرو عینی۔۔۔۔۔۔بس کرو۔۔۔مت رواتنا۔۔۔وہ برداشت کی انتہا پر تھا

میر نے اسے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔ادھر دیکھو۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔۔عینی۔۔۔عینی اپنے سارے غم ساری تکلیفیں مجھے دے دو۔۔۔۔تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔۔تمہارا میر تمہیں اکیلا کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

اس بات کا یقین رکھنا کہ تمہارا کھویا ہوا وقار اور عزت میر تمہیں واپس ضرور دلوائے گا، یہ شاہ میر سکندر تم سے وعدہ کرتا ہے کہ

تمہارے گناہگاروں کے پاؤں کے نیچے زمین اتنی تنگ کر دے گا کہ انہیں مجھ سے ۔۔۔۔۔۔میرے قہر سے پناہ لینے کے لیے قبر کی مٹی اوڑھنی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

اور قسم اس پیدا کرنے والی زات کی تمہارا شاہ میر انہیں دنیا کے لیے عبرت بنا دے گا۔۔۔۔۔۔اب سے ہر وہ عزت کا رکھوالا جو اپنی عزت کو غلط نگاہ سے دیکھے گا وہ ان کے انجام سے سبق ضرور سیکھے گا کہ عزت کے لٹیروں کے لیے کوئی معافی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ عینی کو اپنے بازؤوں کے حلقے میں لیے بیڈ کی جانب آیا تھا۔۔۔۔

رات کے پچھلے پہر گاڑی اونچے نیچے راستوں پہ بھاگتی چلی جا رہی تھی۔۔۔دور گیدڑوں کے چلانے کی آوازیں ماحول کو اور وحشت ناک بنا رہی تھیں،وہ گاڑی کی سب سے آخری سیٹ پر دم سادھے سمٹی ہوئی تھی کہ جوں جوں پہاڑی علاقہ شروع ہو رہا تھا سردی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا،انہیں اسلام آباد سے نکلے چھ گھنٹے ہو چکے تھے،وہ ہری پور کے لیے تیار ہوئی تھی کہ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں وہ پہنچ جائیں گے کی شیر دل کا آبائی گاؤں وہی تھا یا شاید اسے ایسا لگا تھا مگر راستہ شاید کہیں اور کا تھا تبھی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا،اونچے نیچے گول گول گھومتے راستے انجانی منزل کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔گاڑی میں ان کے علاوہ امل اور شیر دل کی دو چچازاد بہنیں ڈرائیور اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیر دل تھے۔۔۔۔امل اور وہ تینوں کب کی سو چکی تھیں۔۔۔اب وہ اپنی بے وقوفی پر جتنا ہو سکتا تھا پچھتا رہی تھی کہ نکلنے سے پہلے وہ

ایک نظر ان پہ بھی ڈال لیتی جو پوری طرح پیک ہوئے ہوئے گہری نیند سو رہی تھیں، وہ اس طویل سفر کی عادی تھیں شاید تبھی اتنی ٹھنڈ میں وہ خاصی میٹھی نیند میں تھیں، چھ گھنٹے سے شیر دل ڈرائیو کر رہا تھا اور ڈرائیور تب سے گہری نیند میں خراٹے لیتا سو چکا تھا، اب یہ پتہ نہیں ایسا کیوں تھا۔۔

سردی کی شدت کافی حد تک بڑھ چکی تھی گاڑی کا ہیٹر بھی اسے کم نہیں کر پا رہا تھا، صامن شاہ کے بجتے ہوئے دانت اب اس سے کنٹرول نہیں ہو پا رہے تھے، پاؤں سن ہو چکے تھے ہاتھوں کو رگڑنے سے بھی گرماہٹ کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

لگتا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں پوری طرح فریز ہو چکے ہوں، تبھی ایک جگہ پر گاڑی کے ٹائر چرچرائے اور گاڑی ایک زوردار بریک سے رک گئی۔۔۔۔سب جو نیند میں

گم تھیں ان کے سر سامنے سیٹ سے ٹکراتے ٹکراتے بچے تھے۔۔۔۔۔ مگر وجود کی بھاری تھیں اور خود ایک دوسرے سے چپک کر بیٹھنے سے انکی بچت ہو گئ

مگر صامن شاہ الٹ کر آگے والی سیٹ پر گری کی وہ ایک تو سیٹ پر اکیلی تھی کہ کسی نے اسے پکڑا نہیں تھا اور دوسرا اسکا بے حد کم وزن کہ پتلی سی جرسی پہنے ہوئے تھی نا تو اسکے پاس کوئی کمبل تھا نا ہی گرم چادر وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور سیدھا صامعہ اور نامعہ کے درمیان میں گری تھی۔۔۔

جب تک وہ سنبھلتی شیر دل اور ڈرائیور باہر نکل کر گاڑی کے ٹائر چیک کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ارے بھابھی چوٹ تو نہیں لگی نامعہ نے اسکا سر جو چھت سے ٹکرایا تھا ہلکے سے دباتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ناں۔۔۔۔ نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ صامن

شاہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہوئے سے لگے ایک دم سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں دس منٹ لگے تھے یا اس سے کم گاڑی کا ٹائر بدلا جا چکا تھا اور ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی صامن شاہ نے شیر دل کو پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے دیکھا، فان کلر کی بڑی سی چادر کو وہ اچھی طرح لپیٹے ہوئے تھا، وہ ڈر کے کھڑکی کے مزید نزدیک ہو گئی کہ زرا سی بھی غلطی ہوئی نہیں کہ وہ بناء لحاظ کیے دھنک کے رکھ دیتا اسی خیال سے وہ مزید خود میں سمٹ گئی۔۔۔

گاڑی اب چونکہ ڈرائیور چلا رہا تھا تو اب شیر دل آنکھیں موندے سر کو سیٹ کی پشت سے ٹکائے ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے سونے کی کوشش کر رہا تھا گھپ اندھیرے میں اسے سگریٹ کا نارنجی چمکتا ہوا شعلہ ہی نظر آ رہا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے پھر سے غنودگی ہونے لگی، اور دانت بجنے کی آوازوں میں شدت آتی جارہی تھی وہ خود کو چاہ کر بھی روک نہیں پارہی تھی لگتا تھا کہ وہ ایسے ہی فریز ہو جائے گی اور ایسے ہی اسکی موت واقع ہو جائے گی۔۔۔۔

مگر پھر جانے کیا ہوا کہ شیر دل نے ایک ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی چادر میں کھینچ لیا وہ بڑی سی چادر میں پوری طرح سے چھپ گئی

شیر دل کے کلون کے ساتھ سگریٹ کی خوشبو اسکی نتھوں میں گھسی تھی جسے ایک لمبی سانس کے ساتھ وہ اپنے اندر اتار گئی تھی ذرا سی گرمائش ملتے ہی وہ بے سدھ ہوئی اور پھر اسے ارد گرد کی کوئی خبر نہیں رہی کہ کب اور کتنے گھنٹے بعد وہ لوگ حویلی پہنچے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہنوز شیر دل کی چادر میں تھی مگر وہ کب اتر کر گیا اسے خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ وہی چادر اپنے ارد گرد لپیٹے نیچے اتری تو سامنے کافی سارے لوگ کھڑے تھے جن میں بی جان تھیں (شیر دل کی دادی) شیر دل کے گلے سے لگے آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔وہ ہولے ہولے دادی کا سر تھپک رہا تھا۔۔۔۔وہ کوئی گلہ کر رہی تھیں جس کا وہ ہولے ہولے انہیں جواب دے رہا تھا اسکے گھنی مونچھوں تلے ملتے لب مگر وہ اس زبان سے قطعی ناواقف تھی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، تبھی دادی کے ساتھ کچھ عورتوں نے اسے بھی گھیرے میں لیا اور ساتھ لیے برآمدے کی جانب بڑھیں، جہاں دادی نے اسکا ماتھ چوم کر ڈھیروں دعائیں دی تھیں، امل اپنے حواس میں تھی۔۔۔کہ نہیں۔۔۔مگر خاموشی سے وہاں کھڑی تھی اور انہیں دیکھ رہی تھی، وہ کافی پرسکون اور خوش لگ رہی تھی، دادی کے ساتھ وہ سب مل چکے تھے جب صامن آگے آکر انہیں سلام کیا تھا، اور انہوں نے ماتھا چوم کر اسے دعائیں دی تھیں، سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ کمرے کے درمیان میں کھڑی کمرے کے چاروں اطراف نظریں گھما کر دیکھ رہی تھی بڑا سا پلنگ جس کی ٹیک چھت تک لکڑی سے بنی ہوئی تھی،اور موٹی تہہ دار چادر بچھی ہوئی تھیں دو کمبل جوڑ کر ایک کیا گیا تھا،اور بیڈ پر تین طرح کے مختلف تکیے جن میں کشنز گاؤ تکیے سب ترتیب وار رکھے ہوئے تھے،سامنے بڑی سی لکڑی کی الماری جس کے وسط میں لگی ہوئی ایل ای ڈی،میروں دبیز پردے، یہاں پر ابھی تک اسے وہی شاہانہ انداز نظر آیا جو اسکے اس گھر کا تھا مگر یہاں ایک چیز کا استعمال وافر تھا لکڑی کا، باہر سے بڑے بڑے پتھروں کی گرے اور سفید امتزاج کی عمارت اندر سے مکمل طور پر کسی پرانے لکڑی کے منقش کاریگری کا منہ بولتا شاہکار تھے،اسکا اپنا کمرہ خاصا بڑا اور کھلا تھا مگر کافی کوزی تھا کہ سینٹرل ہیٹنگ سسٹم کی وجہ سے ہی وہ یہ ٹھنڈ برداشت کر پا رہی تھی،۔۔۔ورنہ تو ہڈیوں میں گھستی چبھتی ہوئی سردی شدید نمونیہ کروا سکتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

باتھ روم کو تلاشتی اسکی نظریں دروازے تک گئی، دروازہ کھلا ہوا تھا ایک لمبی سی راہداری تھی جس میں اوپن کپ بورڈ تھا بے شمار سوٹ، شلوار سوٹ ایک سے بڑھ کر ایک کلر سکیم تھی، جیکٹس اور لیدر شوز ایک لائن سے لگے ہوئے تھے، شال الگ خانے میں سلیقے سے ٹنگی ہوئی تھی، ہلکی پیلے رنگ کے بلب ان پر پڑ رہے تھے، ایسا لگتا کہ وہ صرف اسی ایک خانے کے لیئے تھے جس میں وہ لگے ہوئے تھے روشنی کی ہلکی سی بھی کرن ان سے باہر نہیں نکل رہی تھی، وہ دھیرے سے چلتی ہوئی سامنے کی جانب آئی جہاں باتھ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا، بڑا سا باتھ روم جس کی دیوار کے ساتھ رکھا ہوا بڑا سا ٹب، اسی دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی کینڈلز جو اسکا تاثر ہی بدل کر رکھ دیتی، لکڑی رنگ کا بڑا سا واش بیسن جس کا نل بھی باریک سا پائپ تھا، وہ حیران بھی ہو رہی تھی اور متاثر بھی کہ ابھی تو صرف ایک کمرے میں ہی وہ آئی تھی، تو لگتا کہ دنیا کی بہترین جگہ لگ رہی تھی اگر اس محل کے باقی کونوں کو دیکھے گی تو اسکا کیا حال ہو گا۔۔۔ ملازمہ بیگ رکھ کر جا چکی تھی،

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بیگ کھول کر کپڑے نکال کر فریش ہونے چل دی، نیم گرم پانی سے نہا کر وہ خود کا خاصا ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی بالوں کو سکھانے کے لیے وہ تولیے سے رگڑ رہی تھی جب شیر دل اندر آیا تھا، صامن نے مڑ کر اسے دیکھا، جو ایک نظر کمرے پر اور ایک اس پر ڈال کر فریش ہونے چل دیا، سنیے۔۔۔ مم۔۔۔میں کپڑے نکال دوں۔۔۔۔۔

شیر دل نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔اور کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا۔۔۔۔۔مگر کہا کچھ نہیں اور خاموشی سے سائیڈ پر ہو کر اسے اندر جانے کا راستہ دیا۔۔۔اور خود باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔صامن شاہ نے بلیک سوٹ نکالا، آزار بند ڈال کر اسے تیار کیا اور وہاں ہینگ کر دیا، بیڈ پر موزوں کا جوڑا، اور جوتوں کا پالش زدہ جوڑا بیڈ کے پاس نیچے رکھ کر خود بالوں کو سنوارنے لگی۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں ملازمہ کھانے کے لیے بلانے آگئی تھی۔۔۔وہ موٹی

www.novelsclubb.com

سی جرسی پہنے شال لپیٹے ہوئے تھی مگر بال ابھی تک گیلے تھے،ان سے پانی ٹپک رہا تھا،شیر دل جلدی جلدی تیار ہو رہا تھا، تبھی دراز میں سے ڈرائیر نکال کر بال خشک کیے ۔ تبھی صامن شاہ کو پتہ چلا کہ ڈرائیر دراز میں کہاں پڑی تھی شیر دل

بناءاس سے بات کیئے وہ باہر نکل گیا،وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکی، کہ وہ راستوں سے انجان تھی وہ کافی راہداریوں سے ہوتے ہوئے بڑے سے روم میں داخل ہوئے جہاں زمین پر دبیز قالین اور گاؤتکیے دیواروں کے ساتھ ساتھ لگائے گئے تھے بیٹھنے کی جگہ پر بڑے بڑے گدے تھےاور درمیان میں جلتاہوالکڑیوں کا بڑاسا آلاؤدان جس میں لکڑی کے چٹخنے کی آواز تو تھی مگر شعلہ باہر نہیں نکل رہاتھاکہ اسکی سیٹنگ ایسی تھی کہ وہ کھلاہوالگتامگر دراصل غور کرنے پراسکے گرد باریک سا شیشہ تھاوہ مبہوت ہوئی اس جگہ کو دیکھ ہی تھی دیواروں پر کوئی کسی قسم کارنگ و روغن یاپلستر نہیں تھابلکہ لکڑیوں کی ہی موٹی سی پلائی تھی جس پر سامنے کی جانب چیتے کی کھال لٹکی ہوئی تھیاور دوسری تمام دیواریں کسی بھی زیبائش کے بناء

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھیں، شیر دل ایک طرف کونے میں بیٹھ گیا،اور وہ اسکی بائیں جانب خاموشی سے بیٹھ گئی، گھر کے سب لوگ ایک ایک کر کے آتے جا رہے تھے، دادی ماں کے لیئے رنگین پایوں والا بڑا سا پیڑھا دھرا تھا، جہاں وہ لاٹھی سے چلتی ہوئی آئیں دستر خوان سے تو شیر دل نے انکی لاٹھی لے کر سائیڈ پر کر کے خود انہیں تھام کر پیڑے پر بٹھایا تھا،

اور واپس اپنی جگہ پر اسکے نزدیک بیٹھ گیا، کھانا سروو ہونے سے پہلے

دادی ماں نے اپنی زبان میں اسکا تعارف سب سے کروایا تھا، وہ سب سے سلام لے رہی تھی، اور سب خاموشی سے سر ہلا کر اپنی توجہ دوسری جانب کر لی تھی، دو تو وہ کزنز تھیں جو ان کے ساتھ یہاں آئی تھیں، انکے شوہر اور بچے ساتھ امل اور چچا کی دونوں چھوٹی بیٹیاں بینا گل، اور کلثوم گل تھیں، وہ سب کے علاوہ وہاں شیر باز بھی موجود تھا، صامن شاہ نے اسے ایک نظر میں پہچان لیا تھا، اس ایک مہینے میں جب ان پر اتنا سب گزر گیا اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا، اور وہ بڑی ہوئی شیو ولال

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سرخ انکھوں پر پلکیں گرائے قالین کی سطح ناخن سے کھرچ رہا تھا،اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر اسکی جانب نہیں دیکھا تھا،جس کے سر پر اس نے ہاتھ دھر کر اسے اپنی بہن کا سا درجہ دیا تھا،صامن شاہ کو اس ایک لمحے میں بہت کچھ یاد آ گیا تھا،بہت سے آنسو حلق سے نیچے اتر گئے تھے،وہ آنسو جو آنکھوں سے بہہ جائیں وہ صبر دے دیتے ہیں اور وہ جو حلق سے نیچے اترتے وہ سینے کا ناسور بن جاتے ہیں۔۔۔۔

کھانا کب کیسے ختم ہوا سے احساس بھی نا ہو سکا تھا،سب چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر جا چکے تھے،امل شہر کی نسبت یہاں کافی پر سکون اور خوش لگ رہی تھی،مگر اپنے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر وہ خود کا منہ چادر سے ڈھانپ لیتی۔۔۔صامن شاہ نے محسوس کیا کہ ایک بار بھی دونوں بھائیوں نے بھی اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اوچیکے سے وہاں سے اٹھ کر نکل گئے تھے۔۔۔۔سب کے جانے کے بعد دادی ماں نے انہیں اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہلا۔۔۔وہ نحیف سے ہاتھ سے اسے بلا رہی تھیں صامن شاہ ان کے گھٹنے کے پاس لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔آنکھوں میں سمندر لیے وہ اسے اپنی گود میں لے تھپک رہی تھیں۔سب کے سامنے وہ گلگتی بول رہی تھیں مگر اب۔۔۔وہ شُشستہ اردو بول رہی تھیں بچے وقت کی اچھی بات ایک ہی ہے کہ گزر جاتا ہے، یہ بھی گزر جائے گا، ابھی تمہیں کسی نے یہاں قبول نہیں کیا، مگر تم ہماری بہو ہو، اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔یہ وقت بہت کٹھن سہی کسی کا بھی ساتھ تمہارے ساتھ نا سہی مگر میں ہمیشہ اپنی بیٹی کا ساتھ دو نگی۔۔۔۔

بس اپنا وقار بنا کر رکھنا۔۔۔کہ شیر دل کو باوقار لوگ بہت اچھے لگتے ہیں، وہ شروع سے ہی بہت سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا، اور اب تو جبسے امل کے ساتھ وہ واقعہ ہوا وہ اور خاموش اور سنجیدہ ہو گیا ہے، مجھے یقین ہے کہ تم اسے مسکرانا سکھا ہی دو گی۔۔۔۔

کافی دیر تک وہ اسکا سر تھپک تھپک کر تسلیوں کا امرت اسے پلاتی رہی تھیں، اور وہ ان نرم گرم آغوش میں اپنی اماں کی مہک کو تلاش کرتی رہی تھی۔۔۔

جب تک وہ واپس کمرے میں آئی شیر دل لحاف اوڑھے منہ دوسری جانب کیئے گہری نیند میں تھا، وہ بیڈ کی ایک جانب ٹک گئی، اس خاموش محل میں ایک آواز تک نا تھی، کہ ہلکا سا شور بھی شاید اسے تسلی دیتا، اسکے اندر کا شور بڑھتا جا رہا تھا، اور گلے میں لگا ہوا آنسوؤں کا وہ پھندا تمام بندھ توڑ کر بہہ نکلا تھا، مگر اسکی آواز منہ پہ رکھی شال کے نیچے دب گئی تھی، جیسے وہ اپنے بھائی کے کردہ گناہ کے بوجھ کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبر بڑا دشوار طلب۔۔۔۔چاہ بڑی کافر پسند

وہ آتے آتے آتا ہے۔۔۔۔یہ ہوتے ہوتے ہوتی ہے۔۔۔

ارغم شاہ کے سمسٹرز ہو چکے تھے، یونیورسٹی سے فراغت کے بعد کئی سٹوڈنٹس اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے، جو واپس نہیں گئے تھے وہ ٹرپ پلان کر رہے تھے، کہ ناران کاغان اور ناردرن ایریاز کا ایک چکر لگایا جائے کہ پڑھائی کے بعد دماغ کو فریش کیا جا سکے، یا کچھ ایسی یادیں بنائی جائیں جو اس وقت کے بعد ایک سہانا خواب بن کر تا حیات ساتھ رہ سکیں، وہ گھر نہیں جانا چاہتا تھا، کہ اسکے ماں باپ نے جو زیادتی اسکی بہن سے کی تھی وہ ان سے پوری طرح بد ظن ہو چکا تھا۔۔۔

صامن شاہ کی یاد اسے بے طرح ستاتی تھی، بہن نے ماں بن کر چاہ لاڈ اٹھائے تھے، اب جانے کن حالاتوں میں تھی، کہ عورت کا گھر اور مقام سسرال میں تبھی بنتا ہے جب میکہ کی طرف سے ٹھنڈی ہوائیں آتی رہیں، اور صامن شاہ کا میکہ اسکی قبر بنا چکا تھا۔۔۔

ابھی اسکی چھوٹی بہن آمن شاہ کو وہ خود سے بہت قریب کر چکا تھا، دن میں کئی بار فون کر کے وہ اسکی خیر و آفیت پوچھتا تھا، کہ اسے لگتا کہ وہ ایک سے محروم ہو چکا ہے دوسری کو کھونے کا ڈر دن بدن اسکے اندر زور پکڑتا جا رہا تھا، وہ واپس جانا بھی چاہتا اور نہیں بھی۔۔۔

اسی کشمکش میں مہینہ گزر چکا تھا، ارصم شاہ کا فون بھی وہ ریسیو کرنا چھوڑ چکا تھا، کالے پانیوں کی سزا اسی کی وجہ سے اسے ملی تھی، کہ شیر دل اسے بیسٹ فرینڈ کا بھائی تھا، نا وہ اسکا دوست ہوتا نا ہی وہ شیر دل سے ملکر اتنا بڑا قدم اٹھاتی۔۔۔ وہ ہر پل غصے کی آگ میں خود کو جلتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ٹرپ پہ جانے کے لیے پوری بس تیار ہو چکی تھی، شام کو انہیں نکلنا تھا، اور وہ پوری تیاری کے ساتھ وہاں سے نکلا تھا، جاڑے کی سردی تو پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی، وہاں تو شدید برف باری ہو رہی تھی، موٹی جیکٹس کمبل، ٹینٹ ہر چیز کی تیاری چھ چھ لڑکوں کے گروپس میں ہوئی تھی، وہ سب شام کو بیٹھے تھے،

گروپ میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں، وہ سب ہلا گلا کرتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہوئے تھے۔۔۔

اسلام آباد کے لوگ خاموش طبیعت، اور خاموشی پسند لوگ جن کے گھروں کی دیواریں چار فٹ کی ہو کر بھی آس پاس سے انجان تھے، کہ ایک آواز تک نا تھی، انہیں دنوں کی سردیوں کی صبح ویران اور شامیں اداس سی تھیں، آس پاس خاموشی کا بے طرح راج تھا، اور وہ خود کب کا خاموش ہو چکا تھا، اماں ابا اپنے کمرے میں محدود ہو کر رہ گئے تھے، صرف کھانے کے ٹائم باہر آتے، آمن شاہ پوری طرح گھر کی زمہ داریوں میں مگن تھی، دونوں بھابیاں اپنی اپنی فیملی کے ساتھ شہر شہر ٹریول کرتی رہتی تھیں، مگر جب بھی آتیں صامن شاہ کے کردار کو رگیدتی ضرور تب آمن شاہ اور محتاط رہتی کہ چھوٹی سی غلطی بھی اسے اور اماں ابا کو بھاری پڑ سکتی تھی، کہ وہ پہلے ہی شرمندہ رہتے، گھر میں دعوتوں کے سلسلے اکثر چلتے تو وہ ہر طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پیش پیش رہتی کہ کہیں بھائیوں کے ماتھے پہ کوئی شکن نا آجائے،اور وہ زمہ داری کا طعنہ ہی نا مار دیں۔۔۔۔اکیلے ماں باپ دس بچوں کو پال لیتے ہیں دس بچے مل کے بھی دو ماں باپ کو نہیں پال سکتے۔۔۔۔

سکون صرف اس بات کا تھا کہ ارصم شاہ نے کپڑے کا کاروبار شروع کر لیا تھا کہ وہ مزید کسی پہ بوجھ نا بن سکے،اور آمن شاہ اس کی فیکٹری میں بننے والے ڈیزائن خود تیار کرتی یوں وہ دونوں بہن بھائی کافی مگن اور مصروف ہو چکے تھے،اور کسی طور پہ وہ اپنا زہن بٹا سکے تھے،انہیں دنوں انہیں سلمان شاہ سے چھوٹے قمر شاہ اور رحمان شاہ کی شادی کی تقریب تھی جہاں سب گھر والوں کو مدعو کیا گیا تھا،اماں ابا نے سب کو جانے کو بولا تھا تو گھر میں اسی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں،شادی سے ایک ہفتہ پہلے وہاں جانا تھا مگر وہ ان سب کے ساتھ جانا نہیں چاہتا تھا آمن شاہ کے بے حد اصرار پر وہ شادی کے دن پہنچنے کا وعدہ کر بیٹھا تھا،دونوں بھابیاں بچے اماں ابا سب اپنی گاڑی میں اسلام آباد سے ملتان جانے کے لیے نکلنے والے تھے،جاڑے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے دنوں میں شدید دھند نے ہر طرف گھیراؤ کیا ہوا تھا، سارے بچوں کو جرسیوں اور دستانوں کے ساتھ مکمل طور پر پیک کیا گیا تھا۔۔۔ عورتیں بھی گرم شالز میں لپٹی ہوئی تھیں کہ اتنے جاڑے میں دن رکھنے کی کیا ضروت تھی، انہی ساری باتوں میں وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوا اور وہ لوگ چودہ گھنٹے کا سفر کر کے ملتان پہنچ گئے تھے۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 8

تم میری بہن سے بات کرتی ہوئی مجھے نظر نا آؤ، تمہارا سایہ بھی میں اس پر برداشت نہیں کرونگا،

سمجھی،؟؟؟

وہ حلق کے بل اس پر غرایا تھا، صامن شاہ یک لخت کانپ کر رہ گئی تھی،

جج جی۔۔۔ شیر دل کے ہاتھ میں اسکا جبڑا تھا جسے وہ اتنے زور سے دبوچے ہوئے تھا کہ صامن شاہ کا پورا وزن تھام رکھا تھا، اگر وہ اسکو چھوڑتا تو وہ سیدھی بالکونی سے باہر گرتی،

سمجھی۔۔۔ کہ نہیں، بس سمجھ گئی، دور رہنا اس سے اسی میں تمہاری بھلائی ہے،

وہ اسے پیچھے کی طرف دھکیل کر خود بیڈ پر بیٹھ گیا، گھر میں شادی کی تیاریاں ہونی شروع ہو چکی ہیں میں نہیں چاہتا کہ کسی کی سامنے میں تمہاری عزت اتار کر رکھ دوں تو تمہیں خود بچنا ہو گا اگر سر اٹھا کر یہاں رہنا ہے تمہیں تو۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جو اپنا سانس بحال کرنے کو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی آنکھوں میں چھائی دھند کے پار اس نے اپنے مجازی خدا کو دیکھا، دفع ہو جاؤ اب میری نظروں کے سامنے سے، اپنی منحوس شکل گم کرو، لائٹ بند کرو سونا ہے مجھے، وہ خود پر کمبل لیتے ہوئے آنکھیں موند گیا، صامن شاہ نے پھرتی سے بتیاں بجھا دی تھیں، اور خود وہ چینجنگ روم میں دبے پاؤں آئی اور بے آواز رونے لگی،

کیا کیا درد تھے جو گرم گرم سیال پانی قطروں کے ساتھ بہے جاتے تھے، کس کس کی یاد نے بے حال نہیں کیا تھا اسے، اتنے دنوں میں وہ کتنی بار کتنی موت مری تھی، اتنی زلت، وہ کیسے برداشت کرتی جس نے ہر طرف سے عزت ہی پائی تھی، کیسی قسمت تھی نا،

www.novelsclubb.com

امل کو کھانا دینے ہی تو گئی تھی، امل کو کتنا بلانے کی کوشش کی تھی اس نے مگر مجال ہے کہ ایک لفظ بھی وہ منہ سے نکالتی تبھی شیر دل نے اسے امل کے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

شوہر تو عزت کا پاسبان ہوتا، سر کا سائیں ہوتا اگر وہی عزت اتارنے کا بولے تو، وہ رو تے روتے دہری ہوتی جا رہی تھی، سر اپنے گھٹنوں کے پاس زمین پر دھرے میں دیئے وہ پیٹ کے بل روتی ہی رہی کہ ایک یہ وہ واحد سکون اسے میسر تھا، باقی تو دل زخم زخم اور روح بے کراں ہوئی جاتی تھی، دل کرتا کہ کہیں بھاگ جائے اور کسی کھائی میں کود جائے ایسی موت مر جائے جو اس بے حس انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دے کہ وہ جسے مشق ستم بنائے ہوئے ہے وہ ابھی ایک انسان تھی، محبت نا سہی ہمدردی کے لائق ہی سہی مگر وہ اسے انسان سمجھنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

روتے روتے کب اسکی آنکھ لگی خبر نہیں ہوئی، مگر اچانک ناک کے پاس کوئی چیز سرسرائی تھی، نیند میں ڈوبی آنکھوں کو بمشکل کھول کر اس نے دیکھا تھا، صاف شفاف پیر کا تراشا ہوا ناخن بلکل اسکی آنکھ کے قریب تھا، وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی، شیر دل سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، وہ تیزی سے اٹھی تھی، آہ، پاؤں جو سن ہو چکے تھے اس کا وزن نہیں سہار سکے تھے، وہ واپس زمین پر گرتی مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیر دل نے دونوں بازؤوں سے اسے دبوچ لیا، وہ پورے وزن سے پر گری ہوئی تھی، شیر دل نے دونوں ہاتھوں سے چھوڑا اسے بازو کے حصار میں لیا، اور زمین سے چند انچ اوپر اٹھائے ہوئے وہ اسے لیے بیڈ کی جانب آیا، بیٹھو، اس نے دونوں ہاتھوں سے اس نازک سی لڑکی کو اٹھا کر بیڈ پر بٹھایا اور پانی کا گلاس لینے سائیڈ ٹیبل پر جھکا، سفید بنیان میں جھلکتے مضبوط بازو اور سینہ صامن شاہ نے نظر چرائی، شیر دل نے بناء کچھ کہے پانی کا گلاس اُ کے منہ سے لگا دیا، جسے وہ ایک گھونٹ میں ہی پی گئی، شیر دل کی نظر اسکی آنکھوں پر پڑی

سو جھی ہوئی آنکھوں کا حزن اتنا گہرہ تھا کہ وہ پتھر دل جس کے نرم پڑنے کی دعا اس نے اللہ سے رات بھر رو رو کر کی تھی کہ وہ اس ایک انسان کو اسکا کر دے تو وہ حرام موت کو گلے نا لگا لے، وہ دعا آدھی رات کو اللہ نے قبول کر اسے لوٹا دی تھی،

وہ اسے کمبل اوڑھا کر بیڈ کی دوسری جانب سے سگریٹ اور لائٹر اٹھائے ٹیرس کا دروازہ کھولے باہر نکل گیا، صامن شاہ نے آنکھیں موند لی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیر دل سامنے ہی تو کھڑا تھا، مگر قدم من بھر کے ہو چکے تھے، خون میں ڈوبی ہوئی صامن شاہ، بے حس و حرکت تھی اور کئی جانوروں کو اس نے اسکی لاش کی جانب بڑھتے دیکھا تھا، آنکھوں کی پتلیاں ساکن تھیں،

وہ خوف سے اٹھا تھا، اپنے ساتھ بیڈ پر اس نے نظر دوڑائی پورے روم میں وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا تو وہ گھٹڑی بنی زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی، ایک لمحے کو دل چاہا کہ اسے اٹھا کر سینے میں بھینچ لے، مگر۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ اسے اٹھانا ہی چاہتا تھا کہ وہ خود اٹھ گئی،

رات کا تیسرا پہر تھا، سردی کی شدید لہریں ہوا کے دوش پر بہہ رہی تھی، گھنے چیڑ اور صنوبر کے درختوں کے گھنے سائے کسی لمبے بڑے جنوں کی طرح دور دور تک پھیلے ہوئے، برف کی سفید چادر اوڑھے سو رہے تھے، کہیں کوئی آواز نا تھی، ہو کا عالم بھی ایسا کہ اپنی ہی سانس کی آواز سنائی دے

کیا ہو گیا مجھے، وہ اپنے خواب سے بری طرح ڈر گیا تھا، کیوں میں نرم پڑ رہا ہوں جب سے وہ آئی تب سے مجھے اپنی جانب کیوں کھینچ رہی ہے، کیوں نہیں سمجھتی کہ سینہ زخموں سے فگار ہے، جس دن اسکے خاندان والے واپس اسکو لے جائیں گے وہ ایک لمحہ لگائے گی مجھے چھوڑنے میں دل لگا رہا ہوں تو کہاں، جہاں خوف اور ہراس کے سائے پھیلے ہوئے ہیں،

وہ ہلکا سا مسکایا، واہ رے دل تیرے کیا کہنے۔۔۔۔

گاڑی میں جب اس نے صامن شاہ کو حصار میں لیا تھا، دل اسی ایک سہانے لمحے میں قید ہو چکا تھا، نرم گرم سا وہ وجود اسکے سینے کا حصہ بنے بے خبری کی نیند سو رہا تھا، مگر اس سینے کے اندر دل میں کتنے طوفان تھے جو برپا ہوئے خاموشی سے جن کی لہریں کناروں سے ٹکراتی رہیں مگر کسی کو خبر تک نا ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے یاد آ رہا تھا، دروازے کی وہ کھٹکھٹاہٹ

کون،ایک میٹھی سی نسوانی آواز اس نے سنی،

جی ارصم شاہ سے ملنا ہے،

بھاء تو گھر نہیں ہیں آپ کون،ان سے کہیے گا کہ شیر دل آیا تھا،آوز کی سمت اسکی نظریں چھت کی جانب گئی۔۔۔ہوا سے اڑتے ہوئے لمبے بال اس چھت سے نیچے ہوئے تھے،اور وہ بالوں کے بہتے آبشار کے بیچ چھوٹا سا چاند جیسے کالی گھور اندھیری رات میں چاند کی ٹکیا کالے بادلوں کی اوٹ سے جھانکے

اور وہ اوپر ہی دیکھ رہا تھا،زمین نے اس کے پاؤں جھکڑے تو اس منظر نے اسکی نگاہوں کو،وہ چاند لمحوں کی جھلک دیکھا کر غائب ہوا مگر کیسے کیسے جھکڑ چلے تھے ۔۔۔یہاں وہاں۔۔۔،وہ وہاں سے واپس کیسے پہنچا کوئی خبر نا تھی،مگر ہاں ایک خبر ضرور ہوئی کہ دل سینے میں نا تھا،

جب ایک پیارا سا نرم سا احساس ہر لحظہ اسے اپنی لپیٹ میں رکھتا، خود ہی خود میں مسکراتے رہنا، کئی بار اسکے قدم اس ماروش کی راہوں کی جانب اٹھے تھے مگر ہر بار وقار اور عزت کی ان دیکھی زنجیروں نے روکا، اور ہر بار دل سینے کی دیواروں سے ٹکرا کر ناراض ہوا، جسے کتنے ہی حیلے بہانوں سے وہ منایا کرتا، پھر وہ رات جب وہ اسکی بیوی بنے اسکی زندگی میں آئی، تب دل۔۔۔۔

دل تو ایک لمحے کو بھی محسوس نا ہوا۔۔۔۔ وہ احساس کہاں سے دیتا جو اپنی موت آپ مر گیا، آنکھوں کی لالی کچھ اور بڑھی تھی، اور آج دل کی دھڑکن کتنے دن بعد محسوس ہوئی،

دل تو چاہا کہ کہ اندر جائے اور اسے اپنے بازؤوں میں بھرے اتنا پیار کرے کہ دل مضطرب کہیں چین پائے مگر وقت کی کتاب میں یہ ورق جانے کہاں رقم ہونا تھا کہ شیر دل اپنی صامن شاہ کے سامنے ہار جاتا چاہے اپنے دل کے ہاتھوں ہی سہی، وہ انا اور بدلے کی بندھی ہوئی بے نشان ڈور کیسے توڑ دیتا،

سگریٹ کے کش اسکے اندر دھواں بھر رہے تھے مگر غبار دل کا چھٹ رہا تھا، سرد ہوائیں اس سے ٹکرا کر آگے گزرتی جا رہی تھیں شیر دل کی سانسوں کی خوشبو جو کسی کے اندر بس چکی تھی وہ ان ہواؤں کے رستے وادی میں یہاں وہاں پھیل گئی تھی،

رات کا تیسرا پہر دبے پاؤں گزر گیا، جب دور درختوں کی اوٹ سے لال سی ٹکیا نرم گرم تاثر لیے اپنی جھلک دکھلانے کو بے تاب مگر دھند کی دبیز چادر نے زمین کا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا، گرم شعائیں ناراض ہوتی واپس پلٹنے لگتی تو کہیں کہیں سے اسے راستہ دیتی دھند جیسے کہہ رہی ہو کہ سارا نہیں تھوڑا راستہ ملے گا، شعاؤں کے لیے یہی غنیمت تھا تو بناء ضد کیے وہ واپس پلٹ کر زمین کو کہیں کہیں سے رنگنے لگی، اچھی تکرار جاری تھی دونوں میں، سگریٹ کی کتنی ڈبیاں پھونکی گئی اسے خبر نا تھی مگر دل رات بھر اس حزن و ملال کے سمندر میں ڈوبتا ابھرتا رہا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ مڑا اور کمرے کے وسط میں کھڑا ہوا جہاں اسے اپنے دل کی دھڑکنوں کو قرار سا ملتا محسوس ہوا، اسکی زندگی کی واحد خوشی بھی اسے تب ملی جب اسے طلب ہی نا رہی جب اس خوشی کی چاہ ہی باقی نا رہی،

وہ چھوٹا سا چاند پر سکون سو رہا تھا، مگر گالوں پہ پھیلے آنسوؤں کے قطرے اسے بے تحاشہ ملال سے دوچار کر گئے، وہ مڑا اور باتھ روم میں گھس گیا، کتنی ہی دیر گرم پانی اسکی تھکاوٹوں اور آنسوؤں کو بہائے لیے گیا، کچھ دل و دماغ ہلکا ہوا، تو دن کو شروع کرنے کی طاقت بھی آتی گئی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ارصم شاہ کو فون کر کر وہ تھک چکی تھی مگر رنگ جاتی کال رسیو نہیں ہو رہی تھی،

بھاء کدھر رہ گئے آپ، بارات جانیوالی ہے، وہ کانوں میں جھمکے ڈال رہی تھی، اس نے جھنجھلا کر فون میز پر پٹخ دیا، اماں بھاء فون نہیں اٹھا رہے، لائٹ پنک شرارہ میں وہ چھوٹی سی لڑکی دمک رہی تھی، جب سے وہ یہاں آئی تھی سب ہی اس پر فریفتہ نظر آتے، ہر کام میں تاک اور ہر کام چٹکیوں میں کرنے والی اس لڑکی نے سب کے دل جیت لیے تھے، کئی لوگوں نے صامن شاہ کا پوچھا تو اسکی شادی کا بتا کر وہ خاموش ہو جاتی کہ اماں صامن کے نام پر ہی پہلو بدل جاتیں،

وہ ارصم شاہ کے کپڑے تیار کر چکی تھی بس اس کے آنے کا انتظار تھا وہ اسے ایک بار پھر سے فون ملا رہی تھی، مگر کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ ارے آمن تم یہاں ہو۔۔۔ یہ لو بیٹے یہ سب مہمان خواتین میں بانٹ دو۔۔ خالہ نے اسے گجروں کے تھال دیتے ہوئے کہا اور وہ خود خاموشی سے واپس پلٹ گئیں، وہ کافی بجھی بجھی سی تھیں، خالہ ایک منٹ اس نے انہیں روکا وہ مڑی تو آمن شاہ انکے گلے لگ گئی

www.novelsclubb.com

کتنے سال بعد وہ اپنی خالہ سے ملی تھی، پیازی رنگ کے بناء کام کے پلین سوٹ میں وہ کافی بجھی بجھی سی نظر آرہی تھیں، چھ جوان بیٹوں کی ماں اتنی افسردہ اور چہرہ ستا ہوا تھا

کہ وہ دنگ رہ گئی کہ گھر میں دو دو بیٹوں کی شادی کا ماحول ہو، اور ماں کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی ہوں۔۔۔۔

خالہ کیا ہوا۔۔۔آمن شاہ نے انہیں بازوؤں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھانا چاہا تو بے دم ہو کر بیڈ پر گر سی گئیں، خالہ کیا ہوا۔۔۔۔آپ اتنی ٹھنڈی کیوں ہو رہی ہیں؟؟ کیا پریشانی ہے؟؟ ایک منٹ میں پانی لیکر آتی ہوں۔۔۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے پانی جگ سے گلاس میں انڈیلنے لگی، خالہ کیا ہوا۔۔۔۔یہ پہلے پانی لیں، اس نے پانی کا گلاس انکے منہ سے لگایا، جس میں سے دو گھونٹ لے کے انہوں نے بے ساختہ رونا شروع کر دیا،

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے۔۔۔ خالہ۔۔۔ وہ بے آواز رو رہی تھیں، ہر آہٹ پر چونک جاتیں کہ باہر سے کوئی آتو نہیں رہا جو انہیں سن نا لے۔۔۔

میری بچی۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ لگائے بے آواز روتی چلی جارہی تھی، قمر شاہ کی بارات جہاں جانی تھی ناوہ لڑکی کے باپ کا فون آیا تھا کہ وہ بارات نا لیکر آئیں انکی بیٹی گھر میں نہیں ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی انہونی ناہو جائے۔۔۔

یہ لوگ کسی کا قتل کرتے ہوئے بھی نہیں گھبراتے۔۔۔ ناہی انہیں کوئی خوف ہے نااللہ کا ناہی کسی قانون کا۔۔۔ انہوں نے عینی کی دوست کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ مجھے بھولتا نہیں۔۔۔ پھر وہ سب اسے بتانے لگیں جسکا اسے گمان بھی نا تھا کہ یہ سب بھی ہو سکتا تھا

www.novelsclubb.com

وہ پے در پے انکشافات کر رہی تھیں۔۔۔ اور آمن شاہ پوری ہل کر رہ گئی کہ اب آگے جانے کیا ہو گا۔۔۔

رات کی کالی چادر چہار سو پھیلی ہوئی تھی، کالونی کی ویران سڑکیں بھی رات میں ہر زی روح کی طرح شاید سو رہی تھیں، تبھی تو کوئی آہٹ بھی دور دور تک نا، وہ بالکونی میں ریلنگ پر سر دھرے سٹریٹ لائیٹس پر نظریں جمائے ہوئے پر سکون بیٹھی تھی، دھند کی دبیز چادر چار سویوں پھیلی تھی کہ سٹریٹ لائیٹس مدھم سے مدھم تر تھیں، یوں جیسے کوئی چادر ان کے آگے تنی ہوئی ہو۔۔۔

رو رو کر وہ تھک چکی تھی، آنکھوں کی پتلیاں سوکھ چکی تھیں کہ اب شاید اتنا پانی ہی نا بچا تھا کہ وہ مزید رو سکتی پپوٹوں نے بھی اس مشقت سے انکار کر دیا تھا،

زندگی کی اتنی بڑی مصیبت سے وہ کیسے نکلتی کوئی راہ سجھائی نا دیتی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ پاک نے اسے کتنے بڑے امتحان میں ڈال دیا تھا، شاہ میر نے اس کو چن کر کتنی بڑی مصیبت خود کے لیے بھی مول لے لی تھی وہ جانتی تھی آج نہیں تو کل وہ لوگ اس تک پہنچ ہی جاتے اور پھر کیا ہوتا۔۔۔اس سے آگے وہ سوچ نہیں پا رہی تھی

شاہ میر اسکی زندگی تھا، جسے وہ ہر آفت سے بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی، اسکا زندہ رہنا اتنا بھی ضروری نہیں۔۔۔۔یہ سوچ اسکے دل و دماغ میں گھر کرتی جا رہی تھی کہ جب زندگی کی مشکلات اتنی بڑھ جائیں کہ قبر کے اندھیرے ہی اسے ختم کر سکیں تو پھر دوسرا کوئی حل تو نہیں ہوتا، ویسے بھی وہ کونسا ابھی تک زندہ ہے۔۔۔خودکشی کرنے والے اسی دن تھوڑی ہی مرتے جب وہ حرام موت کو گلے لگاتے وہ تو پہلے سے ہی اندر سے مر چکے ہوتے ورنہ کوئی زندہ انسان کیوں حرام موت مرے۔۔۔مر تو وہ بھی اسی دن گئی تھی جب اسکے سگے چچا نے اسے پامال کیا،

www.novelsclubb.com

پھر وہ اس زندہ انسان کی جان کے لیے خطرہ کیوں بنی رہے۔۔۔

کئی منزلہ اپارٹمنٹ کی اونچائی نے اسکی مشکل کا حل سامنے رکھ دیا تھا، کہ اگر وہ ابھی یہاں سے کود جائے تو۔۔۔ یہ خیال اسکے دماغ میں آتے ہی اس نے عمل کا سوچا اس سے پہلے کہ شاہ میر اٹھ جاتا۔۔۔ وہ ان سب تکلیفوں اور دکھوں سے بہت دور چلے جانا چاہتی تھی

وہ اتنا بے وزن ہونا چاہتی تھی کہ پاؤں کے نیچے بادل سرسراتے ہوئے محسوس کر پاتی، اسکا دل چاہا کہ اسکا وجود ذروں میں بٹ جائے جو ہوا میں یہاں وہاں پھیل جائیں، ایک قرار چاہیے تھا، سکون ہی سکون اسکا منتظر تھا۔۔۔۔ اس نے پلٹ کر کھڑکی کی جانب دیکھا، سامنے ہی صوفے پر اسکی زندگی کشن چہرے کے نیچے دبائے سکون سے سو رہی تھی۔۔

ایم سوری میر۔۔۔۔

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ

قسط 9

بڑی شفا ھے تیرے عشق میں صاحب۔۔۔۔

جب سے ھوا ھے دوسرا درد نہیں ھوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج مہندی کا فنکشن اچھے سے گزر گیا تھا، سب لوگ کھانا کھا جا چکے تھے شیر باز مردانے میں تھا جہاں پر کل کے مینیو کی تیاری بھی ہو رہی تھی بارات کے لئے

سالم دنبے اور بکرے بھونے جا رہے تھے، گرم خوراک ویسے بھی ان ٹھنڈے علاقوں میں رہنے والوں کی مرغوب ہوتی، جنکا انتظام وہ کر چکے تھے، اندرون خانہ محفل ابھی تک جمی ہوئی تھی، اس نے امل کو دیکھا جو کافی خوش اور پر سکون دیکھائی دے رہی تھی،

صرف گھر کے مہمان ہی وہاں بیٹھے ہوئے تھے صامن شاہ کا الوہی روپ اسکی آنکھوں میں ٹھہر۔سا گیا تھا، میوزک کی آوازوں سے وہ سخت بے زار ہوا اس وقت صرف تنہائی کا طالب تھا، قدم خود بخود ہی کمرے کی جانب بڑھ گئے، وہ ماہ پیکر بھی اسکی نظروں سے اوجھل تھا، ایک نظر وہ سب پہ ڈال وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا،

کمرے میں بیٹھنے کو دل نہیں چاہا تو وہ بالکونی کے راستے ٹیرس پر چلا آیا، رنگین پایوں کا بڑا سا پلنگ جس کے بلکل اوپر لکڑی کی چھت تھی اور چاروں اطراف شیشے کی سلائڈز جن کو جب چاہے ایک طرف کر کے بیٹھا جا سکتا تھا، یہ سن روم کے طور پر استعمال ہونے والا کمرہ تھا، ٹھنڈی ہوا دل و دماغ کو پر سکون کر رہی تھی، مگر منجمند

کر دینے والی سردی اسکے جلتے ہوئے جسم کو پر سکون کر رہی تھی، وہ گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے سگریٹ کے کش لینے لگا، چاند بھی کب سے غائب تھا، بادلوں نے آج اس کو اپنے سامنے بے بس کر دیا تھا، اور شاید وہ بھی ہار مان گیا تھا تبھی تو اندھیرے کی تہہ چار سو چھائی ہوئی تھی، جانے۔ کتنا وقت ہوا تھا، اسے آنکھیں موندے جب وہ آواز اسے سنائی دی

سنئے جی۔۔۔ صامن شاہ کے الفاظ اتنی مشکل سے نکلے کہ وہ بمشکل ہی سن سکا تھا، خیالات کی تیز بہتی ہوئی دھارا لمحے میں تھمی تھی، جیسے ہی اس نے سگریٹ والا ہاتھ اٹھایا سگریٹ کا شعلہ تیز ہوا سے شیر دل کے سینے پر گرا تھا۔۔۔ آہ۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا ہی تھا کہ صامن شاہ لپک کر اسکے قریب ہوئی تھی اور ہاتھوں سے سگریٹ کو شیر دل کے سینے پر سے جھاڑنے لگی، جلا تو نہیں نا کہیں سے وہ بے قراری سے

۔۔۔وہ پھونکیں مارتی ہوئی راکھ جھاڑ رہی تھی میں ابھی برنال لیکر آتی ہوں جیسے ہی وہ اٹھی وہ جھٹکے سے واپس بیٹھی اسکے دونوں ہاتھ شیر دل کے ٹھنڈے ہاتھوں تلے دبے ہوئے تھے، شیر دل نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے اپنے سینے پر زور سے بھینچا، ایک سسکاری سی صامن شاہ کے لبوں سے نکلی تھی۔۔۔ شیر دل نے اسکے جھکے ہوئے سر کو دیکھا۔۔

دفعتاً اسکے دونوں ہاتھوں کو وہ ہونٹوں تک لے گیا اور اس کے ہاتھوں کی نرمی ہونٹوں کے رستے اپنے اندر اتارتا رہا، بے قراری سے قرار کے لمحے مختصر نا تھے کہ ان لمحوں کی چاہ نے صدیوں کا انتظار کروایا تھا یوں ہی تو نا ملے تھے یہ لمحے محبت نے اپنا آپ بھی تو منوایا تھا، کم سے ذیادہ کی چاہ ہوئی اور اسے اپنی جانب ہلکا سا جھٹکا دیا وہ بے توازن ہوئی اور لڑکھ کر اس پر گری، جسے وہ نرمی سے سنبھال چکا تھا، ہوا کی سبک روانی لمحوں میں آندھی کی طرح تیز ہوئی اور، روح اور بدن کے خزاں رسیدہ پتوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی طرح بوسیدہ سے خیالات کو اپنے ساتھ بہائے لئے جا رہی تھی، اور خواہشوں کا تمناؤں کا ایک جہان پیچھے چھوڑتی جا رہی تھی دل اور دماغ ایک نقطے پر منجمند ہوئے سمٹتے چلے گئے تھے،

....

.........................جے ماہی میرے دکھاں وچ راضی

میں سکھاں نوں چُلے پاواں۔۔۔

چاروں طرف سرمئی بادلوں نے وادی کو گھیر رکھا تھا، سورج کی کرنوں نے بھی دھند اور بادلوں سے ضد سی باندھلی تھی کہ وہ اگر رستہ نا بھی دیں تب بھی وہ زمین تک ضرور پہنچیں گی۔۔۔ان تینوں کی آنکھ مچولی جاری تھی، پہاڑوں کے درمیاں خوبصورتی سے مزین گرے اور سفید ماربل سے بنا ہوا شاندار محل جس کے چارو

اطراف جنگل کے بڑے بڑے درختوں کی پہرہ داری تھی،ایک الوہی سا منظر تھا

لان سفید پھولوں سے بھرا ہوا تھا، چھوٹی چھوٹی جالی دار پردوں سے ٹمٹماتی لائٹس ا س منظر میں یوں لگ رہی تھی جیسے کسی نے پردوں کے پیچھے ننھے ننھے جگنو قید کر دیئے ہوں۔۔۔ ہوا کے دوش پر پردے یہاں وہاں اڑ رہے تھے، سفید میز کور ز پر رکھے ہوئے کرسٹل واز جن میں بھر بھر کر موتیے کے پھول اور کینڈلز جلائی ہوئی تھیں، بارات کی سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں، چہار سو خوشیوں اور مسکراہٹوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے، بی جان اپنی الیکٹرک وہیل چیئر پر یہاں سے وہاں خوشی میں پھر رہی تھیں، انکی دونوں نواسیاں اب اپنے گھروں کی ہونے والی تھیں، کونسی ایسی تیاری نہیں تھی جو انہوں نے نہیں کی تھی،

ٹیرس پر کھڑا وہ سگریٹ کے کش لے رہا تھا، صامن شاہ کے ساتھ گزری ہوئی رات نے دل اور دماغ کی ساری حبس غائب کر دی تھی اسے جو محبت صامن شاہ

سے تھی وہ اسکا اظہار کبھی نہیں کر سکا تھا، مگر گزری رات کے ہر لمحے میں وہ اسے اپنی پوشیدہ محبت کی داستاں سناتا رہا تھا۔۔۔

بارات آنے میں ابھی کافی وقت تھا، صامن شاہ نیچے سب کے ساتھ تیاریوں میں مصروف تھی، وہ فریش ہونے کمرے میں آیا اور خود کو ایک بار شیشے میں دیکھا، دل پر سکون کیا ہوا چہرا ابھی کھل سا گیا تھا، وہ مسکرا کر وہاں سے چینجنگ روم میں گھس گیا۔۔۔

وہ روم میں آئی تو دل ایک بار زور سے دھڑکا تھا مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا، اس نے جلدی جلدی کمبل سمیٹا چیزوں کو انکی جگہ پر رکھا، بستر پر اسکا بے ترتیب دوپٹہ پڑا ہوا تھا، وہ اسکو اٹھانے کو کھڑکی کی جانب آئی تو کھلی ہوئی کھڑکی سے بنگلے کا پیچھے کا سارا منظر نظر آ رہا تھا، وہ خود بالکونی سے نیچے جھانکنے لگی وہ تیزی سے باہر کی جانب لپکی اسے جوتا تک پہنا یاد نہیں رہا تھا۔۔۔

رکوامل۔۔۔پلیز رکوامل۔۔۔

نوکیلے پتھروں پر وہ ننگے پاؤں اندھا دھند بھاگ رہی تھیں،دوپٹے کا اسے کوئی ہوش نہیں تھا،امل اس سے کچھ قدم ہی آگے تھی،کئی جھاڑیوں میں وہ کئی بار الجھ کر گری مگر پیچھے آتے عزت کے دشمن اس میں توانائیاں بھر رہے تھے،وہ دونوں زور زور سے چلا چلا کر مدد کے لیے پکار رہی تھیں،دونوں کی رفتار پیچھے آنیوالوں کی رفتار سے تھوڑی سی ہی زیادہ تھی،کتنے ہی زہریلے خیال آکر اسے جھنجھوڑ رہے تھے،اپنی عزت کے ساتھ اسے امل کی عزت اور زندگی کی بھی فکر ستا رہی تھی،

بھاگتے ہوئے وہ ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تھا،وہ دونوں بھاگ کر پتھر کی اوٹ میں ہو گئی تھیں،منہ پہ ہاتھ رکھے اپنا سانس روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھیں،امل سمٹ کر اس میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی،صامن شاہ کی اپنی ہتھیلیاں خوف سے بھیگ رہی تھیں،جس پتھر کے پیچھے وہ دونوں چھپی ہوئی تھیں،اس پہ سے گرتی ہوئی آبشار سے وہ دونوں بھیگ بھی رہی تھیں،سرمئی بادلوں کے دھند لکے

www.novelsclubb.com

پھیلتے جا رہے تھے، جنگل سن سنا رہا تھا، وہ دونوں کانپ کر ادھ موئی ہوئی جا رہی تھیں، ٹانگیں شل ہو چکی تھیں اور پیروں سے رستا ہوا خون کئی جگہ کانٹے ابھی تک موجود تھے۔۔۔ خوف نے انہیں گھیر رکھا تھا، وہ صبح اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی تھی جب اس نے امل کو بنگلے کی پیچھلی جانب جاتے ہوئے دیکھا وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکی تھی، کئی راہداریوں سے گزر کر وہ پیچھلے دروازے کی طرف سے اس کے پیچھے گئی تھی، امل اسے جاتے ہوئے دکھ رہی تھی مگر ان دونوں کے درمیانی فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ اس تک پہنچ نہیں پا رہی تھی، اوپر سے امل کی رفتار بھی بڑھتی ہی جا رہی تھی، وہ خود کو اس کے ساتھ ملانے کے لیے تیز سے تیز تر ہو رہی تھی، تبھی امل کی زوردار چیخ سے وہ ٹھٹھک کر رکی، سامنے ہی چار لڑکوں میں گھری ہوئی امل کو دیکھ کر صامن شاہ کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی، وہ لڑکے امل کا دوپٹہ پکڑ کر ہوا میں اچھال چکے تھے، انکے ہاتھ اس کے گریبان تک پہنچتے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس پہلے ہی صامن شاہ نے وہاں پڑے ہوئے پتھر اٹھا اٹھا کر انہیں مارنے شروع کر دیئے، وہ لڑکے منتشر ہوئے تو ان دونوں کو وہاں سے بھاگنے کا موقع مل گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکے انہیں ڈھونڈتے ہوئے وہیں ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئے تھے، ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں تھیں جسکو پینے کت بعد وہ انتہائی غلیظ زبان بول رہے تھے اس پر ڈوبتے ہوئے سورج کی کرنیں درختوں کی چوٹیوں پر ہلکی ہلکی نارنجی شعاؤں کی طرح ادھر اُدھر بکھرتی ہوئی ختم ہو رہی تھیں، جھرنے کا گرتا ہوا ٹھنڈا پانی ان کو سرد کرتا جا رہا تھا، وہ سہمی ہوئی ہرنی کی مانند چھپی بیٹھی تھیں، ان عزت کے دشمن جانوروں سے بچنے کی کوئی تدبیر وہ سوچ نہیں پا رہی تھیں، تبھی ایک ہاتھ نے صامن شاہ کو بالوں سے پکڑ کر باہر کھینچا، حلق پھاڑ چیخی تھی وہ دونوں اب انکے شکنجے میں تھیں، وہ زور زور سے ہنستے گندی گالیاں بک رہے تھے، صامن شاہ کو ایک زور دار بھاری ہاتھ پڑا تھا، وہ الٹ کر پتھر پر گری، تبھی ان میں سے دو کو اس نے امل کو گھسیٹتے ہوئے درختوں کے جھنڈ میں لیجاتے دیکھا، اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی، وہ زور لگا کر چیخنا چاہ رہی تھی مگر منہ سے ایک آواز تک نہیں نکل پا رہی تھی، جبڑے پر پڑنے والے اس بھاری ہاتھ نے قوت گویائی کے ساتھ اسکی سماعت کو بھی چھین لیا تھا، امل کی زوردار چیخوں سے پورا جنگل گونج رہا تھا، تبھی اس نے ان لڑکوں کو کسی سے لڑتے دیکھا، کوئی آیا تھا بھگتا ہوا، وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی مگر زخمی سر سے بھل بھل بہتے خون نے اسکی بینائی خاصی کمزور کر دی تھی، امل ان سے چھوٹ کر اس تک آئی تھی، صامن شاہ اسے خود میں سمو کر اسے بچانا چاہ رہی تھی، تبھی آنکھوں پر خون کا پردہ ہٹا تھا، یا ایک بجھتے ہوئے دیئے کی مانند اسکی لو آخری بار پھڑ پھڑائی تھی اس نے اس کو دیکھا جو انکے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا، وہ اور کوئی نہیں اسکا اپنا ماں جایا ارغم شاہ تھا، جس کے چند ساتھی بھی ان لڑکوں کو ٹھوکروں پہ رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک سانس میں اس نے زوردار ہچکی لی۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور امل کو بچاتے بچاتے وہ خود کو ہار بیٹھی تھی، کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب وہ محفوظ ہے اب چاہے تو دوبارہ آنکھ نا بھی کھلے

---...

.........................۔عینی نے جیسے ہی اپنا وزن اٹھا کر چھلانگ لگانے کو ریلنگ تھامی، پیچھے سے شامیر نے اسے دبوچ لیا،

چھوڑ دو مجھے میر۔۔۔۔

مجھ سے اب یہ بوجھ نہیں ڈھویا جاتا۔۔۔۔

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا تھا، بالکونی کے شیشے اس نے بند کر کے لاک لگا دیا، تم۔۔۔وہ ایک جست میں اس تک پہنچا تھا، تم۔۔۔تم نے کیوں سوچا ایسا۔۔۔

وہ مڑا اور غصے کی حالت میں واپس اس تک پہنچ کر ایک زوردار تھپڑ اس نے رسید کیا ، تم نے سوچا بھی کیسا، کہ تم خود کو ختم کر سکتی ہو۔۔۔۔وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

اگر میں تمہیں نہیں دیکھ لیتا تو۔۔۔۔

اللہ عینی میں تمہیں کھو دیتا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔وہ تڑپ رہا تھا،ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنے بال دبوچے وہ اونچی اونچی رونے لگا تھا، قالین پر دوزانو بیٹھے ہوئے وہ رو رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔کیوں عینی میں اتنا کمزور ہوں کیا۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔

ہچکیوں سے رو رہا تھا، عینی ساکن کسی بت کی طرح اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔۔اس نے سر اٹھایا اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔اگر تم نے دوبارہ ایسا سوچا بھی تو ایک بات یاد رکھنا زندہ میں خود کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بولتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط10

وہ طلب نہ تھا عطا تھا،

خواہش نہ تھا دعا تھا

وہ کبھی نہ جان سکے گا

وہ میرے لیے کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

شیشے کے اس پار ہولے ہولے سانس لیتا ہوا وجود جو کچھ مہینے پہلے ہی اسکی زندگی میں آیا تھا غیر محسوس طریقے سے اسکی زندگی کا حصہ بن گیا تھا، اور اس رات کے بعد وہ دل کا مکین روح میں بھی اپنا مسکن بنا چکا تھا، وہ انتہائی نگہداشت روم میں تھی (وینٹی لیٹر) اسکی سانسوں کا زیر و بم کبھی رکتا کبھی چل رہا تھا، کمرے میں جلتی ہوئی سفید ٹیوب کی روشنی، سفید بستر اور سفید ہی کمرے میں سفید یونیفارم میں لیٹی ہوئی اسکی جان کے درپہ تھی ٹھنڈی ہتھیلیوں سے جان سرکتی ہوئی پاؤں کے ناخن کو سرد کرتی جا رہی تھی، خوف کا ایسا ناگ ارد گرد پھن پھلائے ہوئے تھا کہ اب آگے کیا دیکھنے کو ملنے والا ہے،

www.novelsclubb.com

وہ پچھلے آٹھ گھنٹوں سے وہاں کھڑا ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا، صامن شاہ کے سر کے پچھلے حصے میں شدید قسم کی چوٹ آئی تھی، جسکی وجہ سے اس کے بچنے کی امید

انتہائی کم تھی،اور اگر وہ بچ بھی جاتی تب بھی کوئی نا کوئی نقصان ہونا ہی تھا یا تو اسکی یاداشت جاتی یا وہ بینائی سے محروم ہو جاتی۔۔۔۔

زندگی بھی کتنی تلخ چیز ہے نا،ایسے ایسے صبر کے کڑوے گھونٹ پینے پر مجبور کر دیتی ہے کہ انسان کے پاس دوسرا کوئی راستہ ہوتا نہیں سوائے صبر کے،ارغم شاہ لوہے کے سنگی بینچ پر بیٹھا سر اپنے ہاتھوں میں دیئے کب سے خاموش آنسو بہا رہا تھا،ماں جیسی بہن اس حال میں ملی جب اس کی زندگی کی نوید دینے والا کوئی نا تھا،وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتا تھا کہ یہاں وہ کس سے ملا ہو سکتا کہ وہ اس بہن کو جسے ماں باپ اتنا عرصہ پہلے مار چکے اس کی لاش دفن کر کے چلا جاتا،وقت نے ایسا رخ بدلا تھا کہ اسے خود سے نفرت ہو رہی تھی مگر وہ تب بھی بے بس تھا آج بھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بارات دروازے پر پہنچ چکی تھی جب شیر دل کو روح فرسا خبر ملی تھی وہ کتنی دیر سے امل اور صامن شاہ کو ڈھونڈتا رہا تھا مگر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی تھیں، اسے لگا کہ شاید صامن شاہ کے ساتھ ہی امل ہو،رات بھر کے سہانے لمحے خاک

ہوئے تھے، کہ کہیں وہ امل کو کوئی نقصان نا پہنچادے، مگر ہوا بلکل اس سے مختلف وہ جسے اپنی بہن کا دشمن سمجھ رہا تھا وہ اسے بچاتے خود موت کے دہانے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

امل کو ابتدائی طبّی امداد کے بعد گھر بھیج دیا گیا تھا، بارات سادگی سے دلہن لیکر روانہ ہوگئی تھی، پل بھر میں خوشیوں کو دکھ کے کالے ناگ نے ڈس لیا تھا، اور وہ جو اسکی زندگی کو جہنم بنانے کے ارادے بنا رہا تھا ریت کی طرح وہ جان ہاتھوں سے پھسلے جا رہی تھی۔۔۔۔

دل درد کا مسکن تو ایک عرصے سے تھا، اب تو کہیں راحتوں کا موسم شروع ہوا تھا کہ ہجر یاراں نے دہلیز پر دستک دے دی تھی،

www.novelsclubb.com

ایک آنسو ٹوٹ کر فرش پر گراتھا، وہ مڑا اور اور سنگی بینچ پر دونوں پاؤں اوپر سمیٹ کر بچوں کی طرح بیٹھ گیا، جیسے کسی بچے سے اسکا کھلونا چھین لینے پر وہ ناراض ہو کر بیٹھ جاتا۔۔۔۔

یااللہ جب تونے مجھ سے میرے ماں باپ کو چھین لیاتب میں نے تیرے فیصلے پر سر جھکا کر ٹوٹے بکھرے وجود کو لیکر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر چھاؤں کی، جب تو نے میری بہن کو آبرو باختہ کیا تیرے سامنے سر جھکا کر صبر کے زہریلے گھونٹ پیئے مگر زبان سے اف بھی نا نکلا، اپنے طور بدلہ لینا چاہا مگر یہ بھی نا کر سکا، کہ اندر کی آگ ٹھنڈی پڑتی۔۔۔۔ مگر میرے اللہ یہ جو وجود اندر تیرے رحم و کرم پہ ہے اسے میرے لیے بخش دے، اللہ اسے مجھ سے نا چھیننا، میں اب ٹوٹا تو جڑ نا پاؤں گا ۔۔۔۔ میرے اللہ مجھے اس آزمائش میں نا ڈال کہ تیرا بندہ تیری رحمت سے مایوس ہو۔۔۔۔ بے شک تیرا رحم تیرے قہر پہ بھاری ہے، مجھ پر اور اس پر رحم کر۔۔۔۔

ایک ایک آنسو ایک ایک دعا بنتا جا رہا تھا، لب بند اور دل و وجود سراپا دعا بن گیا تھا،

ہاتھ نہیں اٹھے تھے، سر نہیں جھکا تھا، دل تھا اور روح تھی جو اسکی بارگاہ رحمت میں سوالی بنی ہوئی تھی

آمن شاہ پچھلے چھ گھنٹوں سے یہاں وہاں چھپتی پھر رہی تھی مگر وہ جہاں جہاں جاتی دو نگاہیں اس کے تعاقب میں ہی اسے محسوس ہوتی اس نے کئی بار ان نظروں کو کھوجنا چاہا تھا مگر اسے کہیں بھی کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا، مگر نظروں کی تپش اتنی تھی کہ اسکے جسم میں کیڑے رینگتے محسوس ہوتے، قمر شاہ کی بارات جانے کے لیے نکل چکی تھی، صرف گھر کی عورتیں بعد میں جانیوالی تھیں اسی لیے آمن شاہ بھی گھر پر ہی تھی، کیونکہ ان کے یہاں لڑکیوں کو بارات کے ساتھ لے جانا پسند نہیں کیا جاتا تھا، تو وہ اپنی ماں بھابیوں کے ساتھ اکیلے ہی تھی، ماسیوں کے ساتھ مل کے اس نے پورے گھر کی صفائی کی، دلہا کے روم کو سجانے میں مدد کی، شام کا موسم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کافی ابر آلود تھا، بارش کا امکان تھا، فضا میں ہلکی ہلکی دھول پھیلی ہوئی تھی، رات مہندی کا انتظام چھت پر کیا گیا تھا،اس کی باقیات باقی تھیں جو سمیٹنی تھیں اس لیے وہ اوپر کا پورشن صاف کروا رہی تھی کہ واپسی پر گھر گندا نا ہو، وہ اپنے ہی دھیان میں ماسیوں کو چیزیں سمیٹنے کی تاکید کر رہی تھی جب اسے آس پاس فلیش چمکنے کی روشنی محسوس ہوئی تھی، کوئی اسکی تصاویر بنا رہا تھا،اس نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا، مگر نظر کچھ بھی نہیں آیا، فلیش تین چار بار پھر سے چمکی تو آمن شاہ الٹے پاؤں سب چھوڑ چھاڑ نیچے بھاگ آئی، بارات رات کو واپس آنی تھی تب سارا گھر صاف ستھرا اور کھانا بھی تیار کیا جا چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارصم شاہ بارات کے ساتھ راستے ہی میں سے مل گیا تھا،اسکے تیار کیے ہوئے کپڑے وہ واپس سے بیگ میں رکھ چکی تھی، اماں اپنے گھٹنوں کو گرم رکھنے کے لیے بستر سنبھالے بیٹھی تھیں، بھابیاں بھی انہیں کے ساتھ ایک ہی کمرے میں بچوں کے ساتھ موجود تھیں کوئی بھی صحن میں نہیں تھا، سوائے آمن شاہ اور کام والی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماسیوں کے، گھر کافی زیادہ بڑا تھا، بیس کنال کا، تبھی گھر کی پچھلی جانب درختوں کا گھنا جھنڈ تھا، جھاڑیوں نے گھر کی پچھلی دیوار کو چھپا رکھا تھا، گھر کا لان کافی بری حالت میں تھا، پودوں کے نام پہ اکا دکا پودے اگائے ہوئے تھے یا خود ہی اگ آئے تھے، سارے لان میں سرخ مخصوص شادی کی کرسیاں بکھری ہوئی تھی جنہیں وہ اکٹھا کروا کر لان صاف کروانے میں مصروف تھی، جب اس نے درختوں کے جھنڈ کے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی، جیسے وہاں سے کوئی باہر نکلا ہو، اس نے غور کرنا چاہا تو وہی فلیش پھر سے چمکی وہ بری طرح خوفزدہ ہوئی اور وہاں سے بھاگ نکلی تھی، ٹھنڈے پسینے آرہے تھے، وہ اپنے فون کی جانب لپکی، وہ ارصم شاہ سے بات کرنا چاہ رہی تھی، یا اس کی چھنتارا اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتی تھی، اس اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہو رہی تھیں، یہ گھر بلکل بھی محفوظ نہیں لگ رہا تھا اسے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تبھی اپنا فون ان لاک کرتے ہی اس نے ارصم کی کئی کالز دیکھی، آخری کال تین منٹ پہلے کی تھی، جیسے ہی اس نے نمبر ری ڈائل کرنا چاہا فون پر ارصم کالنگ نظر آنا شروع ہوا تھا،

ہیلو۔۔۔ بھاء آپ کو ہی فون کرنے والی تھی، آمن خالہ کہاں ہیں، کیا ہوا بھاء، ارصم شاہ بہت فکر مند لگ رہا تھا، کیا ہوا بھاء سب ٹھیک تو ہے نا۔۔� آمن یہاں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ کک۔۔ کیا ہوا بھاء۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اصل بات کیا ہے، مگر وہ اس کے منہ سے سننا چاہ رہی تھی، مگر جو خبر ارصم شاہ نے دی اسکا اسے اندازہ بھی نہیں تھا اسکے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا تھا، پورا گھر لمحوں میں ماتم کدہ بن گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

....

....

....

چلتی ہیں شہر دل میں کچھ یوں بھی حکومتیں،

جو اس نے کہہ دیا وہ دستور ہو گیا

وہ دونوں ابھی ابھی ہاسپٹل سے آئے تھے، عینی کی طبیعت کافی خراب تھی وہ اسے لیکر ہاسپٹل گیا جہاں ان دونوں کے لیے اچھی خبر تھی کہ جس اذیت میں وہ دونوں اتنے دنوں سے مبتلا تھے وہ ڈپریشن کی نظر ہو گئی تھی، عینی کو اپنا آپ ہلکا محسوس ہونا شروع ہوا تھا، قریََ باچھ گھنٹے کی مسلسل تکلیف کے بعد وہ اسے لیے گھر آیا تھا، اچانک سے خوابوں اور خیالوں کی دنیا روش سی ہوئی تھی، اللہ نے انکی سن لی تھی، اور اس ان چاہے وجود سے انہیں بناء کچھ کیے چھٹکارا مل گیا تھا، وہ سارا راستہ اسکا پر سکون چہرہ نظروں میں سموئے ہوئے گھر پہنچا تھا،

www.novelsclubb.com

عینی مجھے تم سے ابھی اسی وقت نکاح کرنا ہے۔۔۔

ابھی۔۔۔اس وقت۔۔۔

ہاں میں ایک لمحے کی تاخیر برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

مگر ابھی شام ہو رہی ہے۔۔۔تو کیا ہوا۔۔۔رات تک سب انتظام ہو جائیں گے، تم آرام کرو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔

وہ اسے فلیٹ میں چھوڑ خود الٹے پاؤں واپس مڑا تھا، اتنے دنوں سے وہ کیش استعمال کرتا رہا تھا، جو اب ہاسپٹل کے بلز کے بعد تقریباً ختم ہو چکا تھا، ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی، موسم کا اثر اور دل پر سے بوجھ کے اترنے سے وہ کافی ہلکا پھلکا ہو گیا تھا،

یہاں نکاح کر وہ سیدھا اپنے گھر بابا جان کے پاس جانا چاہتا تھا، ایک بار نکاح ہو جائے پھر سب کو ماننا ہی پڑے گا، اور عینی کے مجرم کو بھی تو سب کے سامنے لانا ہے، ایک نجی بنک کے اے۔ٹی، ایم کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور اندر آ کر کارڈ مارا، حلانکہ اسے اس بات کا یقین تھا کہ کارڈ بلاک ہو چکا ہو گا، اتنے دن کی

گمشدگی سے ہلچل مچ چکی ہو گی مگر ابھی تک ہر طرف سکون ہی تھا، اسے لگ رہا تھا کہ وہ اتنے دن سے جو چھپا ہوا ہے وہ کسی کی نظر میں نہیں آیا ہو گا۔۔۔ کارڈ مار کر پیسے نکالتے ہوئے اس نے سوچا کہ اب شاید بابا جان کو پتہ چل جائے کہ کارڈ کی ٹرانزیکشن سے انہیں ایس ایم ایس ضرور جاتا، جب تک وہ یہاں پہنچیں گے عینی میری بیوی بن چکی ہو گی، اسی سوچ نے اسے اور زیادہ مسرور کر دیا ہوا تھا۔۔۔

ادھر عینی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے لیے بے رنگ خوابوں میں پھر سے رنگ بھرنے لگی تھی

مگر قسمت ان کے لیے کچھ اور سوچے بیٹھی تھی، بڑا ہی نہیں بھیانک ترین

www.novelsclubb.com

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ مومن

قسط 11

شادی کی ضروری چیزیں لیے ساتھ ہی قریبی مسجد سے اس نے امام صاحب اور کچھ نمازیوں کو ساتھ لیا اور سیدھا فلیٹ پہنچا تھا، دروازہ کھول وہ ان سب کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر خود عینی کی طرف کمرے میں گیا جو کافی پرسکون آنکھیں میچے لیٹی ہوئی تھی، عینی۔۔۔۔

شاہ میر نے جھک کر ایک نرم گرم سا لبوں کا احساس اسکے ماتھے پر چھوڑا

عینی۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔۔دیکھو میں کیا لایا ہوں۔۔۔

اوں۔۔۔سونے دو نا میر۔۔۔وہ پھر سے آنکھیں موند گئی، آں ہاں۔۔۔ بلکل نہیں، اٹھو اور تیار ہو جاؤ۔۔۔

باہر نکاح خواں اور ان کے ساتھی ہمارا انتظار کر رہے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔

چیزوں کا شاپر اس نے بیڈ پر رکھا اور اسے پکڑ کر اٹھایا۔۔

آج کا دن اور رات ہمارے لیے بہت خاص ہو گی عینی۔۔۔

ہمارا برسوں پرانا خواب پورا ہونے والا ہے۔۔۔

وہ خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔وہ شاہ میر کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت تو کئی بار دیکھ چکی تھی مگر اب جو اس نے دیکھا تھا وہ الوہی سی چمک تھی جیت کی، مکمل ہونے کی، عینی کا سر جھک گیا، وہ اپنے رب کی اس نوازش پر شکر گزار ہوئی تھی۔۔۔

شکر اللہ تیرا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کپڑوں کا شاپر لیے وہ باتھ روم میں چلی گئی، تو میر نے فوراً اپنے کپڑے نکالے اور تیار ہونے لگا، باہر نکاح خواں اپنے نکاح کے فارمز مکمل کرا نہیں بلانے کو اندر کی طرف ہوا جہاں سے وہ تیار ہو کر نکل رہا تھا۔۔۔

باریش سے وہ بزرگ اتنے خوبصورت قد کاٹھ کے اس لڑکے کو دیکھ ماشااللہ کہہ اٹھے تھے، کہ اللہ بھی کتنے سوہنے چہرے بناتا۔۔۔انہوں نے شاہ میر کے سر پر ہاتھ رکھ اسے دعائیں دی اور اپنے ساتھ لے کر باہر آ گئے۔۔۔۔

شاہ میر سے نکاح کی کاروائی پوری کروا وہ عینی کی جانب آئے جو تیار ہوئے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

قراتلعین سے ایجاب وقبول کے تمام سلسلے کے بعد وہ مبارکباد دے کر چلے گئے۔۔۔۔

شاہ میر ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینی کے پیروں میں سر سراہٹ سی تھی اسکی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کے اس کے سامنے جاتی

تبھی وہ بالکونی کی جانب اٹھ کر چلی آئی۔۔۔جو کافی سرد تھی، مگر سردی کا ایسا روح پرور سکون اندر اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا،

وہ ریلنگ کو تھامے اس وقت کو سوچ رہی تھی جب وہ یہاں سے کودنے والی تھی،

اللہ پاک بھی بندوں پر اپنا کرم تب کر دیتا جب بندہ اسکی رحمت سے مایوس ہو جائے۔۔۔۔۔

تبھی تو وہ اپنی جان لینے والی تھی، کیونکہ وہ اس کے کرم اسے ہی تو مایوس تھی جو ڈوبتے ہوؤں کو بچالیتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

دونوں بازؤں کو کھولے وہ آنکھیں موندے آسمان کی جانب چہرہ کیے مسکراتی جا رہی تھی، جہاں چاند بادلوں سے کھیل رہا تھا، کبھی چھپتا کبھی نکلتا، کبھی بادل اسے خود میں چھپانے کی کوشش کرتے۔۔۔وہ ان لمحات میں کھوئی ہوئی تھی

جب دو بانہوں نے پیچھے سے اسے سمیٹ لیا تھا، شاہ میر کی سانسوں کی گرمی اسے کانوں کے پاس گردن پر محسوس ہوئی، گرم گرم ہونٹوں کا احساس جا بجا اپنی گردن پر محسوس ہو رہا تھا، وہ مڑی اور شاہ میر کے سینے میں چھپ گئی، شاہ میر نے اپنے دونوں بازؤں میں اسے اٹھایا اور اندر لے آیا تھا، ان دونوں کے ساتھ خوشیوں کے چند مختصر لمحات بھی آئے تھے، چاند بادلوں سے اٹھکلیاں کرتے کرتے آخر کار ہار مان بادلوں کے وجود میں چھپ گیا، کہ محبت کی کب ہار ہوتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابو بکر شاہ کو گولیاں لگی تھیں وہ ہاسپٹل میں تھا،اس نے قمر شاہ کے سسرال میں دو لوگوں کو مارا تھا،بدلے میں وہاں موجود پولیس کو اس پر گولی چلانی پڑی تھی، جس کی زد میں ان کے خالو بھی آئے تھے،اور اپنی جان سے گئے تھے،سائرہ شاہ ساکت و صامن تھی،ایک آنسو تک انکی آنکھ سے نہیں گرا تھا،ڈیڈ باڈی گھر نہیں پہنچی تھی ابھی تک سائرہ شاہ وہاں سے اٹھیں اور کمرے میں بند ہو گئیں،اسی کمرے میں آمن شاہ باتھ روم میں تھی،اس نے اپنی خالہ کو پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کرتے ہوئے سنا تھا،اللہ تیرا شکر ہے تو نے انصاف کر دیا،آمن شاہ دنگ رہ گئی تھی،خالو کے قتل کے بعد وہ یہ ہی سمجھی تھی کہ خالہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی ہیں، مگر جب اس نے انہیں وضو کے لیے اٹھتے دیکھا تو بے اختیار پکڑ کر پوچھا تھا،خالہ کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔

کونسا انصاف۔۔ میرے اللہ نے انصاف کیا ہے آمن مجھے شکرانے کے نوافل پڑھنے ہیں۔۔۔خالہ کیا کہہ رہی ہیں خالو کی ڈیتھ ہو گئی ہے،ہاں پتہ ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے۔۔۔پھر بھی۔۔۔آپ۔۔۔آمن شاہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے بولنے سے روکا۔۔۔انصاف ہے۔۔۔آمن۔۔۔انصاف۔۔۔میرے اللہ کا۔۔۔تجھے بتاتی ہوں۔۔۔

عینی میری عینی ان ظالموں کے ڈر سے بھاگی تھی، میری بچی ان سے ڈر گئی تھی۔اسکے سگے چاچانے اسکی عزت کو پامال کر دیا نہوں نے اس پر یقین نہیں کیا۔اور اسے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنا پڑا۔۔یہ ہی نہیں۔۔یہ دیکھو وہ تیزی سے الماری کی جانب گئی جہاں سے ایک لاکر کو کھول انہوں نے تصاویر نکالی، یہ۔۔۔دیکھو۔۔۔یہ بنایا تھا اسکے چاچانے اس کو صرف پامال ہی نہیں کیا تھا، گناہ کی منڈی میں میری بچی کی عصمت کا سودا بھی کیا، اس نے یہ اپنے کاروبار میں ڈال دی۔۔یہ مجھے اس کے چاچانے منہ بند رکھنے کو دی تھی، اسکے باپ کو دیکھائی تھی مگر وہ بھی اس گندے کاروبار میں شامل تھا۔۔۔اللہ نے آج میرا انصاف کر دیا، میری بچی کا گناہگار اپنے انجام کو پہنچا اب صرف دوسرا باقی ہے اور تمہیں بتاؤں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہوں۔۔۔۔یہ ان دنوں کی بات ہے جب عینی گھر چھوڑ کر بھاگی تھی، تب انہوں نے زمیں و آسمان ہلا ڈالے تھے، وہ جن لوگوں پر انہیں شک ہوتا قہر بن کر ٹوٹ رہے تھے، یہاں تک کہ کسی کی جان لینا بھی ان کے لیے مشکل نہیں تھا، عینی کی دوست کا بھائی جو صرف فرسٹ ایئر کا سٹوڈنٹ تھا اسے انہوں نے اٹھا کر پوچھ گاچھ کی اور تمہیں پتہ اس بچے کو انہوں نے زندہ دفن کر دیا تھا، وہ نوکرانی جو اسکی سہیلی بھی اس کے ساتھ قمر شاہ، اور فہد شاہ نے منہ کالا کیا اور پھر اسے زندہ جلا دیا۔۔۔میں ان ظالموں کے ظلم پر آواز نہیں اٹھا سکتی تھی، مگر اللہ سے انصاف کی توقع کرتی تھی۔۔۔۔میرے اللہ نے مجھے خالی ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔۔

وہ دکھ میں بھی مسکرا رہی تھیں، سائرہ شاہ نے اپنے منہ پر دعا کی صورت ہاتھ پھیرے اور وضو کرنے چل پڑی،

www.novelsclubb.com

آمن شاہ تو وہ حال تھا کاٹو تو بدن میں لہو نا ہو۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ایک غلط گھر میں رہ رہی تھی اتنے دنوں سے، اسکے وہ احساسات غلط نہیں تھے، وہ غیر محفوظ سے احساسات۔۔۔

وہ مڑی اور دروازہ کھول بھاگتی ہوئی ارصم شاہ جو مردانے میں تھا، پاگلوں کی طرح اسے آوازیں دینے لگی، بھاء۔۔۔ ارصم بھاء۔۔۔

ارصم بھاگتا ہوا آیا تھا، آمن شاہ بھاگ اسکے گلے سے چمٹ گئی۔۔۔ جیسے کوئی ڈرا سہما بچہ کسی اپنے کو سامنے پا کر پکڑ لیتا۔۔۔

بھاء چلو یہاں سے۔۔۔ یہ جگہ رہنے لائق نہیں ہے۔۔۔ وہ حلق پھاڑ کر بول رہی تھی، بار بار یہ ہی بول رہی تھی اتنا بڑا سانحہ ہوا تھا اس گھر میں اور سب اتنے نارمل کیسے تھے، گلی محلے میں سے کوئی بھی نہیں آیا تھا، ماتم کی صف بھی بلکل خالی تھی، وہ لوگ جو شادی کے لیے آئے تھے، وہ پولیس کے سوالوں سے بچنے کے لیے بھاگ گئے تھے، دوسری شادی کے لیے اگلی تاریخوں پر ڈال دیا گیا تھا، ایک شادی

منسوخ ہوئی تھی تو دوسری کیسے ہوتی۔۔۔۔وہ چیخ چیخ کر بے ہوش ہو کر ارصم شاہ کی بانہوں میں ہی ڈھے گئی تھی۔۔۔۔

آسمان پر چمکتا چاند اور ارد گرد پھیلی دھند کی دبیز چادر یہاں وہاں پھیلی ہوئی تھی، وہ گھاس پر آسمان کی جانب منہ کیے کہنیوں کے بل لیٹا ہوا تھا، آنکھوں کے سوتے خشک ہو چکے تھے، پچھلے چوبیس گھنٹوں میں وہ ایک مسلسل اذیت کی لپیٹ میں تھا، گہرے دبیز اندھیرے گہری کھائیوں کی طرح منہ کھولے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

صامن شاہ مسلسل خاموشی کی چادر اوڑھے گہری نیند سو رہی چکی تھی، ڈاکٹرز نے اسکی نیند کب ٹوٹے کچھ بھی نہیں بتا یا تھا، سر کی چوٹ کی وجہ سے وہ کومہ میں جا چکی

تھی، شیر دل کو سینے میں خلاء سا محسوس ہو رہا تھا، جیسے کسی نے ہاتھ ڈال کر سینے سے دل نکال دیا ہو اسے اپنی چلتی دھڑکنیں تک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

بس خالی سی جگہ تھی، امل دو بار یہاں آکر جا چکی تھی کہ اسے بھی صامن شاہ کی بہت فکر ہو رہی تھی، پچھلے کتنے دنوں سے جب سے صامن شاہ بیاہ کر آئی اور امل سے ملی تھی، امل کی حالت بتدریج بہتری کی جانب ہی گئی تھی۔۔۔

شیر باز کو کینڈا جانا تھا، نکاح کے فوراََ بعد وہ حویلی سے نکل گیا تھا، اگر وہ یہاں ہوتا تو شاید اسے کو تسلی یا دلاسہ ہی دے دیتا، مگر امل کے حادثے کے بعد سے وہ خاموش ہو گیا تھا، ساری شنگ و شوخی ختم ہو چکی تھی، وہ اپنے کمرے باہر تک نہیں نکلتا تھا،

www.novelsclubb.com

امل کے حادثے کا زمہ دار وہ خود کو مانتا تھا کہ کاش اس دن اسے لینے وہ خود جاتا

۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر جو ہونی کو منظور۔۔۔۔

صامن شاہ کا دھیمہ دھیمہ بولنا، اسکا ہولے ہولے سہج سہج کر چلنا، ہونٹوں پہ خاموشی مگر آنکھوں میں تیرتا حزن وملال وہ جانتا تھا کہ وہ مسلسل اپنے گھر والوں کی یاد میں گھلتی تھی، مگر شیر دل نے اپنا دل اسکے لیے اتنا سخت کیے رکھا تھا، کہ کبھی اسکو یہ حق بھی نہیں دیا کہ وہ اپنے گھر میں کسی سے رابطہ رکھے۔۔۔

اور اب وہ اٹھنا ہی نہیں چاہتی تھی، ڈاکٹرز نے بولا کہ اسکی باڈی دوائیوں کو ریسپانڈ نہیں کر رہی، وہ دوائیوں کو ایکسیپٹ کرنا ہی نہیں چاہتی تھی، شیر دل جانتا تھا کہ وہ کیوں دنیا سے منہ موڑنا چاہتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہجرِ یاراں 💔

از قلم ہانیہ

قسط12(last episode)

ارصم شاہ کو وہ شکل خاصی جانی پہچانی سی لگی، وہ شاور کے نیچے سر جھکائے مسلسل اس چہرے کو یاد کر رہا تھا، کہ اتنی مشابہت کیسے کسی میں ہو سکتی ہے، خالہ کا دیور وہ انسان کیسے ہو سکتا ہے جس نے امل اور اسکی زندگی پر بجلیاں گرائی تھیں، کیا یہ وہی انسان ہے یا مجھے دھوکہ ہو رہا ہے، تب

www.novelsclubb.com

صرف مونچھیں تھیں اور اب فرنچ کٹ داڑھی مگر نقوش ہو بہو وہی تھی، وہ پچھلے ایک گھنٹے سے باتھ روم میں بند تھا،

،کار پارکنگ میں اس نے شیطان کو انسانی روپ میں دیکھا، جو سامنے کھڑی آمن شاہ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا، آمن کے وہاں سے ہٹ جانے پر وہ جانے کہاں غائب ہو گیا تھا، ارصم شاہ نے پورا گھر چھان مارا تھا، مگر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا،

اور اب جب آمن چیخ چیخ کر بے ہوش ہو گئی تھی، اس انجانے خطرے کو اس نے بھی بھانپ لیا تھا،

ارصم شاہ نے فوراً اپنے بڑے بھائی ارقم شاہ کو کال ملائی اور ساری بات ان کے گوش گزاری کہ وہ مزید دیر نہیں چاہتا تھا، ارصم سب کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا، آمن کی حالت بھی بہت خراب تھی، وہ بری طرح ڈر گئی تھی،

ارقم شاہ اور نے دیگر قانون سے منسلک اداروں سے رابطہ کیا اور وہاں تحقیقاتی ٹیمز کے چھاپے پڑے تھے، اور جو کچھ وہاں سے ملا تھا وہ دل دہلا دینے کو کافی تھا،

عورتوں کی گندی ویڈیوز، بلیو پرنٹس اور جتنے ان کے آلہ کار تھے سب کے سب پکڑے جاچکے تھے، گھر کے نیچے ایک بہت بڑا تہہ خانہ تھا جہاں پر یہ لڑکیوں سے گندے کام زبردستی یا بلیک میل کر کے کراوئے جاتے تھے، اتنا بڑا ریکٹ ایکسپوز ہوا تھا کہ پورا علاقہ کیا ملک کے ایوان اور ایوانوں میں بیٹھے ہوئے مشیر وزیر بھی دنگ رہ گئے تھے، مگر اصلیت سے سبھی واقف تھے کہ جب تک علاقے کے قانون کے رکھوالے اور ایم این ایز، اور ایم پی ایز شامل نا ہوں اتنا بڑا ریکٹ چلانا مشکل ہوتا ہے،

اب سب کو اس شکنجے میں لانا تھا، مگر اس گروہ کا سرکردہ اپنی فیملی سمیت غائب ہو گیا تھا، انہیں پکڑنے کے لیے ٹیمز روانہ ہو چکی تھیں،

www.novelsclubb.com

پورا گھر خالی اجاڑ ہو چکا تھا، سوائے سائرہ شاہ کے، جو اس خالی اجاڑ گھر میں یہاں وہاں پھرتی عینی کو آوازیں دیتی پھر رہی تھیں، کہ عینی کے سوا انہیں کوئی اور چاہیے بھی نہیں تھا،

---------------------------------?آسمان کی نیلی چادر گہری نیلی ہوتی جا رہی تھی، پرندوں کے غول واپسی کی راہ لیے ہوئے تھے، موسم کی خنکی حد سے سوا تھی، وہ ہاسپٹل کے باغیچے میں بیٹھا خود پر جبر کیے ہوا تھا کہ وہ ارصم شاہ کو نا بتائے صامن شاہ کس حال میں ہے۔۔۔۔

، مگر خود کو روک ہی نہیں سکا تھا،

ہلیو بھاء۔۔۔۔

ارے ارغم کہاں ہو تم۔۔۔

بھاء آپکو کچھ بتانا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔بھاء آپ کہاں ہیں ابھی۔۔۔

میں گھر ہوں۔۔۔بھاء آپ اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں بھئی۔۔۔۔بھاء آپکو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

اچھالے بیٹھ گیا۔۔۔اب بتا۔۔۔

بھاء صامن آپی۔۔۔کیا صامن۔۔۔۔

بھاء۔۔۔آپکو کچھ بتانا تھا۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ارغم شاہ اسے ہر بات جو بھی جیسے جیسے ہوا سب بتاتا چلا گیا۔۔۔۔

ارصم شاہ پتھر کے بت کی طرح بیٹھا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

بھاء آپی کو چ۔۔چ۔۔۔چوٹ لگی تو۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔آپی کومہ میں ہیں۔۔۔۔

آپ یہاں آجائیں۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

،ارصم شاہ دیوانوں کی طرح ہاسپٹل کی جانب لپکا تھا،

مسلسل کتنے گھنٹوں کی ڈرائیو وہ ملتان سے کر کے آیا تھا،اور اب وہ اپنی بہن کے پاس ہاسپٹل جا رہا تھا،سارے راستے وہ اپنے بے طرح بہنے والے آنسوؤں پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا تھا مگر اب اس ماں جائی کو دیکھ جو اس کی بہن ہی نہیں اسکی زندگی بھی تھی وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا،اور وہ بے حسی کی چادر اوڑھے گہری نیند سو رہی تھی،

صامن۔۔۔۔یار اٹھ نا۔۔۔

تو ایسا نا کرنا میرے ساتھ۔۔۔

میرا انتظار تو کرتی۔۔۔۔

اپنے بھاء پہ یقین نہیں تھا کیا۔۔۔۔

میں کیوں اتنا بے بس ہوں کہ اپنوں کی حفاظت ہی نہیں کر پاتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شیر دل اسکی ایسی حالت دیکھ پسیج گیا تھا کہ صرف وہ ہی اکیلا اپنی بہن سے محبت نہیں کرتا بلکہ ارصم شاہ نے بھی اس آفاقی رشتے میں خود کو بھلا دیا تھا، وہ بہت شرمندہ ہو رہا تھا، تبھی ارصم شاہ اپنی بہن کو یوں گہری نیند سوتے چھوڑ وہاں سے باہر نکل گیا، رشتے ریت کی طرح ہاتھ سے پھسلتے جا رہے تھے، خالہ کا پورا گھر اجڑ گیا تھا، اور پھر جو اسکی بہن اسکی زندگی کے لیے سولی چڑھ گئی تھی مگر اب وہ اسے یوں چپ چاپ جانے نہیں دے گا۔۔۔

وہ سیدھا مسجد گیا تھا جہاں اسکی فریاد سننے والے کا بلاوہ آ رہا تھا، وہ اسی رب سے اپنی بہن کی زندگی مانگنے کے لیے گڑگڑا رہا تھا۔۔

وقت پر لگا کر اڑ گیا تھا۔۔۔۔

صامن شاہ کی گہری نیند نہیں ٹوٹی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

امل اسکا دن رات خیال رکھتی۔۔۔دعائیں کرتی رہتی۔۔۔۔جو اسے بچانے کو موت کے منہ میں کود گئی تھی۔۔۔۔شیر باز نے غیر ملکوں کو اپنا مسکن بنانا پسند کیا تھا، آمن شاہ نے اپنی ادھوری تعلیم کو مکمل کرنے کے لیے پھر سے یونیورسٹی کو جوائن کیا، اور ارغم شاہ اپنی ادھوری محبت کی کسک لیے زندگی کی آسودگیوں کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا، بابا اور ماں نے صامن شاہ کے ساتھ اپنے رویئے پر بے تحاشہ ندامت سے اللہ سے معافی مانگی اور اپنی بیٹی کے لیے دن رات دعائیں کرتے رہتے

۔۔۔۔

شیر دل نے خود کو کافی حد تک نارمل کر لیا تھا لیکن زندگی کہاں کب کسی کے لیے رکتی ہے۔۔۔۔وقت کا کام چلتے رہنا ہے۔۔۔۔کچھ زخموں کا علاج صرف وقت کے پاس ہوتا۔۔۔۔اور اسکا ہر زخم کا علاج صرف صامن شاہ ہی تھی، جو اس سے روٹھی ہوئی تھی، جس کی نیند ٹوٹنے کا اسے بے تحاشہ انتظار تھا

www.novelsclubb.com

امل ارصم شاہ سے اب ملی تو اسکے نکاح میں آچکی تھی، ارصم شاہ نے امل سے شادی کا فیصلہ بہت پہلے ہی کر لیا تھا مگر کوئی موقع ہی نہیں ملا تھا، کہ وہ شیر دل سے اپنی بات کہہ پاتا، اس سے پہلے ہی بہت سے غلط فیصلے ہو چکے تھے اور اب جب اس نے اپنا مدعا شیر دل کے سامنے رکھا تو وہ انکار نہیں کر سکا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صرف ارصم ہی ہے جو امل کے لیے بہترین شریک حیات ہو سکتا تھا،

سرد ہوا سنسناتی ہوئی کانوں کی لویں تک منجمند کرتی ہوئی گزر رہی تھی، جسکی آواز ایک طوفان سا برپا کیے ہوئے تھی، شیشے کے اس پار ہوا بے قابو تھی، اور اسکے اندر شوریدہ سوچوں کا طوفان اٹھ رہا تھا، دل کے اندر کتنی آوازیں یہاں وہاں سر پٹخ رہی تھیں، پاس ہی جلتا ہوا آگ کا الاؤ اسے حرارت دینے میں ناکام ہو رہا تھا، شاہ جی۔۔۔

www.novelsclubb.com

نرم سی آواز سے اس نے پلٹ کر دیکھا سرخ جھلملاتی ساڑھی میں کانچ سی آنکھوں والی ہاتھوں میں بھری ہوئی چوڑیوں اور بے تحاشہ سنگھار اسے الوہی سی چمک اور رانائی دے رہے تھے، سگریٹ کے آخری کش کو لینے کو مڑا تھا جب اسکی آواز سنی

چائے لائی ہوں۔۔۔۔

وہ مگ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے ہولے سے بولی تھی،

رکھ دو۔۔۔۔

جی وہ تابعداری سے جھکی اور دونوں مگ میز پر دھر دیئے،

بیٹھو، ارصم شاہ نے اسے بیٹھنے کو جگہ دی، پلنگ کے زیادہ تر حصے پر ارصم شاہ کا وجود تھا اسکے حصے میں جو جگہ آئی وہ وہیں ٹک گئی،

www.novelsclubb.com

چوڑیاں ہلانے پر کھنکی تھیں

امل کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں، معافی کیسی، اس دن میں تمہیں بچا نہیں پایا تھا امل میں اپنا آپ وار کر بھی وہ نہیں دے سکتا جو تم نے کھویا ہے،

ایسی باتیں نا کریں آپ، وہ تڑپ اٹھی تھی، جو میں نے کھویا شاہ جی اس سے کہیں زیادہ مجھے مل چکا ہے آپکا نام پہچان مجھے معتبر کر گیا ہے میری عزت و آبرو دنیا کی نظر میں پھر سے بن گئی اور سر اٹھا کر جی سکوں اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں چاہتی

ارصم شاہ پلنگ اوپر ہو الیٹ گیا چہرہ بلکل ساکت اور بے تاثر تھا اور ارصم شاہ کے چہرے کی مخصوص نرمی مفقود تھی۔۔۔

امل نے اپنے باقی الفاظ اندر ہی روک لئے،

ارصم شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے ساتھ لیٹنے کو بولا،

وہ ہچکچا گئی مگر یہ ہی اسکی جگہ تھی اور اس جگہ کو چھوڑ وہ در در بھٹکنا نہیں چاہتی تھی سو چپ چاپ لیٹ گئی

امل نے سر تکیے پر رکھا ہی تھا کہ وہ ایک جھٹکے سے گہرے گھنے بادل کی طرح اس ہر سایہ فگن ہوا تھا، آنکھوں کی لالی کچھ اور بڑھی،

ایک بے مول سا پانی کا قطرہ بند توڑ کر امل کی آنکھ سے بہا تھا، ارصم شاہ جھکا امل کو سگریٹ کی بھینی بھینی خوشبو سانسوں میں اترتی محسوس ہوئی۔۔۔امل کے نرم ہاتھوں کی انگلیاں ارصم شاہ کے بالوں کو سنوارنے لگی تھیں، چوڑیوں کی کھنکار نے اس وحشت زدہ ماحول کو پر سوز بنا دیا تھا، ارصم شاہ اپنے نام سے ہی نہیں اپنے وجود سے بھی مکمل کر دیا تھا وہ سرخرو ہوئی تھی

---

www.novelsclubb.com

سردیوں کی نرم نرم دھوپ ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، وہ باہر سے ناشتہ لایا تھا، روز روز وہی انڈا بریڈ کھا کھا کر وہ اوب چکا تھا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عینی وہ اسے اٹھانے کے لیے جھکا تھا، جو رات بھر سے بے سدھ ہوئی پڑی تھی، تبھی زور زور سے دروازہ بجنے کی آواز آئی۔۔۔۔

وہ تیزی سے مڑا تھا۔۔۔۔دستک اب مسلسل ہو رہی تھی جیسے کسی کو اندر آنے کی بہت جلدی ہو۔۔۔۔

وہ اس دستک دینے والے کو پہچان چکا تھا۔۔۔۔لمحے کے ہزارویں حصے میں دل کی دھڑکن بے ساختہ تیز تر ہوئی تھی،

آخر کب تک وہ لوگ چھپ سکتے تھے، آخر ایک نا ایک دن انہوں نے یہاں تک پہنچنا ہی تھا، مگر ابھی نہیں،

وہ سہم گیا۔۔۔۔۔اسے اپنی جان کی نہیں عینی کی فکر تھی۔۔۔ابھی انکی زندگی شروع ہی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا

دروازہ لگاتار بج رہا تھا،اس نے لمحوں میں فیصلہ کیا،اور دروازہ کھولنے کو نکلا کیونکہ اگر وہ کھولتا نہیں تو وہ لوگ دروازہ توڑ دیتے۔۔۔۔

وہ دستک موت کی تھی کسی انسان کی نہیں،

اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک زوردار دھکا اسے لگا تھا،سکندر شاہ پورے جاہ جلال سے سامنے کھڑا چنگھاڑ رہا تھا،

سکندر شاہ کے آدمیوں نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا تھا،اور گھٹنوں کے بل زمیں پر بٹھا دیا۔۔۔

بابا رک جایئے۔۔۔ایک بار میری بات سن لیں پلیز۔۔۔۔سکندر شاہ نے گھوم کر ایک زوردار تمانچہ اسکے منہ پر جڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔پلیز۔۔۔۔تمانچے سے اسکے ہونٹ سے خون بہہ نکلا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صرف ایک بار پلیز۔۔۔۔ سکندر شاہ کا آدمی عینی کو گھسیٹتے ہوئے باہر لیکر آیا تھا،

چھوڑو مجھے۔۔۔۔پلیز۔۔۔شاہ میر۔۔۔روکو انہیں وہ چلا رہی تھی

بابا۔۔۔رک جایئے۔۔۔میری بات سنیں بس ایک بار پلیز۔۔۔۔

پلیز۔۔۔وہ خود کو ان آدمیوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا، پھر وہاں دو فائر ہوئے۔۔۔۔

وہ یکدم سے ساکت ہوا تھا، جس نے ان آدمیوں سے خود کو چھڑا کر اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے قدم بڑھایا ہی تھا۔۔۔۔

کوئی سوچ کوئی خیال نہیں تھا، دل ایک دم سے خالی ہوا، اور روح میں شگاف پڑ گیا،،

www.novelsclubb.com

وہ پورے قد سے زمین بوس ہوا تھا، دھڑکتا دل ساکن، اور گرم لہو رگوں میں ٹھنڈا پڑا تھا، اگر اسکی زندگی جا چکی تھی تو وہ اگلا سانس وہ بھی نا لے سکا، اور انہیں قدموں کے نشانات پر پاؤں دھرے پیچھے پیچھے چل پڑا جہاں سے وہ اس ظالم دنیا کو خیر باد

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ کر نکلی تھی، جس کو انہوں نے اس لیے گولی ماری کہ وہ انکی عزت پر کالا دھبہ تھی وہ اس گھر کا چاند بھی اپنے ساتھ لے گئی اور سکندر شاہ کی حویلی ہی نہیں زندگی میں بھی گرہن لگ گیا۔۔۔

حرف آخر۔۔۔

کچھ کہانیوں کا انجام وہ نہیں ہوتا جو اکثر ہم سوچتے ہیں۔۔۔سب کو سارا جہاں کبھی نہیں ملتا، اگر ان سب میں کوئی جذبہ الوہی اور آفاقی ہے تو وہ ہے محبت ایک دوسرے کی محبت، چاہے وہ بہن بھائی کی ہو، یا دو انسانوں کی ایک دوسرے سے لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے زندگی کا بہاؤ بھی پانی کی طرح ہی ہونا چاہیے کھڑا پانی بدبودار ہوتا ویسے ہی رکی ہوئی زندگی بھی بدبودار اور سیلن زدہ ہو جاتی، اپنی

زندگی میں نئی چیزوں نئے لوگوں کو جگہ دیں، خود کو گردش حالات کے سامنے ٹوٹنے نا دیں، ہر چہرہ ایک کہانی لیے ہوئے ہے۔۔۔

شیکسپیر کہتا ہے کہ

اگر میز پر کچھ لوگ اپنی اپنی مشکلات رکھ دیں تو آخر میں ہر کوئی اپنی مشکل وہاں سے اٹھانا پسند کرے گا کیونکہ جو آزمائش آپکی ہے وہ دوسرے سے کم لگتی ہے۔۔۔۔

ایک دوسرے کے لیے آسانیاں پیدا کریں، اللہ آپ سب کے لیے آسانیاں پیدا کرے گا....

www.novelsclubb.com